10

لہ ما فی السموٰت وما فی الارض وما بینہما وما تحت الثریٰ

بوستان خیال

جلد دہم

جو فارسی مین میر تقی خیال کی تصنیف ہی پھر مختلف ترجمون نے ترجمہ کیا اب

سید نادر علی سیفی

ساکن لاہور نے بعد دور کرنے قبایح اور طوالت کے واسطے خط ناظرین کے مرتب کیا اور

ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء

بفضلہ تعالیٰ شانہٗ

مطبع سیفی لاہور مین سید نادر علی سیفی کے
اہتمام سے طبع ہوکر شایع ہوئی

ہدیہ محقر

یہہ چند اوراق ہم اپنے دوست قدیمی ا[ور]
مُحب صمیمی میر ضامن علی صاحب ولد میر بندہ علی
مرحوم ساکن دھلی کی خدمت مین پیش کرتے
ہین۔

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

موضع سیف آباد۔ ضلع لاہور

نادر علی سیفی

۲۴ شعبان المعظم ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸ فروری ۱۸۹۵ء

بوستان خیال جلد دہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خالق زمین وسما و نعت محمد مصطفےٰ و منقبت آل و اصحاب صلوات اللہ وسلامہ
علیہم اجمعین بندہ [illegible] علی صاحب [illegible]
نعمت [illegible] سخن [illegible] یہ ہے کہ جلد نہم میں جیسے لکھا تھا کہ آفاق شاہ شاہ
شاہزادہ [illegible] دیگر شاہان کے ساتھ اخلاق شاہ کو بھی [illegible] تھا [illegible]
میں [illegible] روشن [illegible] ہوئی چونکہ [illegible] اخلاق شاہ کا ذات [illegible] سے
[illegible] لیئے اسکو ایک تعلق ہوا اور سلطنت سے معطل ہو گیا
انہوں نے [illegible] آفاق شاہ کے [illegible] جواب میں [illegible] کی وجہ [illegible] نے
کی [illegible] جلد نہم میں [illegible] شاہزادہ [illegible] کا قصہ [illegible] تحریر کیا تھا
[illegible] حسب [illegible] آفاق شاہ شاہزادہ مہران [illegible] طلعت [illegible]
[illegible] روشن [illegible] اخلاق شاہ کی [illegible] کی نسبت سے [illegible]
[illegible] کی طرف روانہ ہوا اور [illegible] سے [illegible]
[illegible] داخل ہوا [illegible] دشت [illegible] کی طرف [illegible]
[illegible] بیان کرکے [illegible] صاحبقران [illegible] کا قصہ [illegible]

عزلت نشینی احراق شاہ و ورود صاحبقران اصغر و حصول لوح طلسم حکیم اشراق

احراق شاہ نے ملکہ کوکبہ روشن تن کے گم ہونے کے بعد ایک گوشہ تنہائی اختیار کیا تھا اور کاروبار سلطنت خواجہ سہیل دانشمند وزیر اعظم کے سپرد کر دیئے تھے۔ خواجہ کا سن یکصد وہشتاد سال کو پہونچا تھا مگر ہوش و حواس اور فہم و ادراک مین ذرہ بھر فتور نہ آیا تھا۔ تمام سرزمین احراقیہ مین یہ روایت مشہور تھی کہ خواجہ سہیل حکیم اشراق بانی طلسم کی نسل سے ہے اور یہ مرد بزرگ خداپرست و موحد تھا لیکن چونکہ جملہ باشندگان احراقیہ بت پرست تھے اس سبب سے تقیہ کرتا تھا۔ فی الجملہ ہنوز خواجہ سہیل اسی فکر و تشویش مین مبتلا تھا کہ کسی طرح بادشاہ بدستور کاروبار سلطنت سنبھالے کہ ملک شہ طوطا وزیر آفاق شاہ کا ایک نامہ پہونچا جسکا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ بدر منیر نامی نے بہمت حکیم اشراق کی طلسم مین جانا اور شاہزادہ مہران و ملکہ کوکبہ کو نجات دینا اپنے ذمے لیا اور بدین قصد آفاقیہ سے روانہ ہوا۔ لیکن مینے اسکو دشت غولان مین گرفتار کرا دیا ہے۔ امید نہین کہ وہان سے بچ کر نکلے اگر بہ قدرت خیر آن صحیح و سلامت پہونچے تم بہ آسانی اسکو قتل کر سکوگے کیونکہ وہ یہان سے بارہ ہزار سوار کی جمعیت سے روانہ ہوا ہے۔ دشت غولان مین اسکی تمام فوج کا قصہ پاک ہو جائے گا ورنہ تمہارے مقابلہ مین اس فوج [illegible] اگر جنگ مین مصلحت نہ دیکھو تو اسکو طلسم مین داخل کر دینا۔

وہاں سے بہر حال واپسی ناممکن ہے

خواجہ [illegible] بقصد احراق شاہ کے پاس گیا اور رود طوطا کا خط دکھا کر [illegible]
مضمون کا زبانی سنایا کہ احراق شاہ [illegible] بقول طوطا کے [illegible] نہایت
مبارک مقام ہے پس اگر اس [illegible] سے صاحبقران بسفر کامیاب ہو کر وہاں نکلا تو
سب سے اول میں اسکی اطاعت اختیار کرونگا خواجہ نے بادشاہ کے عقیدہ [illegible]
آفرین کی اور بفراغت بیٹھا

چند روز کے بعد ایک عیار طرار [illegible] نامی خواجہ [illegible] کے پاس آیا
اور [illegible] سے ساعت نکالی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایک مرد صاحبدل ہے۔ اُس نے کہا مرغ خوشرنگ دست آموز ملکہ کوکب روشن تن سے عبارت ہے اور وہ ہوائے تند و تیز ہوائے طلسم سمجھو۔ وہ شاہین زرین بال صاحب حق شاہزادہ مہران کی ذات سے مراد ہے اور شاہباز بلند پرواز شاہزادہ بدر منیر ہے چنانچہ شاہزادہ موصوف دشت غولان سے سلامت نکلا اور رایات عالیات اُسکے نواح احراقیہ مین برپا ہوئے۔ بادشاہ کو چاہیئے کہ اُس فلک مرتبت کے استقبال کو تشریف لیجلین مگر مصلحت یہ ہے کہ پیکر بت کو جو حضور کے گردن مین آج یہ ان شاہزادہ سے ملنے کے قبل دور کردین چند ماہ کا ذکر ہے کہ میرے جد بزرگوار حکیم اشراق نے ایک شب عالم واقعہ مین مجھے فتح طلسم اور شاہزادہ بدر منیر کے مقدم شریف کی خبر دی اور فرمایا کہ جب وہ عالیقدر ملک احراقیہ مین نزول اجلال فرمائے تم اپنا اسلام ظاہر کرنا اور بادشاہ سے کہنا کہ مانند مسلمانون کی شاہزادہ سے ملے

ملک احراق شاہ نے خواجہ سہیل کی نصیحت قبول کی اور پیکر بت گردن سے اُتار کر پھینکدی اور شاہزادہ کے استقبال کے لئے سوار ہوا۔ شہر احراقیہ سے تین فرسنگ صاحبقران کا لشکر ایک میدان خوش آب ہوا مین خیمہ زن تہا جب احراق شاہ کی سواری قریب پہونچی عیاران لشکر صاحبقرانی نے اِس امر کی صاحبقران صغر کو اطلاع کی صاحبقران سوار ہوا اور لشکر کے باہر جاکر احراق شاہ سے ملا۔ احراق شاہ چالیس قدم شاری پاپیادہ صاحبقران صغر کی سواری کے ساتہہ چلا۔ بعد ازان شاہزادہ کے اصرار سے سوار ہوا۔ صاحبقران اصغر ملک احراق شاہ کو بارگاہ مین لایا اور اِس قدر عزت و تکریم کی کہ احراق شاہ بدل ممنون ہوا آخر عرض کی حضور غریب خانہ مین تشریف لیجلین

تاکہ مین بقدر حوصلہ خدمت ملازمانہ و چاکری غلامانہ بجا لاؤن۔ صاحبقران اصغر احراقیہ مین داخل ہوا۔ ملک احراق شاہ نے مع اکثر ارکان سلطنت کے بین السلام غنیمت کیا اور تین روز و شب دعوت ملوکانہ کی۔ صاحبقران اصغر نے خواجہ سہیل کی کرسی اپنے تخت کے قریب بچھوائی اور حکیم سہیل خطاب دیا

روز چہارم صاحبقران والاشان نے ملک احراق شاہ سے پوچھا کہ حکیم اشراق نے کس مقام مین طلسم عالی منازل ترتیب دیا ہے اور اسکی علامت ظاہری کیا ہے ملک احراق شاہ نے کہا مجھے طلسم کا کچھہ حال معلوم نہین اور نہ کوئی اور شخص آگاہ ہے شاید حکیم سہیل کو واقفیت ہو۔ حکیم سہیل نے پایہ تخت کو بوسہ دیا اور عرض کی کہ اوائل مین اہل احراقیہ طلسم کے وجود اور اسکی سمت سے بخوبی واقف تھے بلکہ اہل احتیاج زیر کوہ جاتے تھے اور عبادت الٰہی کرتے تھے۔ روز چہارم قلعہ کوہ پر سے یہ آواز آتی تھی۔ اے فلان کیا چاہتا ہے۔ اگر مرد سائل نے کوئی امر وسیع کہا ایک حبہ حاصل نہ ہوتا تھا اور در صورت راست گفتاری بسبب ضرورت اپا گیسہ پر از زر اسکے پہونچ جاتا تھا اور آواز دہندہ کا حال نظر نہ آتا تھا۔ معہذا ہر سال زیر کوہ جا بجا میوہ ہائے گوناگون کے انبار ہوتے تھے خلائق شہر بہرہ میوہ سے منتفع ہوتی تہی جب اس سرزمین پر ملک اس بت پرستی رائج ہوا وہ فیض بند ہو گیا۔ مین زیر کوہ حضور کو پہونچا دونگا

دوسرے روز صاحبقران نے ملک احراق شاہ اور حکیم سہیل کو ہمراہ لیکر زیر کوہ پہنچا۔ اس طرح کا کوہ بہا مہتر اور وسیع الفضا نظر سے گذرا کہ از قلعہ تا بزمین نشان معلوم ہوتا تہا

در وا ہمت ہر گریوہ بلاغے
ہر برگ گلے چو شب چراغے

ہزار در ہزار آہوان خوش خط و خال رنگین جمال جنکی شاخین طلائی تھین فراز کوہ پر سبزہ نو دمیدہ چر رہے تھے۔ حکیم سہیل نے کہا یا صاحبقران عالمستان جو شخص بہ عزم صعید وثنکا زبالائے کوہ جاتا ہے گرفتار بلائے طلسم ہو جاتا ہے صاحبقران اصغر نے تمام روز روزہ رکھا اور شام خیمہ عبادت مین داخل ہوا عین اورادِ اسما مین جو حکیم بزرگ دانش نے اسی وقت کے لیئے بتلائے تھے آخری شب حواس ظاہری پر ایک طرح کی غنودگی طاری ہوئی مگر دل بیدار تھا۔ اُس عالم از خود رفتگی مین جس طرح کہ بر عجائب داستان مین بیان ہوئی ہے اُسی طرح جناب مظہر العجائب مظہر انوار رب المشارق و المغارب یعنی نور علی ابن ابی طالب ظاہر ہوا اور اُس بقعہ نور سے یہ آواز آئی۔ اے بدر منیر بن سیف الدولہ ہر کیف دلجمعی رکھ۔ ایزد جل جلالہ نے فتح طلسم حکیم اشراق خاص تیرے نام مقرر فرمائی ہے۔ وقت صباح قبل از طلوع آفتاب تن واحد سوار ہو کر بالائے کوہ جا مسافت قلیل مین دروازہ طلسم پر جا پہونچیگا۔ وہان ایک پیر مرد سپید ریش خوش لباس سے ملاقات ہوگی۔ وہ پیر مرد تجکو طلسم مین جانے سے منع کریگا۔ اُس سے کہنا۔ اے حافظ جنی جلد میرے حلقہ رکاب کو بوسہ دے مین فاتح طلسم ہون [illegible] تو کہے گا۔ ہم کس علامت سے تجکو طلسم کشا جانین تم کہنا اول یہی علامت کافی ہے کہ مین نے تیری مانند بزرگ کو تقبیل رکاب کی تکلیف دی ہے [illegible] کی مجال نہین کہ کوئی کلمہ تیرے حق مین زبان سے نکالون [illegible] ہوئی تیرے حکیم اشراق کی مرقد پر جاتا ہون اور تو باز [illegible] آج [illegible] اجازت کے بغیر مقبرہ مین نہین جا سکتی۔ حافظ جنی

استماع اس حجابکے حیران ومتعجب ہیکہ مقبرہ کی طرف جائیگا۔ لیکن تیرے قدمہائے کی تاثیر سے مقبرہ اسکو نظر نہ آئیگا۔ ہرگاہ حافظہ کرامت بین دیکھیگا تیری کتاب دولت نصاب کو بوسہ دیگا۔ تم اُس وقت دست بدست چند قدم جانا اور وہان یہ اسم بزرگ بآئین اعداد پڑھنا۔ ہنگام اسم خوانی گرد کا ایک عنبر آلود بگولا زمین تا آسمان متصاعد ہوگا۔ جب وہ گرد فرو ہوجائیگی حکیم اشراق کا مقبرہ نظر آئیگا صلوات خوانان مقبرہ مین داخل ہوجانا۔ اور بعد طواف وزیارت یہ اسم دیگر پڑھنا۔ عالم رویا مین خود حکیم اشراق تیرے پاس آئیگا اور کشائش طلسم مین ہدایت کریگا

بعد ختم ہونے ان کلمات کے صاحبقران اصغر کی آنکھ کھل گئی۔ بالمرہ اپنا معنبر و معطر پایا اور جو کچھ عالم خواب مین ارشاد ہوا تھا لفظ بلفظ یاد تھا۔ خواب نہ تھا گویا ایک شغل تھا لیکن ہنوز صاحبقران اُسی خیمہ عبادت مین تھا بلکہ اس خواب سے جو مسرت حاصل ہوئی چلبیٹے تھی ابھی اُسکی لذت بھی حاصل نہ کرچکا تھا کہ ایک نوجوان خندہ رو بالا خوشنما بلباس متکلف صاحبقران کے پاس آیا اور بہ ادب تمام سلام کیا صاحبقران اصغر اُس جوان کے غیر محل آنے سے متشوش ہوا۔ بہرحال سلام کا جواب دیا اور پوچھا اے جوانمرد تو کون ہے اور خیمہ خلوت مین کس طرح چلا آیا۔ اُسنے کہا۔ یا حضرت ذیشان اگر دروازہ پر ہزار پاسبان ہوتے مین حاضر ہوجاتا۔ و فی المثل جہان آپ ہین بے در مین آپ تشریف رکھتے تب بھی مین آجاتا۔ اس بیان سے صاحبقران کو زیادہ تر استعجاب ہوا اور دل مین کہا بے شبہہ یہ صفت ملک الموت کی ہے۔ شاید پیمانہ عمر میرا لبریز ہوگیا۔ اُس جوان نے جو صاحبقران کو متشوش دیکھا بلب خندہ یہ کہا

اے صاحب مین شمسائیل تمہارے طالع کا موکل ہون جبکہ تمنے بمشقت مالا کلام باغ سلیمانی مین اپنا مسخر کیا تہا۔ مین یہ خبر تازہ لایا ہون کہ دو پہلوان گردن کش فولاد بازو بالشکر جنگ گذار فریدون حصار سے غرائب نگار مین آتے ہین

صاحبقران اصغر نے فرمایا۔ اے رازدار خلوت خانہ اسرار غیبی تو نے عجب وقت مین یہ خبر سنائی۔ مین حکیم اشراق کے طلسم مین جانیکا عزم رکہتا ہون اور یہ ہی حیف کہ غرائب نگار مین بہی پہلوانان جنگ آزما موجود ہین مگر فریدون شاہ کی سلطنت مین چند پہلوان ایسے زبردست ہین کہ انکی وجہ سے یہ خوف ہوتا ہے کہ سلطان رکن الدین غریب نواز پر عرصہ جنگ تنگ نہ ہو جائے۔ بہر حال تجکو اس معاملہ مین کچہ نہ کچہ مشورہ مفید کا دینا لازم ہے۔ شمسائیل ہنسا اور کہا مجہے صلاح و مشورہ سے کیا نسبت۔ میری خدمت یہی خبر رسانی تہی۔ یہ کہکر موکل غائب ہو گیا

صاحبقران اصغر ملول و مشوش عبادت خانہ سے باہر نکلا اور مہتر توفیق کو خواب اور شمسائیل موکل کے جواب سوال کا حال سنایا۔ مہتر توفیق نے کہا ناحق پریشان ہوتے ہو۔ غریبستان ایسا لقمہ چرب نہین کہ کوئی غنیم بآسانی نگل جائے بسم اللہ حضور طلسم مین داخل ہون اور وہان سے زر خطیر اور مال کثیر لاکر مجہے دین مین مدت دراز سے مفلس محض ہون خصوصاً اس سفر شوم مین ایک حبہ ہاتہ نہین آیا۔ صاحبقران نے فرمایا۔ تجہے بجز حرص و طمع کچہ فکر نہین۔ بخیر مین طلسم مین جاتا ہون اور تو غریبستان کو جا۔ توفیق نے کہا۔ خوب۔ مین غریبستان کو جاؤن اور تم مال طلسم تمام و کمال ہضم کر جاؤ۔ صاحبقران اصغر نے دربار عام کیا اور توفیق کو خلعت خاص مع زر و جواہر عنایت کرکے غریبستان کو بادین وعدہ

رخصت کیا کہ حال طلسم سے دہم حصہ میں لکھا جاویگا

بعد رخصت کرنے مہتر توفیق کے صاحبقران اصغر نے احراق شاہ کو مع اعوان
اپنے اسی جائے خیمہ زن رہنے کا حکم دیا اور خود تنہا سوار ہو کر قصر تک پہنچا
کوہ پر ہزار در ہزار آہوان خوش خط و خال نادر الجمال گیاہ سبز چرتے تھے
اور عجیب و غریب خوش فعلیاں کرتے تھے بلکہ وہ حیوان صحرائی بالاتفاق صاحبقران
کے گرد و پیش جمع ہوگئے۔ صاحبقران اصغر نے بہ نظر التفات اُنکو نہ دیکھا۔ راہ ٹیکی
مین مصروف رہا تھوڑی دور طے کی تھی کہ روبروئے وہ درہ کوہ نظر آیا صاحبقران
بے وسواس درہ طلسم مین داخل ہوا۔ درہ مین صدہا چشمہ ہائے آب رواں
مثل چشمہ سلسبیل ہر سو جاری تہے اور سبزہ و گل اور اشجار بارور کے سوا اور کچھ نظر
نہ آتا تھا۔ وہان بھی آہوان خوش جمال کی کثرت تھی جنکی شاخین طلائی تھین
اُنمین ایک ہرن سپید رنگ پری تمثال دمبدم برمز و اشارہ صاحبقران سے
کہتا تھا کہ میرے ہمراہ چل۔ حالانکہ صاحبقران اصغر اُسی طرف جاتا تھا جس طرف
وہ آہوئے سپید رنگ اشارہ کرتا تھا۔ اِلّا اُسکی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔ تا اینکہ
وہ درہ نمونہ فردوس ختم ہوا

درہ کی نہایت پر ایک مکان وسیع و رفیع تھا اور مکان کے دروازہ پر
ایک پیر مرد ریش سپید بہ لباس تکلف بیٹھا تھا۔ پیر مرد نے بملاحظہ شوکت جلال
صاحبقران اور بود ادید اِس بات کے کہ آپ سے طلسم کی طرف اصلاً متوجہ
نہین ہوتا اپنے دل مین قرار دیا کہ یہہ معمولی شخص نہین ہے مگر تا عدہ طلسم کے
مطابق مانع ہوا۔ صاحبقران اصغر نے فرمایا اے حافظ جنی جلد میرے آمد

عالم نورد کی رکاب کو بوسہ دے۔ ایزد تعالیٰ و تقدس نے مجھے مرتبہ طلسم کشائی عطا فرمایا ہے۔ مین تجھکو بعد فتح طلسم خدمت نگہبانی سے نجات دونگا۔ حافوظ نے کہا۔ آخر علامت طلسم کشائی کیا ہے۔ صاحبقران نے فرمایا۔ یہ شاید علامت کافی نہین کہ مینے تجکو تقبیل رکاب کا امر کیا۔ حالانکہ سلاطین عالم سے کوئی واحد اور خود بادشاہ طلسم تجھسے ایسی گفتگوئے گستاخانہ نہین کرسکتا۔ حافوظ نے کہا۔ مین اس سے زیادہ علامت چاہتا ہون۔ صاحبقران اصغر نے فرمایا۔ دوسری علامت یہ ہے کہ اب تجکو بے میری اطاعت کے مقبرہ حکیم نظر نہ آئیگا۔ حافوظ خاموش اُسطرف چلا گیا اور بعد سرگردانی کامل پھر صاحبقران کے پاس آیا اور بہ اخلاص عقیدت رکاب سعادت کو بوسہ دیا

صاحبقران اصغر حافوظ جنی کو ساتھ لیکر دست راست کی طرف روانہ ہوا اور اسم اول بہ اعداد معینہ پڑھتا جاتا تھا اسم تاثیر دکھاتا تھا کہ ایک گرد باد عنبر آمیز گرد زمین سے تا فلک اٹھا [illegible] اول [illegible] مسافت کا ایسی تاریکی تھی کہ زمین و آسمان نظر نہ آتا تھا بعد رفع ہونے تاریکی کے حکیم اشراق کا [illegible] مسطح پر بنا ہوا نظر آیا صاحبقران [illegible] مرکب پر سوار اس باغ رشک روضہ رضوان مین تشریف لایا۔ حافوظ جنی نے بار دگر رکاب کو آنکھون سے لگایا اور کہا۔ یا صاحبقران عالی وقار۔ یہ علامت سوئم تمھاری طلسم کشائی کی ہے۔ استغفراللہ کسی شاہ و گدا کی کیا مجال کہ اس طرح مرکب پر سوار اس باغ فردوس نشان مین داخل ہو

صاحبقران اصغر [illegible] بہشت نشان [illegible] نظارہ جمال [illegible]

دیکھتا ہوا در گنبد پہ پہونچا۔ مرکب حافظ کے سپرد کیا اور خود زینہ پر قدم
رکھا۔ وہ گنبد بلوری تھا اور ایسا صاف و شفاف تھا کہ بعینہ ایک قطرہ آب
معلوم ہوتا تھا۔ صاحبقران عالی جاہ اسم خوانان زینہ بالا پر پہونچا اور
وہی اسم دروازہ پر پہونکا۔ بمجرد اس عمل کے گنبد کا دروازہ کھل گیا صاحبقران
گنبد مین داخل ہوا۔ حکیم مذکور کے مزار مقدس سے اسقدر شوکت و ہیبت ظاہر
ہوتی تھی کہ صاحبقران کا جسم مثل بید لرزنے لگا۔ طرفہ یہ کہ ہر وقت داخل ہونے
صاحبقران کے گنبد کا دروازہ خودبخود بند ہوگیا۔ صاحبقران نے دلمین کہا
سخت مشکل پیش آئی۔ مین زندہ اسی دخمہ مین رہا۔ ہرچند اسم خوانی کی دروازہ
نہ کھلا۔ ناچار قبر کے پہلو مین بیٹھ گیا اور اسم دائم کے ورد مین مشغول ہوا
عین اوراد اسم مین آنکھ لگ گئی۔ عالم واقعہ مین دیکھا کہ تربت شگافتہ ہوئی
اور ایک بزرگ ایسی صورت ملائکہ صفت سبز لباس [illegible] تربت سے
باہر آیا۔ اس بزرگ نے بعد دعائے طول عمر و دولت یا دیکھ خطاب فرمایا۔ اے
برگزیدہ اولاد حضرت آدم [illegible] صاحبقران ذو الاحترام [illegible]
و دلیرانہ طریق سے [illegible] طلسم مین قدم رکھ [illegible] ایزد متعال ہر مقام [illegible] مین
ناصر و معین ہے

دلیکن [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

صاحبقران نے [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]

اپنے بساط مین نہین رکہتا۔ آپ ہی محض بنظر مسافر پروری و مہمان نوازی
اِس طلسم کی لوح مجہے عطا فرماوٗ۔ حکیم صاحب نے فرمایا۔ اے فرزند بخت بلند اصل
لوح تیرا سینہ بے کینہ ہے۔ البتہ حسب انتظام طلسم ایک لوح بہی میرے تابوت
کے گوشہ مین آویزان ہے تم وہان سے لوح لے لو۔ روز فردا گنبد سے باہر نکلو
باغ مین دست راست ہزار قدم شماری جانا۔ ایسے ایک درخت خرما کے
پاس پہونچوگے جسکی بلندی ہزار گز سے زیادہ ہے۔ بالائے درخت جاؤ اور
فراز درخت سے زیر درخت نگاہ کرو۔ ایک چاہ عمیق نظر آئیگا اور اُس چاہ
مین ایک اژدہائے آتش فشان شرربار دہن کشادہ بیٹہا ہوگا۔ اُس حیوان
ارضی سے خائف نہ ہونا۔ وہ اژدہا کے طلسم ہے۔ بے خوف و وسواس اپنے کو چاہ
مین گرا دینا۔ حسب صنعت حکما ایک زینہ بہم پہونچیگا۔ زینہ کی راہ سے
نقب مین جانا۔ چند قدم کے بعد میرے تابوت کے پاس جا پہونچوگے۔ لوح طلسم
گوشہ تابوت مین آویزان ہے۔ بعد فاتحہ خوانی لوح لے لینا۔ والسلام مع الاکرام
بعد اِس ارشاد کے حکیم صاحب پہر قبر مین داخل ہوگئے۔ اُسی وقت صاحبقران
کی بہی آنکہ کہلی۔ دیکہا کہ صبح کا وقت ہے اور در گنبد مثل دل عارفان کشادہ ہے
صلوات خوانان گنبد سے نکلا اور درخت خرما پر جا کر دخمہ مین پہونچا۔ تابوت
صندلی رنگ سقف تہخانہ مین آویزان تہا اور تابوت کی چار طرف مجمرہائے
عود و عنبر روشن ہو رہی تہین۔ ورائے از زمین تہخانہ آب و جاروب سے اِسقدر
پاک و مصفا پایا کہ گویا زمانہ حال مین تعمیر ہوا ہے۔ لوح طلسم طلائے احمر کی ایک
قد انسانی سے ایک گز بلند تابوت کے گوشہ مین آویزان تہی اور سقف

تخمیناً ستر گز بلند ہوگی۔ صاحبقران اصغر نے لوح لینے کے واسطے جست عیارانہ کی مجرد
اِس حرکت کے صندوق تابوت شرارۂ آتش کی مانند سقف تہ خانہ کے قریب جا پہونچا
جب تین بار جست کی اور تابوت بلند ہوگیا۔ صاحبقران متامل ہوا۔ اُس وقت
تہ خانہ کے ایک گوشہ سے آواز آئی۔ اے شاہزادہ بدر منیر شاید تجھے حکیم صاحب
کی یہ فرمایش یاد نہین رہی کہ قبل از لوح لینے کے فاتحہ پڑھنا صاحبقران اصغر نے
چند آیات صحف ابراہیم و زبور و انجیل پڑہین اور اُنکا ثواب حکیم اشراق کی
روح پر فتوح کو بخشا۔ اِس عمل کے بعد خود بخود تابوت صاحبقران کے قریب آگیا
صاحبقران اصغر نے گوشہ تابوت سے لوح کھول لی

صاحبقران اصغر کا طلسم مین داخل ہونا اور مرحلہ اول فتح کرکے مال و اسلحہ حاصل کرنا

نمود سطح لوح مین لکھا یہ تھی کہ اے طرف ہم یہ صندوق جو سبب آئی۔ باشد اے نبی آدم
خیر ہو سر آخر تو نے کلید طلسم حاصل کی لیکن مین تجھے زندہ و سلامت نہ جانے
دونگا۔ مین ہم دیو زبردست و ہم ساحر باعمل ہون۔ مجکو اسحور بن شیخو مرداس
خوار کہتے مین صاحبقران اصغر نے اُس آواز کی طرف اصلا توجہ نہ کی اور بہ غور
تمام لوح طلسم کو دیکھا۔ اُسمین لکھا تہا۔ لوح کو سینہ سے لگا اور دل سے مشورہ
لے۔ دل تیرا جو حجمین ہے وہ خدا ہے جو مشورہ دیگا عین صواب ہوگا۔ ہرگاہ یہ طلسم
حکماے اشراقین کے علم و صنعت کا نتیجہ ہے۔ لوح بہی بطریق اہل اشراق

ہدایت کرے گی۔ صاحبقران نے لوح سینہ سے لگائی اور دل کے مشورہ سے اُس
دیو ساحر کو بزور دست و بازو ہلاک کیا۔ بوقت ہلاک ہونے دیو کے تہی نہ شب
دیجور سے زیادہ تاریک ہو گیا۔ جس وقت تاریکی فرو ہوئی صاحبقران اعظم نے
اپنے کو ایک صحرا مین دیکھا۔ حیران و متعجب دل کی گواہی سے ایک طرف روانہ ہوا
چند قدم کے بعد ایک گنبد عالیشان کے پاس پہونچا جسکی تعمیر سنگ خام یعنی
سنگ مرمر کی تھی اور ایک جانور زرد رنگ گنبد کے قبہ پہ بیٹھا ہوا بار بار پرواز
کرتا تھا اور ہنگام پرواز دونو بازو اپنے ملتا تھا۔ اُسکی اس حرکت سے ایک گوہر
درخشان پرون مین سے نکلکر گنبد پہ گرتا تھا اور وہان سے غلطان غلطان زمین
پہ آتا تھا۔ جس وقت اُس گوہر کو ہوا لگتی تھی بقدر بیضہ سیمرغ کلان ہو جاتا تھا
تا اینکہ شگاف ہونے کی نوبت پہونچتی تھی۔ اُسمین سے اور ایک جانور جانور
اول کی صورت پیدا ہوتا تھا اور جانور اول سے جنگ منقار و پنجہ کرتا تھا اور
آخرکار جانور اول کو جان سے مارتا تھا۔ بعد ازان خود اُسی شغل مین مشغول
ہو جاتا تھا۔ جب مرغ ششم کی جنگ کی نوبت آئی۔ اُس نے بزبان انسانی فریاد
کی۔ اے جوان طلسم کشا برائے خدا میری فریاد سن۔ یہ ظالم نا انصاف ناحق
مجھے ہلاک کرتا ہے۔ مرغ ہفتم نے کہا۔ او نالایق مجھے ظالم نا انصاف بتاتا ہے
دل مین اپنے منفعل ہو کہ تو نے جو مرغ پنجم کو جان سے مارا ہے اُس بیچارے
نے تیرا کیا قصور کیا تھا۔ مرغ ششم نے کہا۔ اُسکا یہہ قصور تھا کہ اُس نے مرغ چہارم
کو ہلاک کیا تھا۔ مرغ ہفتم نے کہا اسی طرح مین سمجھے مرغ ششم نا انصاف کیا چاہتا ہون
اسی قبیل کی باتین کر رہے تھے [illegible] جانور گنبد پر سے [illegible] صاحبقران کی طرف

متوجہ ہوئے۔ طرفہ یہ نقل ہے کہ وہ جانور جسقدر قریب آتے تھے جسم انکا عرض و طول میں بڑھتا تھا۔ تا حدیکہ درازی قد کی نہایت نہ رہی۔ ہر ایک کی منقار نیزہ سے زیادہ تر تھی۔ اِس ہنگامہ عجیب کے مشاہدہ سے صاحبقران کے دل میں ایکطرح کا خوف پیدا ہوا اور لوح کو دیکھا۔ اسمیں لکھا تھا۔ اے شاہزادہ بلند بخت فلان اسم بزرگ بائین اعداد پڑھ۔ بعد ازان تین بار بدستہ لوح کو سینہ سے لگا۔ صاحبقران نے اسم شریف تین بار پڑھا اور لوح سینہ سے لگائی۔ اُس طرف دونوں جانوران کینہ خواہ انصاف طلب قریب تر آئے۔ صاحبقران نے فرمایا۔ تم دونو جنگ شیر و باز میں سرگرم ہو۔ جو مغلوب ہوگا۔ ہم اُسکی مدد کرینگے۔ وہ جانور بارادہ دیگر جنگ متنازعہ میں مشغول ہوئے۔ صاحبقران نے وہی اسم پیکان تیر پر دم کیا اور اُس شیر پر ایسا ہی پہلو میں مارا کہ دوسرے کے بھی بازو سے در گذرا۔ اسم الٰہی کی برکت سے دونون جانوروں کے پر و بازو میں آتش مشتعل ہوئی۔ وہ جانور بہنگام سوختن بار بار فریاد کرتے تھے۔ یا خداوند ہماری فریاد کو پہنچ اِس آدمزاد خیرہ بخت یعنی کشندہ اشرار طلسم نے بے دردی سے عقوبت ڈالا اور دونوں ہم طلسم نیست کیے

جس وقت وہ جانور جل کر خاکستر ہوگئے۔ اِس طرح کی تاریکی وہ بسیط گنبد کے گرد و پیش محیط ہوئی کہ کچھ نظر نہ آتا تھا۔ بعد برطرف ہونے تاریکی کے وہ گنبد بھی بلند ہو کر غلطان ہونا شروع ہوا۔ آخرکار وسط میں سے برابر شق ہوگیا شکاف گنبد میں سے اِس صورت بو العجب کا ایک مرد قوی ہیکل نکلا جسکے بازو مثل فیل کلان اور چہرہ بعینہ شتر اعرابی کی مانند تھا۔ دست راست میں عمود گران

اور دست چپ مین وہ پشمتا دہتی اور تمام بدان پر از سرتا پا مثل دم طاؤس ہزار در ہزار نقش ونگار تہے اور ریش ناپاک اُسکی درازی مین ناف سے گذر گئی تہی جس وقت قریب آیا۔ بہ صدائے مہیب وسخت صاحبقران سے کہا۔ او بید ولت میرے فرزندون سنے تیری کیا تقصیر کی تہی کہ تونے اُنکو بیگناہ بے سبب جان سے مارا۔ یہہ کہکر اُس نابکار نے وہ دو نو حربے ایک بار صاحبقران کے سر وگردن پر لگائے۔ صاحبقران نے ایسی جست کی کہ وہ دونو حربے خالی گئے اور جواب مین اُس تیز دستی سے ایک ضرب شمشیر جانستان اُسکی گردن پر لگائی کہ سررشتہ ہیکل صاف تن سے جدا ہوگیا۔ وہ دابۃ البلا بے سر ہتہہ مارتا تہا اور اپنے قطرہائے خون چارطرف پہنکتا تہا۔ وہ قطرہائے خون شرارۂ آتش کی صورت آسمان کی راہ لیتے تہے اور ہر قطرہ خون اوج ہوا پر جاکر مرغ سُرخ رنگ کی صورت ہوجاتا تہا اور فریاد کنان زمین پر آتا تہا اور پہر آسمان پر چلا جاتا تہا

چار ساعت مستقیمہ یہی ہنگامہ برپا رہا۔ بعد ازان ایسی تاریکی ہوئی کہ عالم تیرہ وتار ہوگیا صاحبقران اصغر چشم بند اُسی مقام ہولناک مین ایستادہ رہا۔ جب ہوا صاف ہوگئی بجائے گنبد ایک باغ پر بہار اس رونق وشان کا نظر آیا جسکے تمام مکان سنگ زمرد کے تہے اور کوئی درخت ایسا نہ تہا جسکے برگ وگل زرد رنگ نہ ہون اور وہی جانوران سرخ رنگ جو اُس دیو کے قطرہائے خون سے پیدا ہوئے تہے جوق جوق درختون پر جمع تہے اور ہر جانور بزبان فصیح انسانی طلسم کشا کی مدح وثنا کرتا تہا۔ کوئی نہر وحوض ایسا نہ تہا جو

آب زعفران سے لبریز نہ ہو۔ صاحبقران صغیر جس طرف ہر مکان کو بنظر اجمالی دیکھتا ہوا
ایک قصر عالیشان مذہب و مینا کار کے قریب پہنچا۔ وہان حد سے زیادہ نازنینان
شمع رخسار پریزادان قمر دیدار زرد پوش جمع تھین اور ایک نازنین خورشید
خورشید لقا از سر تا پا زیور زبرجد پہنے ہوئے بہزار ناز و انداز تخت زمردین پر
تمکین تھی۔ تخت کے برابر ایک نیم تخت بچھا تھا اور اُس پر ایک پریزاد سیاہ پوش
حسین و صاحب جمال کی پیکر نصب تھی۔ یہ تمام پریزادین زرد پوش مع نازنین
تخت نشین جام مے شراب متواتر پی رہی تھین اور جرعہ شراب اُس پیکر سیاہ پوش
کے موںہہ پر مارتی تھین

ہرگاہ پریزادون نے صاحبقران کو دیکھا بہ ادائے مستانہ سب حیائے غیرت
بخش ایک ایک نے صاحبقران سے آرزوئے بے تکلفی کی۔ صاحبقران صغیر نے اُن کی
طرف سے خاطر جمع کی اور قدم برداشتہ نازنین تخت نشین کے پہلو میں جا بیٹھا اور
کہا اول اس مقام حیرت انجام کا حال بتاؤ اور یہ کہو یہ پیکر سیاہ پوش جو تخت
دویم پر نصب ہے کسکی تمثال ہے اور تم کس وجہ سے جرعہ شراب اُسکے موںہہ پر پھینکتی
ہو۔ تخت نشین نے کہا۔ یہ تصویر اُس نازنین کی ہے جسکے نام بادشاہ طلسم نے اس
مقام کی حکومت مقرر کر رکھی ہے۔ نام اُسکا خورشید لقا پری مشہور کرتے ہین
خورشید لقا اول لباس گلناری پہنتی تھی۔ اب چند روز سے اُسنے سیاہ پوشی اختیار
کی ہے۔ اسی سبب سے ہمنے بھی اس پیکر کو لباس سیاہ پہنایا ہے۔ صاحبقران صغیر نے
فرمایا۔ اگر جانتی ہو کہ صاحب پیکر اس مقام کی فرمانروا ہے پھر اُس کی پیکر کی تحقیر
تو مناسب نہین ہے۔ نازنین تخت نشین نے کہا۔ ہرگاہ صاحب پیکر خدائے نادیدہ کی پرستش

اور ہمارے خالق ابلیس پر لعنت و نفرین کرتی ہے۔ اسلئے ہم اُسکی پیکر کی تذلیل واجب سمجھتے ہین۔ صاحبقران نے فرمایا۔ تم نے بجائے خود مجکو کیا سمجھا ہے۔ مین بہی روز و شب تمہارے مرشد پر لعنت کیا کرتا ہون۔ اُس نازنین نے ایک مصاحبہ کیجانب مخاطب ہو کر کہا۔ اے آزاغانہ۔ اِس جوان نے کلمۂ کفر کہا۔ اب تیری کیا صلاح ہے۔ زاغانہ نے کہا۔ اے غلیوانہ

دلدار اگر زہر دہد زہر نہ گوئیم جز کار دل خویش از و کار نہ جوئیم

غلیوانہ نے کہا۔ اے جوانمرد میری خوشی ہے کہ اِسی تخت پر میرے ساتھ آرام کر۔ زاغانہ نے بہی ہاتھ پہیلائے بلکہ تمام پریزادین اعلےٰ سے ادنےٰ تک یکبارہ دست و بغل ہونے کو آمادہ ہوگئین۔ صاحبقران اصغر نے فرمایا۔ اے نالائقو۔ سب سے یکبارہ مین کیونکر ملتفت ہو سکتا ہون۔ اول تم بہ ہیئت مجموعی اُس حوض مین جا اس ایوان کے روبرو واقع ہے غوطہ مارو۔ جو عورت بصورت زیبا نکلیگی مین اُس سے مختلط ہونگا وہ مردارین بیخبر اس سے کہ کیا شدنی ہے۔ برہنہ ہو کر حوض مین غوطہ زن ہوئین جس وقت پانی سے سر نکالا اُنکی صورتین بعینہ مادہ خوک و فرس و سگ و شغال کی ہیئت [illegible] ہوگئین۔ اِلّا ایک نازنین کہ اُسکا محفوظہ پری نام تہا اور وہ خدا پرست تہی۔ صاحبقران نے ایک اسم بزرگ حسب ہدایت لوح پیکان تیر پر دم کیا اور وہ تیر [illegible] اُنمین سے ایک کی پیشانی پر مارا جو [illegible] کی ران سے دوسری [illegible] گیا جب [illegible] آتش [illegible] شدہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

لباس تبدیل کرکے اور زیور گوناگون سے آراستہ ہو کر اِس ادا و ناز سے آئی کہ
صاحبقران اصغر بیتاب ہو گیا اور چونکہ مراقبہ مین یہ ہدایت ہو گئی تہی کہ اِن مرحلون
مین جو پریزاد مسلمان نظر آئے وہ تمہاری کنیز کا حکم رکہتی ہے محفوظہ پری سے
بے غل و غش عیش کیا اور اُس سے خورشید لقا کا حال پوچھا۔ محفوظہ نے مجمل حقیقت
ظاہر طلسم اور خورشید لقا کی بیان کرکے کہا مفصل حالات گلرنگ پری خدمت اقدس
مین گذارش کرے گی۔ صاحبقران اصغر نے پوچھا۔ گلرنگ پری کون ہے محفوظہ نے
کہا۔ شہریارا اِس طلسم چارگانہ سے باطن طلسم اول مین ایک قلعہ آئینہ حلبی کا روشن
حصار کا نام ملقب بہ مرات القلاع ہے۔ بلکہ مشہور کرتے ہین کہ وہی قلعہ افلاک فرسا باطن طلسم
کا دار الملک ہے۔ اِس قلعہ مین خورشید لقا پری نے گلرنگ پری کو اپنا نائب مناب
مقرر کر رکہا ہے۔ مگر بالفعل گلرنگ بیچاری گردش ایام سے تحت ایک دیو سیلان شوم
انگمن نامی کی قید مین گرفتار ہو رہی ہے۔ قید بہی ایسی کہ وہان سے نکلنا نجات
پانا کسی طرح قیاس مین نہین آتا۔ کیونکہ مسکن اُس نے [illegible]
اشیر شقوت کوہ نام پر ہے اور وہ کوہ نامراد [illegible] سر بفلک ہے کہ [illegible]
کا بہی گذر نہین ہو سکتا [illegible] سیلان نے گلرنگ کو یہان قید
کر رکہا ہے۔ محفوظہ نے کہا [illegible] اُسکے ہاتھ تہا [illegible] قلیہ سے منحرف
ہو گیا [illegible] فرصت [illegible] گلرنگ کا مقدمہ [illegible] سیلان کا [illegible]
[illegible] آتی تہی اور وہ [illegible] درویش ذاکر ہمیشہ [illegible]
[illegible] درویش ذاکر کی زبان ایسی بند ہوئی کہ بات تک نہین کر سکتا ہے
صاحبقران اصغر نے پوچھا درویش ذاکر سے طلسم مین کیا کار خدمت متعلق ہے

اور ایسی کیا خطائے سخت اُس سے سرزد ہوئی کہ زمانہ بہ نہج دیگر ہو گیا۔ خواجہ عمرو نے عرض کی۔ یا صاحبقران عالی تبار دو درویش ذاکر و مذکر نامی جنکی نوع انسان سے اس قسم عالی منازل میں بانیان طلسم کی طرف سے پشت در پشت دارو غہ ہوتے آئے ہین اُنکا حکم اہل ظاہر و باطن طلسم پر مثل آب روان ہمیشہ سے جاری ہے ظاہر طلسم مین قوم جن و انسان سے کوئی ذیحیات ابلیس پرست نہین ہے۔ مگر باطن طلسم مین دونو فریق موجود ہین۔ دونون فرقون کی مجال نہ تہی کہ اُنکے حکم سے سرتابی کرتے۔ دو بتدا حسب تقدیر ایک شاہزادہ مہران مہر طلعت نام ظاہر طلسم مین درہ شرقی سے داخل ہوا اور بعد ایک عرصہ کے اُس شاہزادہ کی منسوبہ کوکبہ روشن تن نام درہ غربی طلسم سے آئی۔ اہل شرقی آباد و غربی آباد مین اِس امر پر منازعت کامل واقع ہوئی کہ ہر ایک اپنی سرحد مین اُن عاشق و معشوق کی بزم عقد و مناکحت منعقد کیا چاہتا تہا درویشون نے بہی اپنے اپنے سرحددار کی حمایت کی۔ جب کچہہ فیصلہ نہ ہوا دونون درویشون نے بزور اعمال جلیلہ دونو طالب و مطلوب کی ملاقات کی صورت نکالی۔ مہران درویش مغربی کے عمل کے اثر سے غربی آباد کو اور کوکبہ درویش مشرقی کے عمل کے جذب سے شرقی آباد کو روانہ ہوئی۔ وسط راہ مین دونو ملے اور شوق و اشتیاق کی باتون مین بے محل قیام کیا اور باطن طلسم مین گرفتار ہو گئے۔ الآن بسبب حق پرستی خوش و خورم ہین اور طلسم کشا کی تشریف آوری کی رات دن دعا مانگتے ہین باایں ہمہ ظاہر طلسم کے سرحدارون نیز درویشون نے تعصب سرحداری سے پرہیز نہ کیا اور ایک دوسرے کے درپے ایذا ہوئے۔ اِس سے حکیم اشراق کی روح متاذی ہوئی۔ آخر کار کسی وجہ سے جو مجہے معلوم نہین دونو درویش ایسے گنگ

ہوتے ہین کہ اسلیے دعوت کے پڑہنے سے بہی معاودت مطلق ہوگئے ہین۔ اب تمام
شدگان باطن طلسم جو فرقہ ابلیس پرست سے عبارت ہے سرکشی پر مستعد ہین
منجملہ اُنکے سیلان نے باغی ہوکر گلرنگ کو قید کر دیا ہے

صاحبقران اصغر نے صبح کے وقت غسل کیا اور بعد عبادت کوگا لوح کو دیکھا
یہ مضمون نظر آیا بدستور لوح سینہ سے لگاؤ اور بطریق مراقبہ چشم بند فلان آیہ
الہی یا علم و سے پڑہو۔ عالم بیخودی مین جو کچھ ہدایت ہو عمل مین لاؤ صاحبقران
اصغر نے مراقبہ کے بعد محفوظ پری سے فرمایا کہ بقتل وال طلسم تو مجکو سیلان شہ افگن
کے مقام میں پہونچا دے۔ محفوظ پری نے صاحبقران کو تخت سلیمانی پر سوار کیا
اور حمالان تخت کو حکم دیا کہ مجکو کوہ شقوت کے اوپر اس کوہ پر پہونچاؤ جو جہیل
زقوم کے کنارے پر واقع ہے۔ حمالان تخت نے حکم کی تعمیل کی صاحبقران اعظم نے
محفوظ پری وغیرہ کو اسی کوہ پہ قیام کا حکم دیا اور خود بیابان زقوم کی راہ لی
سیلان پری فن سحر مین بہی دخل کامل رکہتا تہا۔ اس مردود نے بذریعہ اعمال سحر تمام
بیابان کی یہ صورت کر رکہی تہی کہ ہر درخت کی شاخون سے اژدہان مختلف رنگ
لپٹے ہوئے تہے اور ہر افعی بہ نظر زہر آلود صاحبقران کو دیکھتا تہا۔ رفتہ رفتہ ایک
چشمہ کے کنارے پر پہونچا جسکا عین الحمیم نام تہا۔ وہ ایک اسم بزرگ پڑہ چشمہ پر پہونچ
دو لمحہ کے بعد ایک اژدہائے آتش باز کلفچہ دہان چشمہ سے باہر نکلا اسطرف ترید کی
بخلاف نوع اژدر حقیقت وہ اژدہا پانی سے ہر بار باہر نکلتا تہا مانند
ہوتا جاتا تہا اور بالائے کلفچہ تخمینا طول عرض زمین پچاس گز مربع
بعینہ موزج کی صورت بنی ہوئی تہی بوجہ اطمینان خاطر چند بار اُسپر دم کی

اور سیلان گلرنگ پری کیطرف آیا۔ وہان بجائے گلرنگ کے ایک مرد کو دیکھا
حیران و متعجب ہوکر پوچھا۔ گلرنگ کیا ہوئی اور تو کون ہے صاحبقران نے
فرمایا۔ گلرنگ کو تلاش کرکے پیدا کر اور میرا کیا پوچھتا ہے۔ اندک عرصہ مین تو
پوچھنے کے قابل نہ رہیگا۔ سیلان نے غضبناک ہوکر ایک نعرہ سخت مارا اُسکی
صدمہ سے بیس دیو مر گئے۔ صاحبقران نے بھی اسم اعظم پڑھکر ایک ایسا نعرہ جگر شگاف
مارا کہ تیس دیوون کا مغز ناک کی راہ نکل گیا۔ دیو نے دوسرا نعرہ مارا اور صاحبقران
نے اُسکا جواب دیا۔ اِس نعرہ کشی مین سیلان کے رفقا کا خاتمہ ہوگیا۔ سیلان کے
ہمشیارہ سے ہوش بجا نہ رہے اور ہائے کنان صاحبقران پر حملہ کیا اور ایک
ضرب دار شمشاد صاحبقران کے فرق مبارک پر لگائی۔ صاحبقران نے بضرب عیاری
وہ ضرب شدید دفع کی۔ تب دیو سحر خوانی مین مشغول ہوا۔ جب اُسکا کچھ اثر نہ دیکھا
تو پھر دار شمشاد کی ضرب ماری۔ صاحبقران نے اُسکی وہ ضرب بھی خالی دی اور
بجواب اُسکے شمشیر جہان کشائے طلسم خسرو خسروان نیام انتقام سے نکالی اور
اِس قوت دست صاحبقرانی سے سیلان شورافگن کی کمر مین لگائی کہ اگر کوہ
خارا بھی ہوتی وہ ضرب بے پناہ لگتی تا بیخ بند نہ ہوتی مگر چونکہ اُس دیو کی اجل ضرب
دماغ پر منحصر تھی تلوار نے کچھ کام نہ کیا۔ سیلان ہنسا اور کہا مین از سرتاپا رویین تن
ہون۔ میرا کچھ بگڑنے کا نہین اور آخر تو میرا لقمہ دہن ہوگا۔ اُس وقت صاحبقران
کو ظفر جان جنی کا خیال آیا۔ بفور اُسکے بہمان صورت کذائی اُسنے ایک چشمہ سے
جسکے کنارے پر دونو جنگجو زور آزمائی کر رہے تھے سر باہر نکالا۔ صاحبقران
جست زدہ اُسکے کفچہ پر سوار ہوگیا۔ سیلان اُس بلا کو دیکھکر گھبرایا۔ اور قصد گریز

آئی مگر بہ برکت اسمائے اعظم جنکا حسب ہدایت لوح صاحبقران ورد کر رہا
تھا اُسکو بھاگنے کی راہ نہ ملی بلکہ خود بخود صاحبقران کے قریب تر آگیا۔
صاحبقران اصغر نے اُسکے دہانہ پر تلوار ماری جو تا بسینہ اُتر گئی۔ ظفر جان
جنی نے سلیمان کا خون اپنے بدن پر ملا اور غائب ہوگیا

مگر اسوقت پری حجرے سے نکلی اور قدمبوس ہوئی۔ صاحبقران نے اُسکو
جان عزیز سے سینہ سے لگایا۔ ناگاہ ظفر جان ایک جوان خوشرو کی صورت
حاضر ہوا اور اُسنے عرض کیا۔ مین سلیمہ زعفرانی پوش خواہر خورد محفوظہ کا
عاشق زار ہون۔ اُسوقت محفوظہ بھی آگئی تھی۔ صاحبقران اصغر کے
کہنے سے محفوظہ نے سلیمہ کو قاف سے بلایا اور ظفر جان سے اسکا
عقد کردیا۔ اس عقد کی تقریب سے صاحبقران اصغر نے اسی باغ مین
جو اب سبز ہوگیا تھا جشن ہفت روزہ کیا

اس باغ مین زر و جواہر مع اسلحہ وغیرہ امانت تھا۔ صاحبقران اصغر
نے بہ ہدایت لوح ایک درخت عظیم الشان کو مع بیخ زمین سے نکالا
زیر درخت ایک نقب ظاہر ہوئی اُسمین زینہ پائے بھی بنے ہوئے
تھے۔ نقب مین جاکر ایک دیو دراز قد کو قتل کیا اور جواہر و اسلحہ نکالے
زر و جواہر کا تو شمار نہ ہو سکتا تھا اور اسلحہ یاقوت نگار کی تعداد بارہ ہزار
تھی ان مین ایک شمشیر تھی جسپر برق دشمن گداز کندہ تھا۔ وہ شمشیر حکیم
اشراق نے بزور علم طلسم بنائی تھی۔ صاحبقران نے شمشیر کمر مین باندھی
اور وہ خزانہ و اسلحہ گلرنگ و ظفر جان و محفوظہ پری کی تحویل مین دیے۔

حصول مہرہ خفا اور تشریف لانا صاحبقران اصغر کا سرحد شرقی مین اور خورشید لقا پری سے منعقد ہونا ❊

ان امور سے فارغ ہو کر صاحبقران اصغر نے لوح کاشف اسرار سینہ سے
لگائی۔ فوراً آنکھ لگ گئی عالم غنودگی مین ایک بزرگ ملائک صورت
سپید ریش ظاہر ہوا اور اُسنے صاحبقران سے کہا۔ اے فرزند بخت بلند
حضرت اسحاق علیہ السلام۔ اب ظفر جان جنی کو حکم دے کہ باغ کے فلان
حوض کا پانی خالی کردے۔ اُس حوض کی تہ مین ایک تابہ آہنی ہے
اور اُسکے چارون گوشون پر چار حلقے زبردست لگے ہوئے ہین۔
اُس تابہ آہنی کو بقوت صاحبقرانی اوٹھانا۔ وہان ایک چاہ عمیق ظاہر
ہوگا۔ بے خوف چاہ مین اُتر جانا۔ چند قدم کے بعد ایک مکان عالیشان
مین پہونچوگے۔ وسط مکان مین ایک تخت دس گز سے دس گز مربع
رکھا ہے۔ اُس تخت پر ایک مار سیاہ مہیب و خوفناک ان صورت
کا علقہ زدہ بیٹھا ہوگا۔ جسکی تین آنکھین مثل شمع روشن ہونگی اور اژدر
طلسمی کی چشم وسطی اسقدر خوشنما ہے کہ کسی معشوق کی آنکھ بھی نظر سے
نہ گذری ہوگی۔ روبرو جاکر لوح طلسمی چشم وسطی کے مقابل کرنا اور یہ
اسم باین اعداد پڑھنا۔ بعد ختم ہونے اسم کے وہ مار سیاہ لوح کو دیکھیگا
برکت لوح سے اوسکے دیدہ وسطی کا زہر قاتل شرار بنکے آتش کی
اثنا تمام مکان مین پھیل جائیگا۔ اُسوقت اپنے کو اُس حوض مین

گرا دینا جو تخت کے پہلو مین واقع ہے ۔ بلکہ جب تک اُس دم مین طاقت
رہے زنہار پانی سے سر باہر نہ نکالنا ۔ ہرگاہ دم قریب انقطاع
پہونچے باہر نکل آنا ۔ بقدرت ربانی اثر دریہ جسمی کو نابود اور اپنے
کو اُسی تخت کے روبرو موجود دیکھو گے ۔ اس دفعہ تخت زیر ایک
چراغ کبود رنگ روشن ہوگا ۔ چراغ کی روشنی مین تمام مکان روشن نظر
آئیگا ۔ بس وہی چراغ مہرہ خفا ہے ۔ بانیان طلسم نے اس صورت
و ترکیب سے وہان امانت رکھا ہے ۔ مہرہ خفا لیکر بازو پر باندھ لینا ۔
اکثر جا مے طلسم مین کام آئیگا ۔ اُسکی یہ خاصیت طلسمی ہے کہ جس وقت
روئے مہرہ زمین کیطرف کروگے جملہ اہالی طلسم کی نظر سے مخفی ہو
جاؤگے اور بروقت بالا کرنے مہرہ کے ظاہر ہوگے ۔ جب مہرہ خفا
حاصل کر لو بار دگر سیلان دیو شور افگن کے باغ مین جانا جسکا نام
باغ نیرنگ فزا ہے ۔ باغ مین جاکر گلرنگ پری دختر ملکہ پری و ظفر جان
جنی کو حکم دینا کہ اپنا اپنا لشکر معہ ساز و سامان یہان بلالین ۔ تاوقتیکہ
لشکر پریزادان باغ مین پہونچے وہی مہرہ خفا بازو پر باندھ کر تن واحد
دروازہ باغ سے باہر نکلنا اور خورشید لقا پری اور ملکہ اختر تن مہ جبین
وغیرہ اہل شرقی آباد کا کاروبار دیکھنا ۔ بعد ازان مع فوج و لشکر ظاہر
ہونا ۔ بعض تحفہ ہائے طلسم شہر شرقی آباد مین بھی امانت رکھے ہین
اور خود خورشید لقا ایک تحفہ خاص اور نایاب طلسم کی مالک ہے ۔ الحاصل
صاحبقران اعظم نے حالت ازخودرفتگی سے ہوش مین آکر یہ

ترکیب مستند کرکے عہدہ مہرہ خدمت حاصل کیا اور گلگشت بہ بہشت نیرنگ و سب
لشکر کا عقدہ گرہ تھا بہ سیر روانہ ہوا سیر کنان و تماشا بینان اُس
چمن نزہت آئین قطعہ بہشت بریں مین پہونچا جہان وہ خوش گلاب
اور لہر سایہ دار تھا - اتفاق سے وہ جشن صغرا کا دن تھا اور خلقت کا ہجوم
ہو رہا تھا - حسب منظور ریک کے حکم سے چار طرف قنات اور سراپچے کھچ
گئے صاحبقران والاقدر خلایق کی نظر سے مخفی سراپچہ مین تشریف لیگیا
وہان گروہ گروہ نازنینان ماہ پیکر و پریزادان شمع رعنا شیرین حرکات
جمع تھین اور اُسدن خلاف قاعدہ گذشتہ خورشید لقا پری قطع ایر
سے اُتر کر ناز و وقار پر جلوہ فرما تھی - صاحبقران اصغر نے جو بنظر اعتبار
ملکہ خورشید لقا کی صورت دلفریب دیکھی ایسا فریفتہ ہوا کہ محفوظ اور گلرنگ
پری کا نقش محبت لوح سینہ سے بالکل دھویا گیا مگر با اینہمہ حسن و جمال
و شوکت و وقار از سر تا پا سیاہ پوش تھی اور آنکھین پر آب تھین
ناگاہ خورشید لقا نے آہ سرد سینہ سے کھینچی اور ایک پریزاد سے کہا
اے غنچہ دہان - افسوس صد افسوس کیا غلطی فاحش و خطائے
سخت مجھسے سرزد ہوئی کہ مینے محض تعصب سرحد داری و رشک
شہزادگی کے باعث شہزادہ مہران کو کہ کائنات طلسم کا مہمان عزیز تھا
آفات باطن طلسم مین گرفتار کرایا اور اسی جانب داری کی علت مین
در دلیش ہوا اگر بھی بلائے گنگی و بے زبانی مین گرفتار ہوا جسے کہ در دو
و وظائف سے معذور معطل محض ہے - غنچہ دہان نے کہا - اے ملکہ

نے فغان بہین سُنی۔ تم تا کجا اس رنج و افسوس مین اپنے کو مبتلا
رکھو گی۔ پس مصلحت یہی ہے کہ لباس سیاہ اُتارو اور ملکہ طلسم
کی خدمت مین پردہ قاف کو چلو۔ خورشید لقا نے کہا بخدا اسے
جان آفرین اب مجھے بادشاہ کے پاس جاتے ہوے بہت حجاب
آتا ہے۔ اسی اضطراب مین خورشید لقا نے ملک اشراق کو پس قنات
بلایا اور اُسسے بھی یہی حکایت پر سوز و گداز بیان کی۔ ملک اشراق
نے بچشم غمناک کہا۔ مین بھی روز و شب اسی رنج و ملال مین آلودہ
رہتا ہون۔ بارہا یہہ قصد ہوا کہ اپنی دختر جلیلۃ القدر کا شہزادہ مہران
سے نکاح کر دون۔ پھر یہہ کہتا تھا کہ اول شہزادہ مہران اپنی معشوقہ کے
وصل سے کامیاب ہولے پھر جلیلۃ القدر کی نسبت کا پیغام بھیجونگا۔
اس گفتگو مین ایک شخص نے خورشید لقا کے ہاتھہ مین درویش
ذاکر کا رقعہ دیا۔ خورشید لقا رقعہ کے مطالعہ سے نہایت خوش
ہوئی اور ملک اشراق سے کہا اس رقعہ کو بآواز بلند پڑہو۔ اُسکا
خلاصہ مضمون یہہ تھا۔ جملہ اہالی طلسم کو مبارک ہو کہ طلسم کشا بدولت
و اقبال و بہ میمنت و اجلال کائنات طلسم مین تشریف لایا ملکہ اُس
مؤید من اللہ نے حصہ چارگانہ سے ایک حصہ طلسم بھی فتح کیا۔ قریب
ہماری سرحد مین رونق افروز ہوا چاہتا ہے۔ امید قوی ہے کہ بعد
ملازمت صاحبقرانی ہماری زبانین بھی کھل جائینگی۔ دوسری
یہہ نوید مسرت افزا سنو کہ قبل از عقد ملکہ شاہ بانو بادشاہ طلسم

خورشید لقا و زہرہ لقا و ماہ لقا و سہیلہ بانو اُس شیر فلک عز و جلال کی نصرت مین آئینگی اُسی زمانہ محمود مین شہزادہ مہران و ملکہ کوکب قید طلسم سے نجات پائینگے اور یہہ عبارت جو مین نے تمکو لکہی ہے ایک لوح کی نقل ہے جو مجہے عجیب طرح سے دستیاب ہوئی۔ ایکدن مین اپنے افعال قبیح پر ندامت و افسوس مین رو رہا تہا اور جناب صمدیت سے اپنی تقصیر و گناہ کا عفو چاہتا تہا۔ ناگاہ ایک مار سپید رنگ سوراخ دیوار سے باہر نکلا اور پہر اُسی سوراخ مین داخل ہو گیا جب تین بار متواتر یہی تماشا نظر سے گذرا۔ مین نے سمجہہ مقام کہدوایا کہ دیکہتا ہون کہ وسط دیوار مین ایک تہ خانہ کا دروازہ ہے مین بے خوف تہ خانہ مین گیا وہان تختہ سنگ پر ایک لوح رکہی تہی اور وہ مار سپید بہی لوح کے گرد حلقہ زدہ بیٹہا ہوا تہا۔ مار ابیض نے جو مجہے دیکہا ایک طرف چلا گیا۔ مین لوح لے کر باہر نکل آیا۔ اور بغور تمام لوح کو دیکہا اوسمین بجنسہ یہی عبارت لکہی تہی جو مین نے رقعہ مین لکہی ہے تمکو ایک صندوقچہ مین اُسی لوح کے برابر طلسم کشا کی تصویر دلپذیر بہی رکہی تہی چنانچہ وہ تصویر میرے پاس موجود ہے اے فرزند خورشید لقا روز فردا مین تمہارے پاس آؤنگا اور وہ تصویر دکہاؤنگا دوسرے دن درویش ذاکر تشریف لایا اور طلسم کشا کی تصویر خورشید لقا کے ہاتہ مین دی۔ جسوقت خورشید لقا نے وہ تصویر رشک ماہ منیر دیکہی حسب تقدیر طلسمی بہزار جان و دل فریفتہ ہو گئی

درویش کی زبان بند تھی الا باشارات و ایما کلمہ و کلام کرتا تھا۔
خورشید لقا نے بعد دیکھنے تصویر کے حسب ایماے درویش صاحبقران
ثانی طلسم کی رونق افروزی کے انتظار سے شاد و باغ باغ ہوا۔

صاحبقران اصغر ہر باغ عشرت افزا میں تشریف لایا۔ اور دوسرے
دن تخت رواں پر سوار ہوکر شرق آباد کی طرف روانہ ہوا۔ لشکر اوسکے
ہمراہ۔ رفیق کا اس خوبی و ترتیب سے ہر رکاب تھا کہ کمال شوکت و ہیبت
ظاہر ہوتی تھی۔ اور یہ درویش ذاکر مقدم صاحبقرانی کا منتظر تھا آخر
اوسنے اوس لوح کو دیکھا جو توشہ خانہ سے نکلی تھی اور مخبر آمد صاحبقران
والا شان تھی۔ اوس سے معلوم ہوا کہ آج صاحبقران گیتی ستان یہیں
تشریف لائے گا۔ ناگاہ ایک گرد تیرہ و تار نوشت بیابان سے اوٹھی
درویش اور ملکہ خورشید لقا وغیرہ باتوقع استقبال کو روانہ ہوئے
اور خبر صاحبقران مع سپہ حاصل کرکے نہایت اعزاز و احترام سے ساتھ
لا لاسئے۔ صاحبقران اصغر نے ایک طرف آسیہ میں لوح طلسم ہوش
ربا دو بانی درویش ذاکر کو دیا۔ قدرت بالغہ سبحانی سے الغور زبان
کھل گئی۔

ازان بعد شاہزادہ بدر منیر حوض کے کنارے پر تشریف لایا
بطلسم و مرقعان ناظرہ و باغ و انہار جو سامان طلسمی تھے نہایت عجیب تھا
پایا۔ صاحبقران اصغر نے بعد مطالعہ لوح و مراقبہ حوض میں داخل
ہوا۔ جب پانی سے سر بہ نکالا ایک چشمہ کے کنارے پر خود کو ایستادہ

پایا۔ اُسمین ایک درخت گلدار نہایت موزون تہا۔ اُس درخت
کی شاخ بلند پر ایک جانور مثل ابابیل بیٹھا تہا۔ اور ابر سپید رنگ
درخت کے سر پر سایہ افگن تہا۔ جسوقت ابابیل کی نظر صاحبقران
پر پڑی۔ فریاد و شور کیا اور ہر فریاد پر دراز قد ہوتا گیا۔ اُس جانور
کے شور و فریاد سے چشمہ مین دریاے زخار کی مانند تلاطم پیدا ہوا اور
اُس ابر سپید رنگ سے قطرہ افشانی شروع ہو گئی۔ اب اُس
درخت کا گل بعینہ لاک پشت یا کچہوے کی صورت ہو گیا۔ نزد آب
چشمہ صاحبقران کی تربت پہونچا اور نہایت گرم جوشیدہ معلوم ہو
اور اوس گل یا کچہوہ کا منہ غار کی مانند کہل گیا اور زبان بعینہ عقرب
سرخ رنگ کی صورت پر باہر نکل آئی۔ صاحبقران اعظم نے ایک آہ
بزرگ خنجر بار سینہ مبارک پر پہنکا اور ایک تیر جانگزا بابین تنور اندازی
مارا کہ لاک پشت کے دہن و زبان کو سوراخ کرتا ہوا دوسری طرف گذر
گیا۔ اُس وقت اس طرح کا طوفان گرد و باد برپا ہوا کہ زمین و آسمان تاریک
ہو گیا بعد دفع ہونے تاریکی کے وہ ہیول یعنے لاک پشت ناپیدا اور
چشمہ کا پانی اپنی ہیئت اصلی پہ تہا مگر اُس جانور نے مرتبہ اول سے زیادہ
شور و غوغا کیا اور اس وقت درازی قد اُسکی فیل کلان کے برابر
پہونچی بلکہ مثل فیل جنگی صاحبقران پر حملہ آور ہوا۔ صاحبقران نے
ایک ہی ضرب شمشیر سے اوس کے دونو پاؤن قلم کئے اور اُسکا خون
چشمہ کے پانی مین ملایا۔ بوقت آمیزش خون چشمہ سے دود سیاہ

نکل کر قلعہ اعدا سے وصل ہو گیا اور تاریکی محیط ہوئی - بعد وقت دور ہونے
ظلمت کے اُس جانور اور اُس چشمہ کا نشان نہ پایا اور بجائے چشمہ ایک نقب
ظاہر ہوئی - صاحبقران اصغر نقب میں داخل ہوا اور چند قدم چلا ہی تھا کہ بعد
اُس حوض سے باہر نکلا - جہان ہنگامہ جشن برپا ہوتا تھا صاحبقران نے دیکھا کہ
چمن کے تمام پھول پژمردہ ہو گئے ہیں اور بجائے جانوران خوش زمزمہ
نازنینان شکیلہ و جمیلہ صف بہ صف استادہ ہیں مگر رنگ رخ اُنکا تپیدہ طلسم کے
سبب زعفرانی ہو رہا تھا صاحبقران نے اُنکو آزاد کیا - وہ تعداد میں بہت سی ہو کر اپنے
اپنے وطن کو روانہ ہوئیں - خورشید لقا بھی رخصت ہوئی تاکہ اپنے قصر کو آراستہ
کرے -

ساکنین شہر آباد اب تک حضرت صالح علیہ السلام کی شریعت کے مقلد
تھے - صاحبقران اصغر کی ہدایت سے انہون نے کلمہ سیع ... اللہ ہر شہر پڑھا ایک
ہفتہ صاحبقران بہت رات تک ان مہمان رہا اور روز شیخ ... کو رنگ ... اور
تحفہ طرح کی اور ... جہان جنی ... ایک رات کے ہمراہ خورشید لقا کے قصر کی طرف
روانہ ہوا - وہ قصر اس شان و آرایش کا دیکھا کہ تمام عجائبات طلسم جو اول غور
سے گزرے تھے بھول گئے - اُس میں نقش اُتار رہے تھے اور اُنکے دل و جگر
... دیا تو ... اور وہ سب ... منظور ... صاحبقران نے
ایک تحفہ یاقوت ... تھا ... خوشی ... جوتن ...
نازنینان مہوش ... ان ... نغمے ...
اور ... نغمہ ... گرم کی ... دعوت کو ایک ...

ذاکر سے صاحبقران اصغر اور خورشید لقا کا عقد باندھ‌نا -

روانہ ہونا صاحبقران اصغر کا مرحلہ دویم طلسم کی طرف اور ہلاک کرنا ظلمانہ ساحرہ اور لملاج دیو کا اور ملاقات کرنا مہران و کوکب سے

ایک ہفتہ صاحبقران اصغر ملکہ خورشید لقا پری کے ساتھہ بعیش و کامرانی بسر کیا اور روز ہشتم لوح مکاشفہ کو دیکھا - اُسکی ہدایت کے موافق گلرنگ پری اور محفوظ طیری اور ظفر جان وغیرہ کو رخصت دی بلکہ خورشید لقا پری بھی ملکہ رضیہ سلطان کی خدمت مین جانب قاف روانہ ہوئی درویش ذاکر بھی خورشید لقا کے ہمراہ گیا - رخصت ہونے ان پریزادون کے صاحبقران نے ملک اشرق اور ارقم نوجوان وغیرہ سے فرمایا تم فلان تاریخ زیر دیوار طلسم حاضر ہونا -

دوسرے روز صاحبقران اصغر تنہا اُس کوہ پر جہان درویش ذاکر کا مقام اور بصورت تہا تشریف لا سیلے - اُس ہیکل کی صورت عجیب کو عرصہ دراز تک بچشم غور دیکھتا رہا ناگاہ کسی شخص غیب نے ایک تیر مارا - بارے خیر گذری کہ لوح کی برکت سے وہ تیر اجل بالا بالا گذر گیا - صاحبقران تیر انداز کے اثر پر روانہ ہوا چند قدم کے بعد کیا دیکھتا ہے کہ ایک دوسری ہیکل مصنوعی ہے اور اُسنے مجھہ کو تیر مارا ہے اور تیر دویم چلہ کمان مین رکھے ہوئے ضرب تازہ پر آمادہ ہے صاحبقران کے پاس بھی تیر و کمان موجود تھا اُس ہیکل مصنوعی نے بندوبست پر اس ضرب سے

تیر ناراکر اُسکے ہاتھ سے تیر و کمان زمین پر گرا ہوا تھا اُس پیکر کے جسم مین آتش غیب لگی اور طرفۃ العین مین جلا کر خاکستر کر دیا - پیکر تیر انداز کے نابود ہونے کے بعد صاحبقران اصغر پیر سپل صورت کے پاس تشریف لایا اور اُس سپل آہنی کو بمدد آسمانی زور اول ہی مین زمین سے نکال لیا - بروقت کندہ ہونے سپل کے ایک چاہ آتش نشان ظاہر ہوا اور پیکر سپل سے جدا ہو کر غائب ہو گئی - بعوض اسکے ایک نازنین صنم حسن مجسمہ جسکی صورت پیکر مصنوعی سے بہت کچھ مشابہ تھی ادہر ہوا سے وہان آئی اور یہ کہتی ہوئی کہ اُسی چاہ مین داخل ہو گئی - اے آدمزاد نامراد - میرا نام طلمانہ جادو ہے اور یہ پیکر تشکیلہ میری جدہ کی صورت بنائی گئی تھی - مین تجھ سے ضرور اسکا انتقام لونگی -

صاحبقران بہی چشم بستہ اُسکے عقب مین اُس چاہ آتشین مین کودا - جس وقت پایاب زمین پر پہونچا اور آنکھ کھولی - دیکھا کہ ایک دریاے ذخار موج زن ناپیدا کنار کے عین وسط حقیقی مین ایستادہ ہون اور پانی دمبدم بلند ہوتا ہے ہوا بھی بران اس قدر گرم کہ بدن کو جلاتا تھا ہر چو گرد دیکھا تو کچھ ہدایت نہ ہوئی - لوح کی ہدایت کا یہ طریق تھا کہ صاحبقران باوضو ہو کر دیکھتا تھا - اُس مین بعض ہدایتون کے بعد وہ یہ مضمون نظر آتا تھا کہ جب تک مراقبہ چشم شروع کر سینہ سے نہ اُٹھے - چنانچہ مراقبہ کا شروع ایک پیر مرد مقدس شکل تشریف لاتا تھا اور کبھی آواز غیب آتی تھی ہر گاہ خود صاحبقران کے دل مین اصلاح لوح کا خطرہ گذرتا تھا - اس دفعہ جو اضطراب مین وضو کرنا فراموش ہو گیا تو لوح نے کچھ ہدایت نہ کی - صاحبقران لوح کی عدم ہدایت سے اور بہی متفکر

پیدا ناگاہ ایک کشتی مختصر خوش قطع و منقش دور سے نمودار [illegible] بیٹھا
[illegible] ہنگ [illegible] جہان صاحبقران اصغر پابوس و محزون استادہ
تھا —

ہنوز صاحبقران کشتی کے نقش و نگار کے تماشا سے فارغ نہ ہوا تھا کہ ایک
طرف سے کشتی کا پردہ بلند ہوا اور ایک پریزاد آفت جہان نے بہ انداز
دلربائی صاحبقران کو سلام کیا - بعد از ان دست بستہ کہا - اے شہریار
اگر حضور بر وقت داخل ہوئے جادۂ آتش فشان کے وضو کر لیتے اس قدر حیران
و پریشان نہ ہوتے - بہرحال اب کشتی مین سوار ہو - تمام کام آسان ہو جائین
گے - صاحبقران کشتی مین سوار ہوا - وہ کشتی تیر شہاب کی مانند جس طرف سے
آئی تھی اُسی طرف روانہ ہو گئی - کشتی مین مرد کا نشان نہ تھا - از مطربہ و ساقیہ
تا ملاح سب نازنین پریزاد تھین اور کشتی کے اندر بھی کوئی مقام تصویر و نقش
سے خالی نہ تھا - ان تصویرون مین ایک تصویر ایسی دلپذیر نظر آئی کہ صاحبقران
نے بے اختیار آہ سرد کا نعرہ مارا آخر نازنین کشتی نشین سے پوچھا - تیرا کیا نام
ہے اور کس کی پرستندہ ہے اور یہ تصویر کس آفت جان کی ہے - اُس نے کہا میرا
نام صورت افروز ہے اور مین اس نازنین عالی جاہ کی پرستندہ ہون جس کی یہ
تصویر ہے یعنے ملکہ شاہ بانو رضیہ سلطان کی - مگر تمہارا التفات مشغول دو
تین سے سخت رنجیدہ ہے اور جب سے یہ سُنا ہے کہ تم محفوظہ پری اور گلرنگ پری
اور خورشید نقاب پری کو اپنے تصرف مین لائے قسم شدید کھائی ہے کہ تم کو
اپنی صورت نہ دکھاوینگی بلکہ کلمۂ کلام کرنے مین بھی کلام ہے اور یہ جو کشتی بھیجی

اور تمہاری زبان بھی نہیں - تصویر طلسم کشائی کے نام کے سبب سے صاحبقران
نے زمانہ ہرچند پایا اور اب میں تمہاری زبان سے خیال سے کسی طرح بستان
نہیں ہو سکتا -

وقت عصر کشتی ساحل مراد پر پہونچی - قریب دریا اس آرایش و رونق
کا ایک باغ عدیم المثال دیکھا کہ کیفیت و بہار اسکی غم ہزار سالہ دل سے دفع
کرتی تھی - صورت افروز صاحبقران اصغر کو ایوان صدر میں لائی وہان بھی
ملکہ رضیہ سلطان کی اس انداز سے تصویر لگی ہوئی تھی کہ صاحبقران بیقرار ہو گیا
بلکہ ایک عالم از خود رفتگی میں صورت افروز کی اس قدر منت و حاجت کی
کہ وہ محجوب ہوئی - آخر کہا میں ملکہ کی خدمت میں جاتی ہون - اپنی طرف سے
کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرونگی - صورت افروز اپنی مینیکے پاس آئی اور
کہا - اے مادر ظالمانہ جادو طلسم کشا باغ میں آگیا - مگر بجز تصویر رضیہ سلطان
کسی تصویر کی جانب نظر اٹھا کے نہیں دیکھا - ظلمانہ نے کہا اے دختر زعفران
تجھکو میں عالم طفلی میں لائی تھی - اور پہر کبھی تجھکو مان باپ سے ملنے کا اتفاق
نہیں ہوا ہرچند کہ وہ تا زیست تیرے ڈہونڈنے کے درپے رہے - تاہم اندیشہ
تھا کہ تو اپنے والدین کے مذہب خدا پرستی کیطرف رجوع کرے - لیکن آج وہ خطرہ
میرے دل سے دفع ہوا اور یقین کیا کہ تو مجھکو مادر حقیقی سمجھتی ہے - آگاہ ہو کہ
میں نے جو ہر شے بمقام میں تصویرون کا اہتمام کیا تھا اسی روز کے لئے تھا
اور یہ شہزادہ نامراد جو ملکہ رضیہ سلطان کی تصویر پر فریفتہ ہوا مقتضائے تقدیر
طلسمی تھا - سو خیر میں بھی اسی صورت دلفریب سے جلوہ گر ہونگی -

یہان صاحبقران اصغر محبوبہ کے انتظار مین چشم براہ ہورہا تہا حتّیٰ
کہ عالم محویت مین یہ بہی خیال نہ آتا تہا کہ لوح مکاشفہ کو دیکہون۔ اِس اثنا
مین بعض کنیزین خوش رو زرین لباس صاحبقران کے پاس آئین اور اُنہون
نے بالاتفاق ملکہ کے آنے کا مژدہ دیا۔ اُنکے عقب مین ظلمانہ ایک تخت روان
پر سوار آئی۔ پریزادان تخت بردار نے اُسکا تخت صاحبقران کے تخت کے
برابر رکہہ دیا۔ صاحبقران اصغر نے جو صاحب تخت کی صورت مصنوعی بہ نظر
غور دیکہی۔ بے اختیار حالت ذوق و شوق مین اشعار عاشقانہ پڑہے۔ ظلمانہ
نے کچہہ جواب نہ دیا اور ایک لوح یاقوت بعینہ لوح مکاشفہ کی صورت جسکی سطح
مین چند نقوش کندہ تہے بغل سے نکالکر تکیہ پر رکہہ دی۔ صاحبقران نے پوچہا
اے ملکہ دوران یہ لوح کس کام کی ہے۔ ظلمانہ نے باندازِ دلربائی کہا۔ صاحب
یہ لوح بقیہ طلسم کی فتح کی ہے۔ مین مُدت دراز سے امانتدار ہون۔ صاحبقران
نے پوچہا۔ صاحب امانت کون شخص ہے۔ ظلمانہ جادو نے کہا۔ صاحب امانت
بجز ذات والاصفات طلسم کشا اور کون ہوسکتا ہے۔ صاحبقران نے فرمایا
اگر یہ لوح خاص فاتح طلسم کی امانت ہے۔ پہر مین ہی اِسکے لینے کا مستحق ہون
اِس واسطے کہ ایزد جہان آفرین نے مراتب صاحبقرانی مجہہ ناچیز کو کرامت فرمائے
ہین۔ ظلمانہ خاموش ہورہی۔ حیرت افروز نے کہا۔ یا صاحبقران فلک مکان
لوح مکاشفہ گردن سے نکالکر تکیہ پر رکہہ دو یہ لوح جو ملکہ کے پاس ہے جبتک زدہ
تمہاری لوح سے وصل ہوجائیگی۔ صاحبقران جو ماضی و مستقبل سے غافل محض
تہا بسبب تامل لوح مکاشفہ تکیہ پر رکہہ دی۔ ظلمانہ جادو نے اُس وقت ایسی

حرکات و لغزیب کین کہ صاحبقران بقصد اختلاط اپنے تخت سے جست زدہ ظلمانہ کے تخت پر چلا آیا - لوح مکاشفہ کی مطلق خبر نہ رہی - کنیزان نے صاحبقران کی نظر سے مخفی لوح مکاشفہ ظلمانہ کو دے دی -

ظلمانہ کسی قدر کشمکش کے بعد صاحبقران سے دست و بغل ہو گئی بلکہ اپنا رخسار ناپاک صاحبقران کے روئے مبارک پر رکھ دیا - صاحبقران کو اُس وقت اس طرح کی بو بد دماغ مین آئی کہ غشیان کی نوبت پہونچی آخر برا ہو گیا - ساحرہ نے پوچھا ایسا کیا خیال دل مین گذرا کہ یکایک آن شورا شوری پیدا ہو گئی - صاحبقران نے فرمایا - اے نازنین مجھے بڑی حیرت کی بات ہے کہ با این ہمہ حسن دلاویز معلوم ہوتا ہے کہ تمام جہان کی نجاست تیرے مونہہ مین بھر دی ہے - ظلمانہ نے ایک اسم سحر صاحبقران کے سر پر پھونکا - بے حس و حرکت کر دیا اور صورت افروز سے کہا اس جوان کو نئے حجرۂ تاریک مین لیجا - مین بھی وہان آتی ہون - صاحبقران نے جو تکیہ پر نگاہ کی - لوح مفقود تھی - اُس وقت سمجھا کہ دغا واقع ہوئی -

صورت افروز صاحبقران کو اٹھا کر حجرہ مین لائی اور تخت پہ دراز کر دیا چند لمحہ کے بعد ظلمانہ آئی اور صاحبقران کو مثل جان عزیز تنگ بغل مین دبایا اور بہ شوق تمام ایک بوسہ رخسارہ ماہ پارہ سے لیا - اِس حرکت سے قریب تھا کہ صاحبقران کی روح لطیف قالب سے پرواز کر جائے اور چاہتا تھا کہ اُس قحبہ سے جدا ہو - لیکن بہ سبب بندش سحر کے اپنے مین مطلق حس و حرکت نہ پائی بے اختیار زبان سے نکلا انا للہ و انا الیہ راجعون - آہ

بہ تہ یشتر ہی فرمایا۔ او مکارہ تو نے یہ نہ بتایا کہ اصل مین کون ہے۔ ظلمانہ
نے اپنا صحیح نام و نشان بتایا اور کہا اب خیریت حال و سلامتی جان کی یہی
صورت ہے کہ جو کہون بے عذر و بہ خواہش منظور کر ورنہ ایک ہی جنبش
لب مین خاک سیاہ کر دونگی۔ صاحبقران اصغر نے فرمایا او مکارہ غدارہ
اگر موافق بشارت بزرگان دین اس طلسم کی فتح و کشایش خاص میرے نام
جاری ہوئی ہے۔ یاد رکہہ۔ تو میرا بال بھی ٹیڑہا نہین کر سکتی۔ ظلمانہ ساحرہ
نے از سر نو بند ہاے قید چُست کئے اور حجرہ سے باہر نکل آئی۔
حجرہ کے باہر صورت افروز پری موجود تھی ساحرہ نے اُس سے کہا اب تو
جا اور اُس جوان آدمزاد کو سمجہا۔ عجب نہین کہ تیری فہمایش و چرب زبانی
سے دل اُسکا کچہہ نرم ہو۔ ورنہ مین اُس کے قتل کی توقف نہ کرونگی۔
صورت افروز کے دل کا اب یہ حال ہے کہ کبہی ساحرہ کی خواہش نامرضیہ سے
نفرت کر کے خدا پرستی کی حقیقت پر غور کرتا اور صاحبقران کے قتل میں مخالف
ہو جاتی ہے اور گاہے یہ قرار دیتی ہے کہ یہ جوان لوح بہی دے بیٹہا۔ اب اسکی
زندگی اور کامیابی کا امیدوار ہونا علت جنون مین داخل ہے۔ اسی قسم کے
ترددات مین صورت افروز صاحبقران کے پاس آئی اور کہا۔ زندگی مقدم
ہے۔ بہتر ہے کہ حضور اس ساحرہ فاجرہ سے رجوع لائین۔ جب صاحبقران
کسی طرح اس امر پر راضی نہ ہوا۔ صورت افروز نے کہا۔ پہر اپنی نجات کی
کوئی تدبیر کرو۔ مین تمکو حسب الحکم ساحرہ کے یہان لے آئی مگر اب مین از
کردہ خویش پشیمان ہون۔ صاحبقران نے فرمایا۔ اگر تیرا یہ بیان صحیح ہے

میرے بندہائے سحر کھولدے۔ صورت افروز نے کہا۔ ہر چند کہ میں ہمیشہ سحر و ساحری سے نفور ہوں۔ لیکن اسقدر قدرت رکھتی ہوں کہ بندہائے سحر کھولدوں بشرطیکہ انجام نیک ہو۔ صاحبقران نے فرمایا۔ تو ایک مرتبہ یہہ عمل کر۔ پہر قدرت الہی دیکہہ۔ صورت افروز نے بے تامل بند سحر کھولدیئے صاحبقران اصغر نے مہرہ خفا کف دست کی طرف پہیرا اور نظر سے مخفی ہوکر راست وہاں پہونچا جہاں ظلمانہ صورت افروز کے آنیکی منتظر بیٹھی تھی — صاحبقران اصغر تخت پر ظلمانہ کے پہلو میں جا بیٹھا۔ اور دست چپ سے دہن ناپاک اسکا بند کرلیا تاکہ اعمال سحر نہ پڑہ سکے۔ اور دست راست سے لوح مکاشفہ کا بند کہولا۔ ظلمانہ نے جو اپنا منہہ بند اور کسی شخص کو اپنے پہلو میں نہ دیکہا مضطرب ہوکر تخت سے بہاگنے کا ارادہ کیا۔ صاحبقران نے اس زور سے حلق اسکا دبایا کہ فوراً جان ناپاک تن پلید سے نکل گئی۔ صاحبقران لوح مکاشفہ کے دستیاب ہونیکا سجدہ شکر درگاہ خدا میں بجالایا اور مہرہ خفا پشت دست کی طرف پہیر کر اسی تخت پر جلوس فرمایا جسپر ظلمانہ بیٹھی تہی۔ ظلمانہ کی دایہ رحیقہ زشت خو مع اکثر کنیزوں کے بمقابلہ پیش آئی اور جہنم واصل ہوئی — صورت افروز نے مع اپنی کنیزوں کے سحر و ساحری سے توبہ کی اور از سر صدق مسلمان ہوئی۔ صاحبقران نے اس باغ و مقام کی حکومت صورت افروز کو عطاء فرمائی اور اس سے ملکہ رضیہ سلطان کے حسب و نسب کی حقیقت سنی۔

دوسرے دن بوقت صباح صاحبقران اصغر نے لوح مکاشفہ کو دیکہا عالم مراقبہ میں ایک شخص مقدس صورت ملائک صفات صاحبقران کے پاس

تشریف لایا اور اوسنے کہا اسے شاہزادہ بدر منیر تیری دانشمندی و
ہوشیاری سے بعید تھا کہ بے وضو چاہ آتش فشاں میں داخل ہوا اور
بے تامل صورت افروز کے ساتھ کشتی میں سوار ہولیا۔ اور پھر ساحرہ کے
باغ میں داخل ہوکے بھی لوح کو نہ دیکھا۔ الحمد للہ انجام بخیر ہوا۔ اب بدولت و
اقبال تخت پر سوار ہوکر باغ اسباب کی طرف روانہ ہوا۔ اثنائے راہ میں
ایک دیو قوی ہیکل کوہ پیکر لملاج گرہ پیشانی نام جو طلمانہ کا آشنائے قدیم ہے
بمقابلہ پیش آئے گا۔ جب کوئی اسلاح اوسپر کارگر نہو اسم بزرگ اپنے ہاتھ
پر دم کرکے ایک مشت بقوت تمام اسکے مغز پر مارنا اور اسکو قتل کرنا۔ بعد ازاں
اسباب خانہ میں تشریف لیجانا۔ اور اس ترکیب سے باغ اسباب کا طلسم
باطل کرنا۔ جسوقت تمام اسباب نظر سے گذر جائے۔ الکتوب کتاب دار کی تحویل
میں سپرد کردینا اور اسکی توقیر و عزت میں کوئی درجہ باقی نہ رکھنا۔ وہ مرد بزرگ
اپنی قوم میں ممتاز اور حکیم اشراق روشنضمیر کا خلیفہ ہے۔ علاوہ ازیں جن
مرد و زن کی نجات کے واسطے تم اس طلسم میں داخل ہوئے ہو وہ بھی باغ
اسباب میں شرف ملازمت سے مشرف ہوں گے۔ انکو الکتوب کتابدار
کے سپرد کردینا۔ وہ ہمراہیوں کو اسکی سرحد میں بھیجدیگا۔ اور جملہ اشخاص اپنے
اپنے سرحد دار کے ہمراہ اصل قلعہ طلسم میں جو مرات القلاع سے عبارت ہے
تمہاری خدمت میں بار دگر حاضر ہوں گے ؞

صاحبقران اصغر عالم مراقبہ سے ہوش میں آیا اور صورت افروز نے
ایک تخت طلائی حاضر کیا۔ حالاں تخت صاحبقران کو سوار کرکے باغ اسباب

کی طرف روانہ ہوئے - روز چہارم لملاج دیو تین ہزار دیو کی جمعیت
سے سدراہ ہوا - صاحبقران اصغر نے اپنا تخت زمین پر رکھوا دیا -
واحبنہ ہمراہی سمیت جو صورت افروز کے ہمراہ تھے لملاج کے مقابل صف آرائی
کی - سب سے اول لملاج بذات خاص میدان جنگ میں آیا - اور کہا - او
آدمزاد - مجھکو لملاج گرہ پیشانی کہتے ہیں - کوئی دیو آہن تن بھی میری ضرب
پیشانی کی تاب نہیں لایا - تو بیچارہ مشت استخوان کیا وجود رکھتا ہے - راوی
کہتا ہے - کہ لملاج دیو کی وسط پیشانی میں ایک استخوان مثل شاخ خلقی
نکلی ہوئی تھی - اور اسقدر سخت و استوار تھی کہ اگر اسکی ضرب سنگ کوہ پر
پہونچتی تھی پاش پاش ہو جاتا تھا - الغرض لملاج مثل فوج جنگی چند قدم اپنے پیش
ہوا اور وہاں سے سرنگون حملہ کیا - جب وہ قریب پہونچا صاحبقران نے
اسکے مغز پر بقوت تمام ضرب مشت لگائی سر تاپاک اوسکا بیضہ مرغ کی مانند
شق ہو گیا - اور بجائے مغز سر میں سے آب سپید رنگ بصورت فوارہ جوش
زن ہوا اور چند لمحہ میں مر گیا - لملاج کا برادر خورد کلاج دیو نے جنگ مغلوبہ کا
حکم دیا - تین ہزار دیو باجرہ ہائے غیر مکرر مثل درخت شمشاد و پشت نہنگ و آسیا سنگ
و تنہ درخت ہاتھہ میں لیکر بالائے سب دہان کیصورت چار طرف سے صاحبقران
پر حملہ آور ہوئے - صاحبقران مریخ صولت نے شمشیر جہان کشائے خسروی
و شمشیر برق دشمن گداز اشراقی دونو ہاتھوں میں علم کیں اور آتش سوزان کی
مانند جسطرح نیستاں میں مشتعل ہوتی ہے دیووں کے انبوہ میں در آیا - وہ
تیغ ہائے طلسمی بے پناہ جس دیو اجل رسیدہ کے سر پر لگتی تھیں تا سرین

بند ہوتی تہیں۔ صورت افروز کے پریزاد و ... ین پی ... ہمہ تن جنگ و ... مشغول ہوئے۔ لیکن کثرت و غلو دیوان نابکار کے سبب کثیر پریزاد قتل ہوئے اور صاحبقران پر عرصہ کارزار تنگ ہوا۔ ناگاہ لکہ ہائے ابر آسمان پر نمودار ہوئے اور سرکار جنی دار وغیرہ اسباب اور الکتوب کتابدار و ابرق و جیروق وغیرہ اجنہ ممتازہ بہ جمعیت کثیر ہنگامہ جنگ میں پہنچے اور دیوں کے لشکر ابتر کا اسقدر قتل و استیصال کیا کہ تمام صحرا مقتولوں کے خون سے لالہ زار معلوم ہوتا تہا۔

دوسرے روز صاحبقران فیروز بخت بہ معیت الکتوب کتابدار و سرکار جنی و صورت افروز وغیرہ کے اسباب خانہ طلسم کیطرف روانہ ہوا۔ روز سوم اُس مقام میں پہنچے۔ صاحبقران نے اس کیفیت کا وہ باغ فردوس منزل دیکہا کہ جو گل و اثمار بہار وغیر بہار پردہ عالم میں پیدا ہوتے ہیں اس گلشن علیم الشان میں موجود تہے۔ الکتوب نے صاحبقران عالی قدر کو اُس قصر میں تخت رفعت و وقار پر متمکن کیا۔ صاحبقران نے اسباب خانہ کا حال پوچہا۔ الکتوب نے کہا روز بنائے طلسم سے یہ اسباب و سامان شاہانہ اسی صورت سے مرتب و تیار ہوتا آیا ہے۔ بیشمار اجنہ کاریگر صناع روزگار اسباب بناتے ہیں اور چلہ اسباب میں جمع کرتے جاتے ہیں تاوقتیکہ حضور چاہ اسباب کے طلسم کو برطرف نہ کرینگے اسباب مذکورہ پر متصرف نہوں گے۔ بعد صاحبقران نے شاہزادہ مہران وغیرہ کی حقیقت سنی اور حکم دیا کہ ملکہ کوکبہ کو محل سرا میں بہیجدو اور شاہزادہ مہران کو مع نسیم و شمیم کے ہمارے پاس لاؤ۔ ابرق شاہزادہ مہران کو

دیا۔ صاحبقران اصغر تخت پر سے غم ہو کر پیشانی پر بوسہ دیا اور کرسی زرنگار
نشست کے لئے عطا فرمائی بعد مختصر سرگذشت سننے کے حلسرا میں تشریف
لایا اور کوکبہ کے سر پر دست شفقت و الطاف پھیرا اور فرزند گرامی قدر خطاب
دیا۔ صورت افروز پری سایہ دار ہمراہ تہی۔ صاحبقران نے دیکھا کہ اسکا
میلان خاطر شاہزادہ مہران کیطرف ہے۔ پس کوکبہ سے اسکی سفارش کی
اور دونوں کو ایک جا رہنے کا حکم دیا

طلسم اسباب خانہ کا برطرف کرنا اور متصرف ہونا سامان واسباب پر

اس باغ کی وسط حقیقی میں ایک چاہ تہا نہایت عمیق و تاریک اور وہ چاہ
سو گز سے چار سو گز دور تہا۔ اسی چاہ میں اسباب قدیم و جدید امانت رکہا تہا اور
اسکو بیر الاسباب کہتے تہے دوسرے دن جسوقت آفتاب عالمتاب وسط السماء
میں پہونچا صاحبقران اصغر اس چاہ پر گیا اور لب چاہ حسب اجازت لوح ایک اسم
جلیل متواتر پڑھا۔ بعد نصف شب ایک غوک کلان چاہ میں پیدا ہوا اور اس
اسم کی برکت سے دمبدم کلان و فربہ ہوتا گیا۔ جب وہ غوک اسقدر کلان ہوا
کہ بلندی پشت چاہ کے کنارے تک پہونچی۔ صاحبقران اسکی پشت پر سوار ہوا
بروقت سوار ہونے صاحبقران کے غوک کی پشت یکبار پست ہو گئی اور اُسنے
پانی میں غوطہ مارا۔ صاحبقران نے آنکھیں بند کر لیں۔ جب قدم تہ پر پہنچا اور
آنکھیں کہولیں۔ نہ چاہ تہا اور نہ پیاسس نظر ہوا تہا۔ ایک نقب میں خود کو ایستادہ

پایا۔ قدم برداشتہ نقب میں روانہ ہوا۔ جب نقب سے باہر نکلا اسطرحکا
ایک صحرائے اخونخوار ناپیدا کنار نظر سے گذرا۔ جسکی بدائت و نہایت معلوم نہ
ہوتی تہی۔ اس وادی ہولناک میں ایک درخت ایسا خوفناک دیکہا کہ صاحبقران
ڈر گیا۔ اسکی بیخ بعینہ بصورت اژدہا اور برگ بشکل عقرب اور شاخیں بصورت
ماران سیاہ و سپید مختلف رنگ تہیں۔ لیکن غرض اسی درخت سے متعلق
تہی۔ چارنا چار باسم خوانان درخت کے قریب جاکر اوسکے شاخ و برگ کو بنظر غور
دیکہا۔ شاخہائے درخت میں ایک مار سیاہ باکچہ دراز اس شکل مہیب کا نظر آیا کہ تمام
عمر ایسی صورت خوفناک نہ دیکہی تہی۔ صاحبقران نے اسی شاخ کو مضبوط پکڑا۔
چارطرف سے مار عقرب اور اژدہا وغیرہ جانوران موذیہ ہجوم لائے اور ایذا
رسانی کا قصد کیا۔ صاحبقران اصغر نے اون کی کچہ پرواہ نہ کی۔ اور اس مار
سیاہ یعنے شاخ درخت کو ہاتہ میں لیکر وہاں سے بے محابا خیز کی۔ اون
حیوانات موذیہ نے تعاقب کیا۔ صاحبقران اصغر نے اُنکی طرف نہ دیکہا اور
گریزا گریز چلا گیا۔ حتے کہ ایک چشمہ شیریں کے کنارے پر پہونچا اُسوقت
وہ مار سیاہ از پنجہ تا بازو ہاتہ کو لپٹ گیا۔ صاحبقران نے اپنے کو اُس چشمہ
میں گرادیا۔ چند لحظہ بے ہوش رہا۔ جب ہوش و حواس درست ہوئے روبرو ایک
گنبد بلند دیدہ ور نظر آیا اور وہ مار سیاہ بصورت چوبدست خم بہ خم ہاتہ میں دیکہا۔
صاحبقران اصغر بعد رفع تکان گنبد کے دروازہ پر گیا۔ اور ایک نعرہ
جگر شگاف مارا۔ در گنبد وا ہوا اور ایک دیو کمال صلابت و مہابت سے شور کنان
و نعرہ زنان گنبد سے نکلا۔ اُسکا سر مثل فیل کلان اور پاؤں مثل ستون اور

پیشانی کرگدن کی اور دم بصورت اژدر اور سینہ شیر ببر کی مانند تھا۔ اسنے
ایک درخت سربلند بابرگ و شاخ مع بیخ زمین سے نکالا اور تمام تر قوت سے
صاحبقران کے سر پر مارا۔ صاحبقران نے جستہ زدہ وہ ضرب خطا دی اور
اس چوب نیرنگ کو زمین پر پھینکا۔ وہ چوب طلسمی چوب ستی آہنی بن گئی جسکا
طول پچاس گز اور عرض چار گز ہوگا۔ صاحبقران نے یا علی العالی مظہر
انتم الہی کہ گرز وہ چوبدست اٹھائی اور بایں ضرب شدید دیو کے شانہ پر ماری
کہ ماہی بے آب کی مانند بے قرار ہو گیا۔ اور کہا۔ اے جوان نادان میں سمجھا کہ تو
کوئی بلائے سخت ہے۔ لیکن میرا نام بھی بوالہراس شیطان ہے۔ ہزار صورت
سے تجکو ستاؤنگا۔ یہ کہکر بھاگا۔ صاحبقران بھی اسکے عقب میں ہو لیا۔ صاحبقران
نے نیم فرسنگ دیو کا تعاقب کیا تھا۔ کہ وہ غائب ہو گیا۔ اور ایک لمحہ کے بعد ایک
فیل دراز دندان شور کنان خرطوم پیچان سد راہ ہوا۔ صاحبقران نے بہ عجلت
تمام چوب نیرنگ زمین پر پھینک دی۔ اس دفعہ وہ چوب نیزہ دو دستانی کی صورت
ہو گئی۔ صاحبقران نے وہ نیزہ خارا شگاف بضرب قوی فیل مست کی پیشانی پر
مارا۔ سنان نیزہ ایک انگشت سے زیادہ پیشانی میں غرق ہوئی۔ وہ فیل
بے تحاشا بھاگا۔ چوب نیرنگ پھر اپنی ہیئت اصلی پر ہو گئی۔ صاحبقران نے چوبدست
ہاتھ میں لے لی۔ اور وہاں سے پیشتر قدم رکھا۔ بار سیوم بوالہراس خونخوار
شکل بصورت شیر ببر صاحبقران پر حملہ آور ہوا اور چوب نیرنگ کی ضرب سے
بھاگا۔ قصہ کوتاہ جب صاحبقران گیتی ستان باغ اسباب کے دروازہ
پر پہونچے بوالہراس شیطان تنہا دو صورت سے مقابل ہوا۔ اور چوب

طلسمی کی ضرب استخوان شکن سے ہر بار گریز کر گیا۔
جب صاحبقران نامور باغ کے دروازہ پر تشریف لایا۔ یہہ دیکھا کہ ایک زنگی طویل القامت مہیب صورت سرخ چشم فراخ دہان زشت رو ژولیدہ مو از سر تا پا بہ سلح ایک گرگ فیل قامت پر سوار بہ مہابت تمام استادہ ہے۔ اوس سیاہ رو نے جو صاحبقران کو دیکھا۔ بصدائے مہیب کہا۔ او خیرہ سر تیرہ روزگار تو کون ہے اور کس خیال سے۔ اس باغ کا قصد رکھتا ہے حالانکہ ہنوز میں مالک باغ زندہ موجود ہوں۔ صاحبقران اصغر نے زبان سے کچھ نہ کہا۔ اور چوبدستی کو زمین پر پھینک دیا۔ اس دفعہ چوبدست بصورت شمشیر آبدار بن گئی صاحبقران اصغر نے وہ شمشیر کمر میں باندہی اور اس زنگی گرگ سوار کے مقابل ہوا۔ اوسنے جملہ آلات حرب کی ضربیں صاحبقران کے سینہ پر لگائیں۔ صاحبقران نے بہ فنون پہلوانی وہ ضربیں دفع کیں۔ اور گرگ کو قتل کر کے بوالہراس سے جنگ دست بازو میں در آیا۔ چار ساعت وہ شیطان مشت بہ مشت اور کلہ بہ کلہ جنگ مردانہ کرتا رہا۔ آخر کار صاحبقران نے اسکو سطح زمین پر مارا۔ اور رشتہ کمند میں باندھ کر حلقہ در میں لٹکا دیا۔ اور اوسی شمشیر سے مثل گوسپند ذبح کیا۔ ہر گاہ بوالہراس کا خون نجس باغ کے دروازہ پر پہونچا۔ خود بخود دروازہ کہل گیا۔ صاحبقران نے بدولت وسعادت باغ میں قدم رکھا۔ طرفہ باغ خلد نشان و بوستان با فضا دیکھا۔ سیر کنان و تماشا بینان ایک قصر عالی میں تشریف لایا۔ وہاں گروہ گروہ وخیل خیل نازنینان قمر دیدار شمع رخسار جمع تھیں۔ اون میں اکثر پریزادیں ساز و نغمہ میں مشغول اور بیشتر گلرخین کمر بستہ

کرسی ہائے طلائی ونقرئی پر عجیب انداز دلربائی سے صف بہ صف بیٹھی
ہوئی تھیں اور ایک کبوتر خاکستری رنگ بہ صورت قمری حوض سے نکل کر
سقف مکان میں غائب ہو جاتا تھا اور چند لمحہ کے بعد اسی طرح سقف سے
نکلتا تھا۔ جس وقت برآمد ہوتا تھا اُس کبوتر کے حلقہ نازنینان مہوش شمار ہو کر
بالاتفاق بطریق شوخی وبازی ہاتھ پر ہاتھ مارتی تھیں۔ جو کبوتر اول اُن
پریزادوں کے گرد سر پر چرخ لگاتا تھا بعد ازاں اسی حوض میں شرارہ آتش
کی مانند داخل ہو جاتا تھا۔

صاحبقران اصغر دیر تک اُن پریزادوں کی حرکات و سکنات کا تماشا
دیکھا کیا۔ بالآخر اُدھر کو دیکھا اور کاشانہ میں راحت حاصل کر کے ایک تخت
طلائی پر جو غاشیہ پوش تھا جلوس فرمایا۔ ہنگام تخت نشینی پریزادوں نے
بچشم غور صاحبقران کی صورت دیکھی اور بہیئت اجتماع شور و غل مچایا ایک
پریزاد خورشید رو سرو قد نازک میان اُنکی سردار صاحبقران کے روبرو آئی
اور اس نے پوچھا۔ اے جوان جرات مجسم تو کون ہے کہ یوں غرور بے
پروائی ہماری خاتون عالی منزلت گوہر گنج بخش پری کے تخت خاص پر
بیٹھ گیا۔ صاحبقران اصغر نے بہ لب تبسم ریز فرمایا۔ اے طناز پری۔ بس
تیری یہی خدمت ہے کہ فلاں حجرہ سے جام یاقوت نکال لا اور اس جام
میں ہمیں شراب ارغوانی پلا۔ طناز پری نے کہا۔
بیشک میں جام یاقوت کی امانتدار ہوں اور یہ سمجھتی ہوں تم فاتح طلسم ہو
کہ میرے نام اور جام یاقوت سے آگاہ ہو مگر تا وقتیکہ ملکہ گوہر گنج بخش پری کی

کے بلانے کی سبیل نہ کروگے میں جام یاقوت نہ نکالوں گی۔ صاحبقران نے لوح مکاشفہ کبوتر خاکستری رنگ کو دکہائی۔ جس وقت اُس نے لوح دیکھی سقف و حوض میں داخل و برامد ہونیکا شغل ترک کرکے جانور دست آموز کی مانند صاحبقران کے ہاتہہ پر آبیٹھا اور عجب صدائے حزین و دلکش سے چہچہ زن ہوا۔ صاحبقران نے ایک رقعہ لکہہ کر اسکی گردن میں باندہہ دیا اور فرمایا۔ اے حمامہ جنی۔ یہہ رقعہ ہمارا گوہر گنج بخش پری کے پاس لے جا اور اسکو بہت جلد اس باغ میں بلالا۔ کبوتر نے پرواز کی اور سقف مکان میں غائب ہوگیا۔ تمام پریزادیں بہ غلو جوش عقیدت قدمبوس ہوئیں اور پریزادان خوانندہ نے طلسم کشا کی تشریف آوری کا ترانہ مبارکبا دگایا۔ طناز پری نے ایک صندوق منگوایا اور اسکو بدست خود کہولا۔ اسمیں سے جام یاقوت نکال کر اوّل گلاب سے چند بار دہویا۔ بعد ازاں شراب ارغوانی سے لبریز کرکے صاحبقران والا قدر کو دیا۔ صاحبقران اصغر نے اوس شراب میں عجب کیفیت پائی ؎

جس وقت پیہم متواتر نوشش فرمائے ایک ایک پریزاد کو دستمال کیا وہ ہزار حیلہ خود کو صاحبقران کے ہاتہہ سے محفوظ رکہتی تہیں اور صاحبقران کی خواہش نفسانی لمحہ بہ لمحہ ترقی کرتی تہی۔ ناگاہ وقت عصر لکہ ہائے ابر آسمان پر نمودار ہوئے۔ طناز و مہ ناز و عشرت ناز وغیرہ پریزادیں اپنی خالاوں کے استقبال کے واسطے گئیں اور نجم الہراس کی ہلاکت اور طلسم کشا کے وارد ہونے کی حقیقت مشرح بیان کی۔ ملکہ گوہر گنج بخش

پری یا پنجہزار پریزادان زرین کمر کی جمعیت کے ساتھ باغ میں داخل ہوئی —
جسوقت اس قصر عالی میں پہونچی جہاں صاحبقران فلک سریر تخت مرصع
نگار پر جلوہ فرما تہا اور اس نے وہ جمال انور اور حسن بے مثال دیکھا کمال
ادب و لحاظ سے تسلیم و مجرا بجالائی اور دور تر ایک نیم تخت پر بیٹھ گئی - صاحبقران
نے ہاتھ بڑہا کر اُسکو کھینچا اور دست دبغل ہو گیا جملہ پریزادیں الگ ہو گئیں ۰

صاحبقران اصغر نے بعد غسل لباس تازہ پہنا اور تخت رفعت پر
جلوس فرمایا - طنازہ نے ساقی گری اختیار کی اور پریزادان مغنیہ نے
رقص و نواگری کا ہنگامہ برپا کیا گوہر گنج بخش پری ایسی شرمگین و خجلت زدہ
تھی کہ آنکھہ اونچی نہ کرتی تھی - صاحبقران نے فرمایا - اے خاتون - تم
ناحق محجوب ہوتی ہو - جو کچھہ ہوا اجازت لوح سے ہوا اور یہہ عجلت جام
یاقوت کا اثر تہا - چند لمحہ میں اس باغ کی تمام نازنینیں میرے صرف میں
آئیں گی - اب یہہ کہو خیر و عافیت سے ہو اور جسوقت میرا رقعہ پہونچا کس
شغل و اشغال میں مصروف تھیں - گوہر پری نے بچشم شرمگین کہا شہریار
آفرین - خیر و عافیت اسی طرح پوچھی جاتی ہے کہ جسطرح تم نے پوچھی - خیر
اپنا حال عرض کرتی ہوں - میرے محل میں جو اس طلسم کے متعلق ہے
ایک درخت ہے از بیخ تا برگ [illegible] اگر [illegible]
ناک - بارہا میں نے اسکے قطع کرنے [illegible] میرے [illegible]
ناچار ایک روز میں نے اپنے مربی و سرپرست [illegible] درویش مذکور کی خدمت میں
اس درخت کا حال عرض کیا - درویش مذکور نے فرمایا - اس درخت کو

شجر الشیاطین کہتے ہیں۔ وہ صاحب طلسم ہے۔ جو قریب ہزار شکل طلسم کشا کے ہاتھ سے فتح ہوگا۔ شیاطین وہ درخت خود تیرے قصر سے لے جائیں گے۔ جس دن وقت صباح آنکھ تیری خواب سے کھلے اور درخت اپنی جائے موجود نہ پائے تب تاتل لباس و زیور گوناگون سے آراستہ ہو رہنا۔ حمامہ جنی طلسم کشا کا مرسلہ تیری طلب کے واسطے آئیگا۔ سو آج صبح جو میں اٹھی شجر الشیاطین غائب تھا۔ اور چند ساعت کے بعد حمامہ جنی نے حضور کا رقعہ دیا۔ صاحبقران اصغر نے فرمایا۔ بارے تمہارے انتظار کا نتیجہ نیک نکلا۔ حسب دلخواہ اپنی آرزوئے دلی کو پہونچین۔ ملکہ گوہر بھی سرنگون ہوگئی ۔

صاحبقران اصغر نے تمام شب جام یاقوت میں شراب پی اور ملکہ گوہر اور دیگر پریزادان متعینہ باغ سے عیش و عشرت کی۔ قبل از صبح غسل کیا اور بیرون قصر عبادت الٰہی میں مصروف ہوا۔ ازان بعد لوح مکاشفہ کو دیکھا۔ اور حسب الحکم لوح گوہر گنج بخش پری کو ہمراہ لیکر باغ کے دروازہ دوم سے باہر نکلا۔ روبرو ایک قلعہ مختصر اس ترکیب و شان کا نظر سے گذرا جسکی فصیل و برج کے سنگ ہائے مختلف الالوان مثل یاقوت و زمرد و صیقل و مجلی تھے۔ مگر دروازہ قلعہ کا بند تھا مگر ایک دیو پست قد سیاہ رنگ سیماق نامی فیل بند دروازہ پر بیٹھا تھا۔ اور ایک زاغ سیاہ قوی الجثہ اس دیو کے گرد سر چرخ لگا رہا تھا اور بہنگام گردش عجیب و غریب آوازے شور و غل مچاتا تھا۔ گاہ اسکے حلق سے صدائے تحسین و آفرین نکلتی تھی اور

نکا۔ بیشمار سنگ سختی سے ہر تن میں جراحت کاری لگتا تھا۔ صاحبقران نے اُٹھ کر
باغ شیر افگن کو ایک تیر چار انگشت مارا۔ جسوقت اسکے صدمہ سے غوری دیو کے
سر پر گرے اوسنے مثل تنور روشن آنکھیں کھولیں اور جست مارکر دو زیر قلعہ
آکر صاحبقران سے جنگ دست و بازو میں مشغول ہوا۔ صاحبقران نے بقوت
خداداد سیماق کو سطح زمین پر مارا اور اوسنے بہ صدمہ نیت اطاعت اختیار
کی۔ صاحبقران اصغر دروازہ پر تشریف لایا اور گوہر پری سے فرمایا۔
اے ملکہ لوح طلسم کا ارشاد ہے کہ در قلعہ گوہر گنج بخش پری کھولے گی۔
گوہر پری نے اپنی دایہ ریحانہ پری سے کہا۔ اے مادر۔ فلان صندوقچہ
جو ہمارے خاندان میں پشت بہ پشت امانت چلا آتا ہے۔ لے آ۔ ریحانہ
پری صندوقچہ لائی۔ اسمیں قفل بہ اعداد ابجد جو گوہر پری کے نام کے اعداد
تھے لگا ہوا تھا۔ اسمیں سے ایک لوح نکلی جسکا طول ایک بالشت سے
زیادہ نہ تھا اور سطح لوح میں یہ مضمون کندہ تھا۔ ہمنے تحویلداری و خزینہ داری
طلسم بین المشرق والمغرب گوہر پری کے نام و تنہا کی ہے اسی وجہ سے
اُسکو گنج بخش خطاب ملا ہے۔ ہنگام فتح طلسم گوہر پری کی اولاد خاص سے
ایک دختر مہ پیکر صاحب عقل و ہوش پیدا ہوگی۔ اُسکا بھی یہی نام
اور خطاب ہوگا۔ جسوقت طلسم کشا قلعہ اسباب کے دروازہ پر پہونچیگا گوہر
پری سیوم سے دروازہ کھولنے کی استدعا کریگا۔ گوہر پری کو چاہئے کہ بستہ
راستہ قلعہ کے جائے۔ بعد طے کرنے نیم فرسنگ راہ کے ایک درخت
چنار کے قریب پہونچے گی جسکی بیخ سے ایک مار سر خزانہ پیچیدہ ہوگا

گوہر پری اس ہار کو یہہ لوح دکہائی تو وہ ہار غایب ہو جائیگا۔ گوہر پری چند برگ آسے چنار اپنے ہاتھ سے پیسے اور وقت شب بطور حنا دونو ہاتھوں پر لگائے اور تمام شب یہہ اسم جو لوح کے حاشیہ پر مرقوم ہے پڑہے اور اپنے ہاتھوں پر ہر بار دم کرے اور وقت صبح دونو ہاتھ قلعہ کے دروازہ پر مارے۔ دروازہ کہل جائیگا والسلام۔

گوہر پری نے تمام امور مذکورہ انجام دئے اور دوسرے دن بوقت طلوع آفتاب صاحبقران کو قلعہ میں لائی۔ صاحبقران نے چار سمت قلعہ کے سہ صد و شصت مکانات وسیع و مرتفع مذہب و دلکشا اس شان و تکلف کے دیکہے جنکے دروازے جواہر نگار مرصع کار تھے اور تمام مکانون میں طلائے مسکوک اور اقسام جواہر کے انبار لگے ہوئے تھے۔ علاوہ زر و جواہر کے مندرجہ ذیل سلاح و اسباب جمع تہا۔ چار ہزار تاج زر نگار مرصع بہ یاقوت و زمرد۔ چار ہزار سلاح یاقوت نگار۔ چار ہزار سلاح مروارید نگار۔ چار ہزار سلاح زمرد نگار۔ چار ہزار سلاح الماس نگار۔ ایک تخت یاقوت نگار جسکا نام تخت ہما تھا۔ اُس تخت طلسمی کے چاروں گوشوں پر چار ہمائے جواہر نگار زمرد و یاقوت و الماس و مروارید کے بنے ہوئے تھے اور بہ ترکیب طلسم اُنکی یہہ خاصیت تہی کہ جسوقت فاتح طلسم حکیم اشراق زر نقشیم تخت ہما پر جلوس فرماتا تھا وہ جانوران چارگانہ بہ زبان انسانی نہایت صدائے خوش سے کلمہ و کلام کرتے تھے اور ہر سوال کا معقول جواب دیتے تھے ہزار نیم تخت۔ چار ہزار کرسی ہائے طلائی و نقری وغیرہ سامان

ہوگا۔ ایک بارگاہ عالی جسکا نام بارگاہ اشراقی تھا اوس بارگاہ کا قبہ
نصف طلائی اور نصف سیم خام تھا۔ اُس میں یہہ صنعت تھی کہ جب صاحب
بارگاہ تین روز برابر اسماے جعفر حسب ہدایت لوح پڑھکر قبہ کو بارگاہ پر نصب
کریگا چالیس روز تک وہ قبہ روشن رہیگا۔ دن کو مثل آفتاب روشنی
دیگا اور شب ماہ کامل کی مانند روشن رہیگا اور روشنی ایک فرسنگ
تک ہوگی۔ قبہ کے علاوہ ایک قندیل مصقول تھی اسمیں بوقت شب ایک
چراغ طلسمی روشن کیا جاتا تھا اور مثل ماہتاب روشنی دیتا تھا۔ ایک
مکان میں ہزار سلاح فولادی جوہر دار رکھے تھے اور اُن پر زنگ کدورت
کا نام نہ تھا۔ اون کے قریب ایک صندوق میں بھی چند سلاح فولادی
تھے اور ایک سلاح فولادی پر اُن کے خواص لکھے تھے۔ یہہ سلاح خاص
طلسم کشا کے لئے بنائے گئے ہیں جو بے پناہ ہیں اور صاحب سلاح دوسرے
کی ضرب سے محفوظ رہتا ہے۔ سیوم یہہ سلاح علت زنگ وکدورت سے
محفوظ رہتے ہیں۔ ان کے علاوہ شمشیر عدو کش غلاف حجرہ میں ہے۔
وہ حجرہ کھولو۔ بروقت وا ہونے حجرہ کے ایک مار سیاہ مہیب صورت اژدہا
بنکر تجھپر حملہ کریگا۔ اسکے حملہ سے خوف نہ کرنا۔ اصل میں وہ حیوان موذی
نہیں ہے۔ تنبیہ بزور علم طلسم تیغ کی یہہ صورت ظاہر کی ہے۔ اسی
واسطے اس شمشیر کا نام ثعبان الجان ہے۔ بے خوف و وسواس اُس مار سیاہ
کا سر ہاتھ میں لے لینا بجائے سر مار قبضہ شمشیر تمہارے ہاتھ آجائیگا۔
اسی صورت سے سپر فولادی بصورت لاک پشت اُسی حجرہ میں امانت

یہ کہی ہے - سپر بھی اپنے تصرف میں لا، یہ شمشیر اللسان و جنگ
پر یکساں کام کرتی ہے اور اس سپر پر جن و انس کا کوئی حربہ کارگر
نہیں ہوتا۔ صاحبقران نے تسلیم(؟) و ثنا(؟) ادا کی اور وہ سپر و شمشیر حمائل
کی اور وہ سلاح فولادی از سر تا پا راست سراپا قیامت پر لگائے۔ باقی تمام
سامان و اسباب کی فہرست چیچر کی اور گوہر پری کو تحویلدار اسباب شاہی
کا اپنا مقرر(؟) کیا۔

اس کاروائی کے بعد ایک میدان وسیع و مسطح میں جو قلعہ کی
وسط میں واقع تھا بارگاہ اشرافی برپا کرائی اور ایک جشن کامل برپا کیا۔
شاہزادہ مہران و ملکہ کوکب و صورت افروز و سپہ دار وغیرہ و کوکب کا بیدار
دیگر متعلقین باغ اسباب سے حاضر ہو کر دربار کیا و دیگر(؟)۔ صاحبقران
اعظم نے صورت افروز کو حکم دیا کہ شاہزادہ مہران کو ملک اشرقیہ کے پاس
پہونچا دے اور سیماق سے فرمایا شمیم کو ملکہ امین سبز پوش کے
پاس لے جائے۔ ملکہ کوکب و شمیم عیار کو بغرض پہونچانے غزلی آباد کے
اپنے پاس رکھا۔

تشریف لیجانا صاحبقران اعظم کا غزلی آباد میں اور زیارت روضہ ملکہ مشرقی سلطان اور مائل ہونا خورشید جمال پر

صاحبقران نے اِن مراتب کو طے کر کے بعد از دفعہ لوح مکاشفہ کو دیکھا اور
مہرہ مفاکف دست کی طرف پہیر کر قلعہ کے دروازہ دوم پر تشریف دیا - دروازہ
بند اور ایک قفل زبردست بصورت عقرب سیاہ زنجیر در مین لگا ہوا تہا -
صاحبقران نے بزور اسم بزرگ در کہولا اور قلعہ سے برآمد ہوا چند قدم مین ایسی
سرزمین پر بہار مین پہونچے کہ سر تا سر گل سوسن سے معمور ہو رہی تہی - حالانکہ گل
سوسن مین بوئی خوش نہین ہوتی لیکن یہان تمام میدان خوشبو سے مہک رہا
تہا اور ایک حوض مثل چشمہ حیات کی مانند لبریز اور اُس پر قطعہ ابر سایہ فگن
تہا - آفتاب ابہی طلوع نہ ہوا تہا اور خلائق جوق جوق گروہ گروہ جمع ہوتی جاتی
تہی - یعنے غزل آباد مین جشن قمری کے برپا ہونے کی تیاری تہی - جب قنات
و سراپچے حوض کے گرد کشیدہ ہو گئے اُس سرحد کے پیک ودان جنی نے
ملک اغرب سپید پوش کو کہ اب سیاہ پوش تہا قنات کے اندر بلوایا اور ایک
کُرسی پر متمکن کیا - ناگاہ اُس قطعہ ابر سے ایک تخت زرنگار نے نزول کیا -
اُسپر ایک نازنین سوار تہی - باوجود نقاب پرتو رخ پُر انوار سے تمام میدان
منور ہو گیا - حالانکہ اب صاحبقران معظم کا ساغر دل ملکہ رفیعہ سلطان کے بادۂ
عشق سے معمور ہو رہا ہے لیکن بہ اثر طلسم اُس ماہ جبین پر ایسے مفتون ہوا
کہ حال و استقبال کی خبر نہ رہی

ملک اغرب نے اُس تخت نشین سے عرض کیا - اے ملکہ غزل آباد - یہ
حال معلوم نہ ہوا کہ تو کہ روشن تن کس جا سے منادی یا آفت طلسم جن گرفتار
ہوئی - نازنین نے کہا کہ اگر یہ روایت صحیح ہے کہ طلسم کشا وارد ہے تو اقبال

گرم صحبت ہوئے۔ اثنائے صحبت میں درویش نذکرنے ملکہ زہرہ لقا سے فرمایا اے فرزند اب تمہارا یہان حاضر رہنا مناسب نہین۔ اپنے قصر مین جاؤ اور وہان کی آرایش مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکہو۔ زہرہ لقا پری اُسی وقت روانہ ہوگئی ملک اغرب نے عرض کی یا صاحبقران فلک مکان امیدوار ہون کہ حضور بطفر بندہ نوازی غلام کا آب و نمک قبول فرمائین اور ایک نوع کا مجہہ کو فخر و اعزاز بخشین۔ صاحبقران نے فرمایا تم سامان دعوت و مہمانی مہیا کرو۔ ہم اپنے رفقا کو لے آئین

صاحبقران اصغر جس طریق سے یہان تشریف لایا تہا اُسی طرح بار دگر ملکہ گوہر گنج بخش پری کے مقام مین پہونچا اور وہان سے با جلوس شاہانہ و لشکر گران بہر غربی آباد کی طرف روانہ ہوا۔ ملکہ کوکبہ روشن تن ایک محافہ زرنگار مین سوار اور مہتر نسیم بہی ہمراہ تہا۔ یہان ملک اغرب درویش نذکر کے حکم سے بہ جمعیت معقول بیرون شہر صاحبقران کے استقبال کے واسطے استادہ تہا اُسنے جو دیوان سرکش اور جنیان قوی ہیکل اور پریزادان نازک میان مرصع کمر کالشکر بے قیاس صاحبقران کی رکاب مین دیکہا سمجہا کہ باطن طلسم مین بہی ہر قسم کا انتظام و اہتمام ہے۔ ملک اغرب صاحبقران اصغر کو دیوان عام مین لایا اور ملکہ کوکبہ کو اپنے محلسرا مین بہیجدیا۔ جس وقت صاحبقران نے تخت غربی آباد پر قدم رکہا تمام شہر مین غلغلہ شادی بلند ہوا۔ ملک اغرب نے شہر کو آئینہ بند کرایا اور ایک مہفتہ کامل صاحبقران کی مع خدم و حشم دعوت شاہانہ کی

صاحبقران روز ہشتم بہ معیت درویش مغربی د ملک اغرب بالائے کوہ مغربی
گیا جہان ملکہ مشرقہ سلطان کا روضہ متبرک تھا۔ ضابطہ پری خادمۂ آستانہ ہزار
پریزادان خوشرو و حسینہ کی جمعیت سے حسب بشارت صاحبقران کا استقبال کیا
اور فتح مراحل مفتوحہ کی مبارکباد دی۔ صاحبقران موافق حکم لوح اول روضہ کا طواف
بجا لایا بعد ازان قبر کے پہلو میں چشم بند دو زانو بطریق مراقبہ بیٹھ گیا۔ اُس وقت
ایک عالم از خود رفتگی جو اِس ظاہری پہ طاری ہوا اور غنودگی میں دیکھا کہ تمام روضہ
اور باغ روشنی چراغان سے اِس قدر روشن ہو رہا ہے کہ ہر قطعہ باغ خود نمونہ
سپہر مشبہ معلوم ہوتا ہے۔ باغ کے تمام اشجار کی شاخون میں حد شمار سے زیادہ
قنادیل بلوری و مرمری و یاقوتی آویزان تھین اور ہر مکان خورد و کلان میں
سنہری و دیبا و حریر و پرنیان کا فرش ہو رہا تھا۔ صاحبقران حیران و متعجب
سیر کنان ایک مقام حیرت نشان میں پہونچا۔ وہان یہ تماشا دیکھا کہ تخمیناً چالیس
درخت ہاے چنار سر بفلک کشیدہ باہم ایسے متصل شاخ در شاخ ہیں کہ انکی بیچ اور
شاخون کی بدولت تاریک ہو رہی تھی۔ طرفہ تر یہ کہ وہ اشجار ایسے بعینہ صفہ سقف کی
صورت برابر و ہموار تھے اور اُس صفہ پر فرش ملوکانہ نہایت تکلف و آرایش سے
بچھا ہوا تھا اور [illegible] تھے اور صفہ کے گرد [illegible] سازہاے خوش ولنوازندہ
بالکشن کی آواز بلند تھی

صاحبقران اس صفہ پر [illegible] حیران [illegible] تھا کہ ایک [illegible] آئی اور کہا
کہ [illegible] ایک انسان ذی [illegible] استادہ ہو۔ عقل میں
نہین آتا۔ صاحبقران نے فرمایا خدا تعالیٰ نے جسکو قوت [illegible] عطا نہین فرمائی

کہ شغل طیور اڑ کر اُس مجلس عالی میں پہونچوں۔ اُس پریزاد نے کہا۔ اگر مجلس میں زود تر افروز ہونے کا ارادہ ہے میں میر مجلس کو اطلاع کردوں۔ صاحبقران نے فرمایا۔ مناسب ہے۔ وہ پریزاد جست زدہ بالائے درخت پہونچی اور ایک لمحہ کے بعد وہاں سے پھر آئی۔ اُسکے ساتھ چھ پریزاد تخت مکلف کندھے پر رکھے ہوئے آئے اور صاحبقران کو سوار کر کے بالائے اشجار لے گئے۔ وہاں عجب طرح کا سامان نادر نظر سے گذرا۔ ایک سائبان زر دوزی با استاد ہستے جواہر نگار کھچا ہوا تھا اور زیر سائبان تخت طلائی پر ایک زن پریزاد معمر سپید پوست از سر تا پا دریائے جواہر میں غرق بہزار اعزاز و وقار متمکن تھی اور صدہا پریزادان صاحب جمال و ناز ساز حور تمثال مع خورشید لقا و زہرہ لقا وغیرہ راست و چپ دست بستہ استادہ تھیں اور ایک نازنین سبزہ رنگ نازک اندام پر طاؤس سے اُس ضعیفہ تخت نشین کے عقب سر مگس رانی کر رہی تھی۔ صاحبقران نے جو اُس مہ پیکر شوخ ادا مگس ران کی صورت نرم و گرم دیکھی تیزی چشم و ابرو اور ملاحت رنگ اور شوخی مزاج اور تناسب اعضا میں بکمال مطبوع خاطر ہوئی

جس وقت اُس پیر زال نے صاحبقران کو دیکھا بصد قدر تعظیم دی اور بہ اعزاز و احترام اُسی تخت پر اپنے پہلو میں بٹھا لیا اور بعد ازاں پیشکش تحفہ کی مبارکباد دی۔ کنیزان پریزاد نے سامان مے کشی محفل میں حاضر کیا۔ ایک نازنین شمع رخسار خدمت ساقی گری پر مامور ہوئی۔ صاحبقران اصغر نے ملکہ تخت نشین کا نام پوچھا۔ اُس دلربا نے کہا۔ یہ وہ ملکہ جلیل القدر مقدس ہے

جبکہ روضہ مطہرہ کی زیارت کے واسطے تم نے یہانتک تکلیف کی۔ صاحبقران
اصغر نے ان پریزادون کا حال پوچھا جو تخت کے راست و چپ استادہ تھین ۔
سائرہ نے عرض کیا ۔ دست راست خورشید لقا و زہرہ لقا استادہ ہین۔ اور
پریزادان دست چپ کے نام ماہ لقا و مشتری بانو ہین۔ صاحبقران اصغر
نے پوچھا یہ پریزاد شوخ و شنگ نازک اندام کون ہے جو ملکہ تخت نشین کے پس پشت
مگس رانی کر رہی ہے۔ اس نے کہا۔ یہ نازنین خواہر میری مجاورہ مقبرہ مقدس
کی دختر بلند اختر ہے ۔ اسکو خورشید جمال نازک میان کہتے ہین

حضرت سلطان نے بھی صاحبقران اور دریا کی گفتگو سنی۔ صاحبقران سے
فرمایا ۔ اے فرزند بخت بلند۔ تو بادشاہ طلسم نگارشاہ بانو رضیہ سلطان کا زوج
ہے اس واسطے تمام پریزادان طلسم ادنی و اعلی تیری کنیز و خواص کا حکم رکھتی
ہین۔ مگر یہ پیاری خورشید جمال ہمارے روضہ کی مجاورہ کی دختر ہے اسکی نسبت
کسی نوع کا خیال زشت دل مین نہ لانا۔ یہ دختر غیور خود مختار ہے۔ صاحبقران
کو یہ گفتگو بے خلاف مزاج بہت ناگوار گذری اور کہا ۔ اے خاتون محترم ۔ مین ہر
ایک پریزاد طلسم کو بحکم لوح طلسم تصرف مین لایا اور لاؤنگا ۔ اگر یہ نازنین آفت
جان لوح مکاشفہ کے اثر سے محفوظ ہے اسکے مقدمہ مین تم مدد و توجہ فرماؤ ۔
جس حال مین مجھکو خدا تعالی نے تمہارے روضہ مقدس مین پہونچایا یہ تمہارے
مہمان کا حکم رکھتا ہون اور مہمان ناخوانده ہدیہ خدا مشہور ہے ۔ مجھ غریب الوطن
کے حال پر جس قدر لطف و مہربانی فرماؤگے عین آدم گری و مہمان نوازی ہے ۔ ملکہ مقبرہ
سلطان نے فرمایا ۔ فی الواقع لوح مکاشفہ اور خود حکیم صاحب کو میری روضہ دار کی دختر

کے معاملہ مین کچھہ دخل نہین - اِس گفتگو مین ضابطہ پری مجلس مین آئی اور اُس
نے ملکہ مشرقہ سلطان کی فہمایش پر عرض کی کہ حضور کے روبرو سمجہانے کے علاوہ
غیبت مین بہی اُس دختر سرکش سخن ناشنو کی فہمایش مین کوئی درجہ باقی نہین رکہا اور
مین اسپر جبر کرون مگر ایک عذر اِسکا ایسا معقول ہے کہ مین بہی دم بخود رہجاتی ہون
راوی کہتا ہے کہ جس وقت صاحبقران اصغر اور ملکہ مشرقہ سلطان مین خورشید
جمال کے باب مین گفتگو شروع ہوئی اُس فتنہ عالم نے گلس رازن ایک اور پریزاد
کو دیا اور خود وہان سے ایک طرف چلی گئی - اُسکے روپوش ہوجانے سے صاحبقران
کے اضطراب دل نے ایسی ترقی کی کہ ضابطہ پری سے فرمایا - بہرحال تم اُس غارتگر
عقل و ہوش کو بلاؤ - جو عذر کہ وہ کرتی ہے ہمنے بے سُنے بجان و دل منظور کیا -
ضابطہ پری نے بعد سخت دیر و بسیار کے کہا - خورشید جمال نہ دولت کی خواہان ہے
اور نہ کسی اور امر کی - وہ فقط یہ چاہتی ہے کہ ہمیشہ اُسے بنظر التفات دیکھو اور کسی سے
کم نہ سمجھو - یہ خورشید جمال کہتی ہے - صاحبقران والا قدر جب سے یہ عہد و پیمان کرو
کہ جس وقت مین کسی محبوبہ طلسم حتی کہ ملکہ شاہ بانو سے ہم صحبت ہون اور احیاناً اُس
وقت خورشید جمال عالم تخلیہ مین چلی آئے اُسکو بہی نہایت اعزاز اور وقار سے اپنے
پاس بٹہاؤ گے تب صاحبقران اصغر نے فرمایا - معلوم ہوتا ہے کہ یہ نازنین کسی نژاد عالی سے
ہے - ہمنے یہ عہد و پیمان بجان و دل منظور کیا - ملکہ مشرقہ سلطان نے فرمایا - آصف
بن برخیا کا ایک نائب سلطنت ورجمان دانا تہا جو ہم حکم فرہنگ دہم زاہد و متقی
تہا - خورشید جمال اُسی ورجمان کی اولاد مین ہے اور خورشید جمال کا پردادا مرحوم تیمور
شہر کلاہ بارہ ہزار راجہ کی جمعیت سے فرمانروائی کرتا تہا اور پرچنیا کوہ قاف و کائنات طلسم

یکسان اُس مرد ممتاز عبادت گذار کی عزت و توقیر کرتے تھے۔ اگر تمکو ہماری خاطر
عزیز ہے ایک اقرار نامہ مہری لکھ دو۔ صاحبقران نے اقرارنامہ لکھدیا۔
ملکہ مشترقہ سلطان نے خورشید جمال کو بلایا اور وہ اقرارنامہ اُسکے حوالہ کیکے
خود مع ضابطہ پری کے اُس مجلس سے تشریف لے گئیں۔

خورشید جمال نے اس سلیقہ سے ساقی گری کی اور ایسی تدابیر سے خم
کی کہ صاحبقران کو مستی کی نوبت پہنچی۔ القصہ بعد سحری خورشید جمال کو پہنچا کر خوش
کہنچا۔ دیکھا کہ ... بہشت ... خود کو ملکہ مشترقہ ... کے پہلو میں پایا
صبح صادق کے نمود ہوتے صاحبقران پریشان ... موجود ... عبادت ... پایا
اب ملکہ ... ہوئے۔ ... ذکر سے اُس خواب کی تعبیر چاہی۔ اُس نے کہا
آج حضور ضابطہ پری کے مہمان ہیں۔ اُسی سے خواب بیان کرنا چاہیئے۔ دو ساعت
کے بعد ضابطہ پری آئی۔ اور صاحبقران کو ایک محفل عالی میں لے گئی۔ صاحبقران
تخت پر متمکن ہوا اور قبل از طعام اُس سے درخواست کی کہ اپنی دختر خورشید جمال
پری کو بلاؤ۔ اُسنے عرض کی۔ وہ دختر غیور تو قاف میں ہے۔ آج تک وہ ملکہ شہ
بانو کے پاس نہیں گئی۔ فقط اس خیال سے کہ دست بستہ استادہ رہنا پڑیگا۔
اسی طرح جس وقت اُس نے سُنا کہ طلسم کشا کا بنات طلسم میں داخل ہوا اور ہر ایک
پریزاد کو مثل کنیزوں کے اپنے تصرف میں لاتا ہے اُسنے قاف جانے کی بابت اتمام
حجت سے اجازت حاصل کی۔ صاحبقران اعظم نے فرمایا۔ تم اُسکو طلب کرو۔ ہم اُسکو ایک
مژدہ خوش سنائیں گے۔ ضابطہ پری نے بطلب خورشید جمال ایک رقعہ
لکھا

احوال صاحبقران اکبر شاہزادہ معز الدین فلک قدر

جس وقت حکیم ابو المحاسن نے روضہ زہرہ یعنی ضابطہ پری کے مقام کمند صاحبقران اصغر کا قصہ پڑھا صاحبقران اکبر نے مجلس کتاب خوانی موقوف کرائی اور بعد عبادت کردگار مرکب طلسمی پر سوار ہو کر طلسم بیضا کی طرف روانہ ہوا اور مسافت قلیل کے بعد دائرہ محفوظہ میں پہونچا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ بابیل چار شاخ نے صاحبقران اکبر سے مہلت چاہی تھی۔ اب وہ مرد دو چانق و تندرست ہو کر آمادہ جنگ تھا۔ صاحبقران کے رفقا جنگ کے لئے بیرون دائرہ قدم رکھنا جائز نہ سمجھتے تھے مگر بابیل کی التماس سے صاحبقران اکبر دائرہ سے نکلکر اُسکے مقابل ہوا۔ اُس عفریت نے ارہ پشت نہنگ و دور شمشاد وغیرہ آلات کی چند ضربات سخت صاحبقران کے کاسہ و سینہ پر لگائیں۔ راوی کہتا ہے کہ نوح بیضا سے صاحبقران اکبر کو دریافت ہوا تھا کہ بابیل کے جسم پر سوائے نیزہ دو سر کے اور کسی سلاح کا زخم نہ آئیگا اور مرگ اُسکی شاخ احمر کے کاٹنے پر موقوف ہے۔ تاہم امتحاناً تیغ خون آشام بقوت تمام دیو کی کمر میں لگائی۔ اُس پلید کے جسم پر خط تک ظاہر نہ ہوا اور وہ ایک قہقہہ مار کر صاحبقران اکبر سے دست و بغل ہوگیا۔ تین روز و شب برابر باہم کشش و کوشش ہوتی رہی۔ صاحبقران اکبر سمجھا کہ یہ دیو نہایت زور آور ہے۔ ناچار اُسکی شاخ احمر خوب مضبوطی سے پکڑی اور اس زور سے پیچ دیا کہ بابیل دیوار کہنہ کی صورت زمین پر گرا۔ صاحبقران اکبر نے اُسکے

سینہ پر پالا رکھا اور بقوت تمام شاخ سر سے نکالکر علیحدہ ہوگیا۔ بروقت
نکلنے شاخ کے بابل کے سر سے آب ناودان کی مانند فوارہ خون جاری ہوا اور
وہ بفور صاحبقران اکبر سے علیحدہ ہوکر اٹھا اور بے محابا بھاگا۔ صاحبقران نے
زاغ مہرہ پاے جیب مین باندھا اور غائب ہوکر بابل کے عقب مین روانہ ہوا

اُدھر لاقوت کے دربار مین ہروقت بابل کا تذکرہ تھا۔ یہانتک کہ بزیر
کرے خنجر بقیۃ السیف ہمراہی سیفان جنی کو اسیر کرکے لے گئے اور لاقوت نے حکم
دیا کہ اسکو چارسو بازار مین دار سے باندھو اور اُسکی قتل کی تاریخ مقرر کی
جس روز بابل شاخ نکلوا کر دیوانہ وار صاحبقران اکبر کے روبرو سے بھاگا
اتفاقاً وہی دن سیفان کی قتل کا تھا اور لاقوت و فرتوت مع امرا و رعایا سوکر
مین جمع تھے۔ بابل جو بھاگا برابر دروازہ شہر پر پہونچا۔ داراق
دارونہ شہر بطریق استقبال چند قدم بڑھا بابل نے دونون ہاتھ پھیلائے
داراق سمجھا کر شاید بغلگیر ہوا چاہتا ہے۔ بابل نے داراق کو سینہ سے لگاکر
اس زور سے دبایا کہ اُسکی روح قبض ہوگئی۔ بعدازان داراق کی شمشیر
برہنہ ہاتھ مین لئے ہوئے شہر مین آیا۔ جو دیو یا جن بابل شاخ بریدہ کے
مقابل آتا تھا بے تکلف ضرب شمشیر سے قتل ہوتا تھا۔ جب اس ہنگامہ کو زیادہ
طول کھینچا اور بیشتر خلایق شہر ضایع ہوئی چند اجنہ لاقوت کے پاس پہونچے اور
کہا بابل سپہ سالار اس صورت و وضع سے شہر مین آیا ہے کہ فوارہ خون سر سے
رواں ہے اور جو شخص سامنے پڑتا ہے اُسکو قتل کرتا ہے۔ چنانچہ ہزار جن
ودیو سے زیادہ معرض ہلاکت مین آئے ہین۔ لاقوت نے کہا میرے خیال مین

بابیل نے طلسم کو برباد کیا اور خود اُسکے ہاتھ سے مجروح ہوا اور اس غصہ مین ہنگامہ قتال گرم کیا ہے کہ اسکو لشکر تازہ سے مدد نہین دی گئی لاقوت شاہ کو بابیل کے آنے کی اس قدر خوشی ہوئی کہ سیفان جنی کا تیر باران کرنا بھول گیا اور چند سرداران سلطنت سے کہا تم سپہ سالار کے استقبال کے واسطے جاؤ۔ ایک سردار شمقول نامی بابیل کے روبرو آیا اور کہا اے سپہ سالار نامدار لاقوت شاہ نے تجھکو سلام کہا ہے۔ بابیل بتاثیر طلسم ایسے حال بد مین گرفتار تہا کہ خویش و بیگانہ کو ہرگز نہ پہچانتا تہا۔ بدستور شمقول کو بہی قریب بلایا اور بغل مین دبا کر مار ڈالا۔ لاقوت یہ خبر سُنکر خود بابیل کے پاس آیا اور بزبان نرم سمجہایا۔ بابیل نے لاقوت کی بات کا کچہ جواب نہ دیا اور بغل گیری کے واسطے ہاتہ پہیلائے لاقوت ہوشیاری سے نزدیک نہ گیا اور لاہوج دیو کو بہیجا۔ بابیل نے قاعدہ کے موافق لاہوج کو بہی اُسی طرح جان سے مارا۔ اب لاقوت سمجہا کہ یہ بابیل نہین ہے کوئی بجاسے ہمرم ہے اور حکم دیا کہ اس مردود پر تیرباران کرو۔ جو تیرانداز کہ سیفان جنی کی ہلاکت پر آمادہ تہے اُنہون نے وہ تیر جانستان بابیل کو مارنے۔ بباعث قطع ہوجانے شاخ احمر کے بابیل کی روئین تنی جاتی رہی تہی ضربات تیر نے جسم پلید اُسکا مثل غربال مشبک کردیا اور بخط مستقیم اسفل السافلین مین پہونچا

اس ہنگامہ رستخیز مین ایک جن ممتاز طلیسان جنی نے جو اجنہ خداپرست کا سردار تہا اور بہ تقیہ اوقات گذاری کرتا تہا سیفان جنی کو دار سے کہولدیا

سیفان محفوظ و سلامت دائرہ محفوظ میں پہونچا سکون و آلبشار سیفان سے بغلگیر ہوئے

صاحبقران اکبر شاہزادہ معز الدین نے بعد قتل ہونے بابیل کے لوح طلسم کو دیکھا۔ یہ ہدایت ہوئی کہ بہ سعادت و میمنت بہر کوہ زاتمان پر تشریف لیجاؤ اور وہ تحفہ انگشتری سے اس میں بارہ روز کامل صبح و شام فلان اسم بزرگ پڑھو صاحبقران اکبر دائرہ محفوظ میں تشریف لایا اور بابیل کی نعش کا [illegible] رفقائے [illegible] کیا۔ بعد ازان بالائے کوہ تشریف لے گیا اور اوراد اسم میں مشغول ہوا

راوی [illegible] کے بعد غائب ہونے بابیل کے ارکین سلطنت سے کہا۔ معلوم ہوا کہ بابیل کی یہی کیون طلب ماہیت ہوئی۔ اسکی ناکت سے میری ہمت و جرات تو یہ نہین رہی بہر حال سیفان جنی کو ہزاران گرد سے [illegible] دیوون نے کہا یہی حشر و نشر میں سیفان غائب ہو گیا۔ لاقوت نے بحالت غضب بشتیر نگہبانان دار کو قتل کرایا اور سوختہ برشتہ دیوان خاص میں آکر تخت شاہی پر جلوہ گر ہوا۔ فرتوت بزرگ دربار میں آیا اور کہا۔ اے بادشاہ۔ میرا استاد ایک مرد کہ علم دانایان روزگار تھا۔ اس [illegible] علم نے ایک دن مجھ سے فرمایا۔ اے فرتوت تو بہت [illegible] زمانہ آنے والے کو دیکھے ان عمدہ طلسم [illegible] ایک دیو زبردست کی شاخ [illegible] نکالی جائیگی اور اس کے سر سے سیل خون مثل فوارہ جاری ہوگی اور [illegible] بہبودی اکثر دیو واجنہ کی جانین تلف کریگا۔ مین نے پوچھا یا مرشد اس دیو کی شاخ کون قطع کریگا۔ استاد نے فرمایا۔ بجز ذات [illegible] صفت

طلسم کشا یہ منصب کسی غیر کا نہین ہے بلکہ قریب تر یہ طلسم بہی فتح ہوا جاتا ہے۔ مین نے اُسی وقت ایک پرچہ پر یہ حال لکہہ لیا - یہ بیان کر کے وہ نوشتہ فرتوت نے لاقوت کی نظر سے گذرانا

جس وقت لاقوت نے وہ کاغذ دیکہا - ہوش جاتے رہے - عرصہ دراز تک خاموش و سرنگون رہا - آخر کہا اے فرتوت - اب چارہ کار کیا ہے فرتوت نے کہا - دین اسلام قبول کرو - یا ابلیس پر جان تصدق فرماؤ - اور مین ایک عمل زبردست سحر کا ورد کر رہا ہون روز فردا وہ عمل تمام ہو جائیگا - ہر وقت اختتام ایک شیطان بچہ میری ملاقات کے واسطے آئیگا - تم بہی اُس وقت آجانا - اُس سے جملہ حالات طلسم معلوم ہو جائین گے - لاقوت فرتوت کے اِس بیان سے خوش ہوا اور وقت مقررہ پر فرتوت کے مکان مین گیا - فرتوت نے حد سے زیادہ روشنی چراغان کرائی تہی اور ہرطرف نجس اشیا سے بدبو متعفن کی سلگ رہی تہین اور زنہائے فاحشہ کریہ المنظر و زشت رو کا ہنگامہ رقص و نوا گرم تہا - لاقوت نے اِس سامان ناخوش کے جمع ہونے کی حقیقت پوچہی - فرتوت نے کہا - شیاطین ایسی ہی اشیاء ناپاک و بدبو سے خوش ہوتے ہین

نصف شب کے وقت فرتوت نے اپنا عمل سحر تمام کیا - معاً ایک مرد بوالعجوبہ شکل زرد ریش کبود چشم سیاہ رو ایک ہار کفش ہائے کہنہ کا گردن مین دستار مدور سر پر باندہے ہوئے گوشہ مکان سے وہان آیا - اُس کے دست راست مین ایک دست خر مردہ بہی تہا - اول اُس نے وہ دست خر

بے تکلف فرتوت و لاقوت کے گرد پہلو پر مارا - بعد ازان بکر ابلیس بغل سے
نکالکر اُنکے روبرو رکھ دی - فرتوت بزرگ و لاقوت بزرگ نے بہ محبت
اُس بکر کو پے دیئے سے بدست کئے - و اُس شیطان کو کہ نام اُسکا دسواس
تھا ہزار سنت و تحیات کے ایک کرسی پر بٹھایا - جسکے نیچے نجاست کا ایک انبار
ہوا تھا اور عرض کی کہ طلسم کشائی کے سلسلہ و تمام کرنے کی تدبیر کرنی چاہیئے
دسواس نے کہا - اُس آدمزاد کے پاس کلام بزرگ ہے - واسطہ ہم سے
اُسکا کچھ تدارک نہین ہوسکتا - البتہ ایک شخص آدمزاد شیطان کوہ سیاہ سنگ
پر ایک غار تنگ و تاریک مین گوشہ گزین ہے - اُسکو خنگم جادو کہتے ہین
خداوند ابلیس نے اُسکو بقوت جبر نفس عمر ہشت صد سالہ عطا فرمائی ہے
اُسکے پاس جاؤ اور مدد چاہو انسان ہی انسان کی بخوبی تخریب کرسکتا ہے
اس تقریر کے بعد وسواس شیطان نے لاقوت و فرتوت کے قلب پر توجہ
پھیر دی اور کہا اب مین رخصت ہوتا ہون

بعد غائب ہونے دسواس کے شاہ و وزیر چند ملازمان معتمد کے
ہمراہ اُسی وقت کوہ سیاہ سنگ کی طرف روانہ ہوئے - ہنگام طلوع
آفتاب بہزار مشقت و تلاش اُس غار کے دہنہ پر پہونچے - ایک سنگ
کلان و گران اُسپر رکھا تھا سنگ کو دور کرکے مشعل کی روشنی مین اندر
تک گئے - وہان دیکھا کہ ایک مرد سیاہ معلق سر بزانو بیٹھا ہے و
جسم مین مطلق حس و حرکت نہین - فرتوت بزرگ نے روغن زیت و زیتون
خنگم جادو کے دماغ پر ملا - تین ساعت مستقیمہ کے بعد خنگم نے آنکھ کھولی

اور اشارہ سے کہا۔ فلان شیشہ طاق پر سے لے آؤ۔ فرتوت شیشہ
لایا۔ جنگم نے شیشہ مین سے ایک چیز سفید رنگ بصورت شیر نصفا
نکالکر پی۔ جس وقت اُس جادوگر کے قرار واقعی ہوش و حواس بجا ہوئے
فرتوت و لاقوت سے خطاب کرکے کہا بیشبہ تم دونون مین ایک
شخص بادشاہ غاصب اور دوسرا شخص وزیر بزرگ ہے اور تمہارے
بیان آنے سے ثابت ہوتا ہے کہ فاتح طلسم بعمورۂ طلسم مین تشریف لایا
اور قیامت طلسم کا زمانہ قریب پہونچا۔ اس قدر حال مجھے بعلم سحر ادراک سے
دریافت تہا۔ مفصل تمہاری زبانی سُننا چاہتا ہون۔ فرتوت نے تمام
قصہ بیان کیا یہان تک کہ وہ سواس نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ جنگم
دیر تک دل مین متامل ہوا۔ بعد ازان کہا۔ ہر چند مجھے از روے علم حق الیقین کا
مرتبہ حاصل ہے کہ وہ جوانمرد مویدمن اللہ نظر یافتہ سبع سیارہ بزور قوت
اقبال بلندیہ طلسم فتح کریگا اور جمیع ساحران و کفار اُسکی شمشیر جہانگیر کے لقمہ
ہونگے۔ لیکن خیر سنگ آمد سخت آمد۔ تم شاہ و وزیر میرے پاس التجا لائے
ہو۔ حتی الامکان دشمن کے دفع کرنے کی تدبیر کرونگا

لاقوت وزیر نے جنگم جادو کے قدم چومے اور تخت پر سوار کرکے
نقارہ نوازان نہایت اعزاز و احترام سے شہر مین لائے۔ جنگم جادو دیوان
عام مین ایک کرسی زرنگار پر جو تخت شاہی سے بلند و گران قیمت تہی بہ تکبر
تمام بیٹہا اور اپنی ذات پلید کو مرشد مرحلہ اول خطاب دیا۔ لاقوت نے اُسکے
لئے مجلس طرب منعقد کی۔ آب و طعام سے فارغ ہوکر جادوگر گوشہ خلوت مین آیا

اور کتب سحر میں طلسم کشا اور فتح طلسم کا احوال مستقبل دیکھا - روز سوم دربار میں آیا اور کہا جو جوان آدمزاد طلسم میں آیا ہے بے شبہ صاحب قران و کشندہ اشرار و فاتح طلسم ہے - اب میں کوہ زاغان پر جاتا ہوں اور اسکی حال و مقال کی خبر لاتا ہوں یہ کہکر اپنی شکل بصورت مرغ ہوا تبدیل کی اور پرواز کرکے کوہ زاغان پر پہونچا ملاحظہ وہاں سے واپس آکر لاتعمت شاہ سے کہا - طلسم کشا سب احکام لوح کی تعمیل کرتا ہے اور صرف اسیقدر میعاد پانچ روز تو گذر گئے ہیں اور ایک مہینہ میعاد میں باقی ہے - اس ایک مہینہ میں ہم سے کشود کار کی کوئی صورت نکلی فبہا ورنہ بعد انفراغ طلسم کشا کسیطرح سمت عاجز ہو جاینگا - فرلوت نے کہا جن جن ہوشیار کو جاہو بھیجو و مخفی از نظر طلسم کشا کے پاس سے لوح لے آئے - جنگم جادو نے کہا - او خرنا مشخص - فرقہ آتشی کی کیا قدرت و مجال کہ بہ نیت شر صاحب لوح کے روبرو تبدیل ہیئت کرے یا اسکی نظر سے غائب رہے ہاں اگر کوئی جن یا پریزاد بطریق خلوص طلسم کشا کے پاس جاوے وہ اپنی شکل بدل سکتا ہے - ہر گاہ میں بنائے طلسم کے وقت موجود تھا اسرار لوح سے بھی واقف ہوں - فرلوت نے نادم ہوکر کہا اے مرشد مرحلہ اول ہمکو اپنے احوال سے آگاہ فرماؤ

جنگم جادو نے کہا اصل مولد و منشا میرا ممالک حبش سے ایک ملک قیرگون نام ہے بسبب اتفاق ایک ساحر زبردست ہندی الاصل اس شہر میں آیا اور میری صورت پر فریفتہ ہو گیا - اور مجھے بزور علم سحر پدر و مادر کی نظر سے پوشیدہ اپنے ملک میں لے آیا اور علم سحر کا سبق دینا

شروع کیا - اول میرا نام سویق تھا - اوس جادوگر نے خنگم رکھا - قلیل
زمانہ میں میں ساحر زبردست ہوگیا تاحدیکہ اُستاد مجھسے رشک وحسد
کرنے لگا ایک کتاب عجب علوم سحر اور عالم اسکے پاس تھی بارہا میں نے مانگی اوسنے
نہ دی - لاچار میں نے ایک شب استاد کو طغیانی نشہ میں قتل کیا اور وہ
کتاب لیلی - چند روز میں اس کتاب لاجواب کے زور سے میرے علم و
استعداد کو اسقدر ترقی ہوئی کہ علم حکمت میں بھی دخل دینے لگا رفتہ رفتہ
یہ سودا ہوا کہ علم حکمت میں تکمیل حاصل کروں - اُس زمانہ میں حکیم استقینوس الٰہی
کا شہرہ تھا - میں نے چند روز اعمال سحر کی مشق موقوف رکھی اور بصورت مسلمان
خداپرست حکیم کے پاس گیا - حکیم صاحب ان ایام میں اسی طلسم کی ترتیب
و تیاری میں مصروف تھے - بہ نگاہ غور میری صورت دیکھی اور کہا - ای
شخص ہمیں تیرے خطوط پیشانی سے آثار نفاق و اطوار شرارت ظاہر ہوتے
ہیں - مگر مجبور ہوں کہ احکام شرع بہئیت ظاہری پر موقوف ہیں نیز تیرا ذہن
رسا معلوم ہوتا ہے اسواسطے تجھکو چند روز سبق دونگا - حکیم نے ایک
کتاب حکمت کا مجھکو چند روز سبق دیا - مگر میں بآکراہ تمام سبق لیتا تھا
کیونکہ اُس کتاب میں بجز اثبات واجب الوجود اور کچھ ذکر نہ تھا - ایک دن
میں نے کہا اے استاد میں مسایل حکمیہ خصوص الٰہیات کا طالب نہیں آپ
مجھے علم نیرنجات و طلسمات وغیرہ کا سبق دیں - حکیم استقینوس نے جو یہ
کلمہ میری زبان سے سنا شدت غضب سے چہرہ کا رنگ سرخ ہوگیا
اور کہا او نابکار شاید تو اولاد ابلیس سے ہے کہ مسایل الٰہیہ سے بیزار

ہوتا ہے۔ اگر بار دگر ایسا کلمہ ناشائستہ تیری زبان سے سنونگا بذلت و
خواری یہاں سے نکلوا دونگا۔ میں نے بظاہر توبہ کی اور باطن میں اس کے
درپے رہا کہ بوقت فرصت حکیم کو ہلاک کروں۔ آخر کار ایک شب حکیم صاحب
کی خوابگاہ میں پہونچا اور چاہتا تھا کہ حکیم کے سینہ میں خنجر بران ماروں
ناگاہ حکیم کی آنکھہ کھل گئی اور بزبان غضب آلود کہا۔ او ساحر مردود جہان
یہ کیا حرکت ہے شاید حق استادی اسیطرح ادا ہوتا ہے۔ میں نے ہرچند چاہا
کہ اسمائے سحر سے حکیم کے دست و پا بیکار کردوں یا وہاں سے بھاگوں لیکن
اُس وقت اپنے جامہ میں کسی طرح کی قوت و طاقت نہ پائی۔ حکیم نے ملازموں
سے دست بدست مجھکو گرفتار کرایا اور وقت صباح دست و گلو بستہ صاحبقران
اعظم کے دربار میں لے گیا۔ اور کہا۔ شہریار۔ یہ مردود مجھکو بضرب خنجر
ہلاک کیا چاہتا تھا۔ عالم واقعہ میں میرے جد بزرگوار حکیم استقلینوس اوّل
تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا۔ اے فرزند۔ ایک ساحر ملعون تجھہ کو
ہلاک کیا چاہتا ہے۔ جلد بیدار ہو اور اسکو گرفتار کروا۔ مگر خبردار جان
سے نہ مارنا۔ ہنوز اسکی اجل نہیں پہنچی۔ سات سو برس کے بعد واصل
جہنم ہوگا۔ بالفعل اس ساحر کو طلسم مینیا میں کوئی مقام سکونت دو۔ آخر
فرقہ ساحر بھی مصالح طلسم میں داخل ہوتا آیا ہے۔ صاحبقران اعظم نے
فرمایا۔ ہمارے نزدیک ایسے کافر کا زندہ رکھنا ہرگز مصلحت نہیں آئندہ
جناب مختار ہیں۔ حکیم نے مجھہ کو اسی غار میں قید کیا اور فرمایا۔ بوقت
فتح طلسم ایک بادشاہ غاصب اور ایک وزیر متفنی تجھہ کو یہاں سے نکالیں گے

اس وقت تک یہ عمیل حبس نفس زندگی کرا ور ریشتہ حیات پر کہتا ہوں نہ
تہ بہ ستی بوس ناہر وقت ضرورت باعث ہوگا۔ جب تک تمام ہر طلسمات
طلسم بضیہ باطل ہونگے تو زندہ رہے گا۔ اسوقت اکثر افعال قبیح تجھ سے
صادر ہوں گے اور آخر طلسم کشا کے ہاتھ سے جام فنا پئے گا

جنگم نے کہا۔ اے فرتوت ولاقوت یہ میری سرگذشت ہے۔
حکیم کے قول کے مطابق مجکو طلسم کشا سے بچنا چاہئے لیکن اگر تم لوگوں
کی مراد برآئی ہے میں طلسم کشا کو قتل کرونگا۔ اے فرتوت اصل بادشاہ
طلسم کے ہاں جو دختر فلاں سال وفلاں ماہ پیدا ہوئی ہوگی بے شائبہ ریب
طلسم کشا اس دختر رشک قمر پر بدل وجان عاشق ہوگا۔ بلکہ اثر طلسم سے
اس نازنین پر طلسم کشا کی مفتونی کی یہانتک نوبت پہنچے گی کہ معشوقان
اہل کا عشق ومحبت یک لخت لوح سینہ سے نسیا ومنسیا ہوجائیگا اور اسکو
شمسہ تاجدار پر بھی ترجیح دیگا۔ وہ دختر کون ہے۔ فرتوت نے کہا۔ اذفرشاہ
کی دختر کا نام صبح روشن گہر ہے اور اُسکا اُسی سال وماہ میں تولد ہوا
جسکا تم نشان دیتے ہو۔ مگر جب اذفرشاہ کو قید کیا گیا وہ قلعہ یاقوت
نگار میں چلی گئی اور وہ قلعہ صاحب طلسم ہے ہم سے فتح نہیں ہوسکتا
جنگم نے کہا۔ ہرگز صبح روشنگہر پیدا نہیں ہوسکتی اسکی تصویر صحیح
بہم پہنچاؤ۔ لاقوت شاہ نے کہا تصویر اسکی میرے توشکخانہ میں
موجود ہے۔ چنانچہ اس مردود نے تصویر منگوا کر جنگم جادو کے حوالہ
کی۔ جنگم نے کہا۔ اب کوئی زن اکو منراد ایسی تلاش کرو جو طلسم کشا کی

باجمیع دشمن ہو۔ لاقوت دفر لوقت متامل ہوئے۔ خنگم نے کہا معلوم ہوتا ہی یہ کام بہی تم سے سرانجام نہ ہوگا۔ خیر میں جبل اعلے کے دامنہ میں بیرون طلسم جاتا ہوں۔ بقول حکیم اسقلیوس الہی وہاں چند بادشاہان عالی جاہ مختلف مذاہب جمع ہوں گے اور ان میں سے اکثر بادشاہوں کو طلسم کشاء سے عداوت جانی وایمانی ہوگی۔ اُن لشکروں میں سے کوئی دختر ناکتخدا لاتا ہوں اور اسکی صورت روشنگہر کی صورت سے مشابہ تام کرونگا۔

برآمد ہونا خنگم جادو کا طلسم مضیا سے اور لیجانا شمر انہ اور نماشیہ کا دامنہ جبل اعلے سے

جسوقت خنگم جادو بزور اسمای سحر طلسم سے باہر نکلا براہ راست جبل اعلے کے دامنہ میں پہونچا۔ سب ادا خیام مرفوعات پر اسکی نگاہ پڑی۔ اُنکی وسعت و رفعت اور آرایش و صنعت دیکھ کر حیران ہوا۔ مجلس عیش و سرور برپا تہی اور سوائے سلاطین منافق و مخالف کے تمام سلاطین حاضر تھے۔ یہ دریافت کرکے جادوگر کو سخت قلق ہوا کہ باوجود غیر حاضری معز الدین کے اسکی مجلس طوی بدیں اسلوب آراستہ ہی۔ اس اثنا میں اسکو یہ خیال آیا کہ ایک نظر قصر اخضر کی بہی عمارات جانفزا دیکھنی چاہئیں۔ مگر جب اوس مرد ودنے صعود کو دکا ارادہ کیا خود بخود ایک گرمی شال تپ محرقہ اسکے جسم پلید میں محسوس ہوئی اور جسقدر بلند ہوتا جاتا تھا اس گرمی میں ترقی ہوتی جاتی تھی۔ بمرگا ہ

نوبت بر جان پہونچی سمجھا کہ یہ لاعلاج حرارت اثر طلسم سے ہے۔ ناچار نامراد وہاں سے لشکر ظفر پیکر صاحبقران اکبر میں آیا اور وہاں سے جمشید خود پرست کے لشکر میں اُسکا گذر ہوا۔ جنگم بصورت علیوار جمشید کے محلسرا میں پہنچا۔ وہاں بحضور جمشید ضار منکوس چند مدخولہ ہائے خاص جمشید کو اپنے علم ناقص کا تماشا دکھا رہا تھا۔ ایک فانوس میں چراغ روشن کیا۔ اور فانوس پر چار طرف سے آر و ماش لگایا۔ بعد ازاں اسپر کوئی اسم سحر پہونکا۔ بہ مجرد اس عمل کے ایک شعلہ سرخ رنگ براق فانوس سے نکل کر اوج ہوا میں مثل قندیل معلق قایم ہو گیا۔ جیفہ وغیرہ عورتوں نے ضار منکوس کی اسقدر تعریف کی کہ اسکو زر دشت و سامری کا درجہ عطا کیا۔ جنگم کو جو خوش طبعی کی سوجھی ایک اسم سحر اس شعلہ پر پہونکا وہ شعلہ اوج ہوا سے زمین کیطرف متوجہ ہوا اور بخط مستقیم جیفہ کے قریب پہنچکر ایک ہی جھوکے میں اس فاجرہ کے تمام موئے سر جلا دیئے۔ جیفہ نے بہزار دشنام ضار منکوس کو دیں جمشید نے اسکو سمجھایا اور کہا کہ میرا استاد بازیگر درجے سے بھی گر گیا یا تجھ سے ناہید جنگی کا انتقام لیا ہے جو طلسم سبع سیارہ میں بتصدق میرے اور اس دیوث کے قتل ہوئی۔ ضار منکوس نے بحالت استعجاب وحیرت کچھ عمل کیا اور جنگم نے اسم مبطل پڑھا اس مرتبہ اس شعلہ نے جمشید کی ریش و بروت صاف و پاک جلا دی۔ جمشید نے ایک تپانچہ کلہ شکن ضار منکوس کی گردن پر مارا۔ اور کہا۔ او بیحیا حکم قسطاس اور ابوالمحاسن و اخشیجان لوتر ترانہ معز الدین کا

پایہ قدر و شوکت بلند کریں اور تو ہم کو خود اپنے اعمال سے ذلت دے
رہا ہے خفو [illegible] رہنا تھا۔ اور اپنے عمل کے باطل کو دشنام ہائے مغلظ
دیتا ہے۔ ابلیم عیار نے کہا۔ حکیم صاحب روٹھتے کیوں ہو اور کسی کو
[illegible] عجب نہیں کہ [illegible] سے عمل اپنے رہتا کی [illegible] چند
[illegible] نقص [illegible] کر دوگے۔

جنگم [illegible] کہ دروازہ [illegible] کی سیر کرتا تھا کہ ارانشاہ خارجی اور
[illegible] کے لشکر میں پہنچا۔ اور کرانشاہ کی دختر پانزدہ سالہ
[illegible] اور انجد بن انجد [illegible] اور نغزول کی۔ اور غاشیہ خاتون
کو [illegible] کیا اور [illegible] کہ یہ لوگ معزالدین سے عداوت [illegible] رکھتے
ہیں شمرانہ اور غاشیہ کو اپنے کام کیلئے منتخب کیا جب وہ دونوں
اپنے اپنے بستر خواب پر دراز ہوئیں انکو ایک چیز سونگھائی کہ غافل مطلق
ہوگئیں اور چادروں میں باندھ کر طلسم [illegible] کی راہ لی وہاں پہنچکر ایک جن فخلان
نامی کی صورت بزور اسمائے سحر انجد کی شکل سے تبدیل کی اور اسکو ایک
حجرہ میں متمکن کرکے شمرانہ کو اسکے پاس پہنچایا اور اسکی بیہوشی رفع
کی۔ شمرانہ نے جو اپنے مطلوب دل کو خلوت میں اپنے پاس دیکھا۔
دل میں نہایت خوش ہوئی مگر بظاہر واویلا کیا کہ مجھکو مجلس اغیر
کو کون لے آیا۔ انجد مصنوعی نے حسب تلقین مرشد مرحلہ اول اسکے
شتر غمزوں کے توڑ جوڑ بخوبی استعمال کئے اور اسکی آرزوئے دلی برلایا
بعد روسیاہی فخلان وہاں سے غائب ہوگیا۔ اور جنگم نے پھر اس ملعونہ

تو بیہوش کیا اور ایک صحرائے ویران میں رکھ آیا۔ جسوقت شمرانہ ہوش میں آئی کمال مضطرب ہوئی اور یزید و شمر و ابن ملجم و ابن زیاد وغیرہ پیشوایان خوارج کو نام بنام یاد کر کے دعا کی کہ مجکو انجد کے پاس ورنہ میرے طلسم میں پہنچا دو۔ اس حالت رنج و افسوس میں ایک جن بصورت انسان اسکے پاس آیا اور حال سنکر کہا تو نے باوجود اسکے شاہزادگی انجد سے مختلط ہونے میں جلدی کی اس سبب سے خداوند ابلیس نے تجھکو یہ سزا دی۔ شمرانہ نے کہا۔ ابلیس کون ہے۔ اس جن نے کہا تمام پیشوا تمہارے باطن میں ابلیس پرست ہیں۔ تجھے اگر اپنی رستگاری چاہتی ہے میرے ساتھ چل۔ شمرانہ اسکے ہمراہ ہوئی جن شمرانہ کو ایک بتخانہ میں لایا۔ وہاں ایک پیکر ابلیس کہی تھی اور اکثر اجنہ و شیاطین بصورت بنی آدم اس پیکر کو متواتر سجدے کر رہے تھے اس جن نے جو شمرانہ کو ہمراہ لایا تھا کہا اے شمرانہ اس سرزمین کو خطہ زبان بستہ اور اس آبادی کو قریہ حیرت کہتے ہیں اوسی پیکر خداوند ابلیس ہے بخلوص نیت سجدہ کر۔ شمرانہ نے بخلوص عقیدت پیکر ابلیس کو سجدہ کیا۔ پیکر میں سے آواز آئی۔ اے شمرانہ بنت نکران شاہ خارجی تیری کیا مراد ہے۔ اگر کہے۔ ہم تجھے تیرے والدین کے پاس پہونچوا دیں اور بالغرض اپنے مطلوب الجذبن انجدون کی مواصلت کی خواستگار ہے اسکے پاس بھجوا دیں شمرانہ نے بزبان تضرع وزاری کہا یا خداوند اب میرا والدین کے پاس جانیکا کیا کام ہے اسی خلوت خانہ

میں جایا چاہتی ہوں جہاں میرا مطلوب تھا۔ پیکر سے آواز آئی۔ اے
شمرانہ اس شرط سے ہم تجھے وہاں بھیجتے ہیں کہ ہمارے مقربین جو فرمائیں
بے عذر منظور کرنا۔ اس صورت میں تادم مرگ وصال یار سے بہرہ اندوز ہوگی۔
شمرانہ نے باشد بصد قبول کیا۔ چند اجنہ بشکل انسانی شمرانہ کو بت خانہ سے
شہر میں لے آئے اور ایک مکان پاکیزہ میں انجد مصنوعی سے ہم آغوش کردیا

جسوقت شمرانہ کی آتش شوق بخوبی منطفی ہوئی لاقوت و فرتوت نے
جنگم جادو کے حضور میں شمرانہ کو صاحب قران اکبر کی طلسم کشائی اور اپنی مکر
سے آگاہ کیا اور کہا اے عورت تو خاص اس کام کیواسطے عالم طلسم میں طلب
کی گئی ہے کہ شہر بحطہ اول تیری صورت ملکہ روشنگہر بنت اندفر شاہ سابق
بادشاہ طلسم کی صورت زیبا سے آراستہ کرکے بدین مراد طلسم کشا کے پاس
بھیجے گا کہ تو اس سے لوح طلسم لیکر ہمکو دیدے۔ شمرانہ نے کہا۔ لوح
کیا میں بحسن الدین کی تشنہ خون ہوں۔ اگر موقع مل گیا تو اسکو قتل کروں گی۔
جنگم جادو غاسشیہ کو اپنے تصرف میں لایا تھا اور اسکے تمام مراتب سمجھادیئے
تھے۔ جب جنگم نے خوب بحث و پز کرلی شمرانہ کی صورت صبح روشنگہر
کی شکل سے آراستہ کی اور چند دختران اجنہ ابلیس پرست کو صبح
روشنگہر کی کنیزیں اور خواصیں بنایا اور غاسشیہ کو روشنگہر کا دایہ قرار
دیا اور انکو بہ سامان و حشم شاہان کوہ زاغان کی طرف روانہ کیا۔

ادھر صاحبقران اکبر نے میعاد دوازدہ روزہ سے چند روز اسی
طرح گذارے کہ صبح و شام کوہ پر جاکر درخت انار کے سایہ میں ... تھا۔

اور باقی اوقات دائرہ محفوظ میں رفقائے ثلثہ کے ساتھ خوش گپی میں گذارتا تھا مگر وقتاً فوقتاً صبح دلکشا کا تصور دل پر غالب ہوتا جاتا تھا۔ شب ہفتم عالم رویا میں کیا دیکھتا ہے کہ گویا صید کنان ایک قصر زمرد نگار کے قریب پہونچا۔ اسکی دیوار میں ایک غرفہ عالی منقش و مذہب تھا۔ صاحبقران اکبر نے بہ نظر غور غرفہ کی طرف دیکھا۔ غرفہ میں بہزار غمزہ و ناز و جلوہ و انداز صبح دلکشا متمکن تھی۔ بروقت دیکھنے اس شکل مرغوب دلکی دیگ محبت دیرینہ نے ایسا جوش کھایا کہ عالم شوق میں ہائے کا نعرہ مارا اور بیدار ہو گیا۔ سمگون وغیرہ نے تغیر مزاجکا باعث پوچھا۔ صاحبقران اکبر نے فرمایا۔ طلسم اجرام و اجسام میں تین نازنین آفت جان مجھ سے ملیں اُن میں ایک کا نام صبح دلکشا ہے۔ اُن سے نیز ملکہ شمسہ تاجدار سے بخوبی ملاقات میسر آئی۔ لیکن حسرت کی بات ہے کہ جسوقت سے اس طلسم میں آیا اور چشمہ سرحد پر پہونچا از سرنو صبح دلکشا کی آتش محبت سینہ میں مشتعل ہوی اور ساعت بہ ساعت تیز تر ہوتی جاتی ہے۔ خصوص اسوقت جو اسکو خواب میں دیکھا ہے ایک دم کے لئے جدائی کی تاب نہیں دیکھتا۔ سمکون نے کہا۔ اگر حضور ایک نظر ملکہ صبح روشنگہر بنت ملک اذفرشاہ کا حسن دل آویز ملاحظہ فرمائیں صبح دلکشا کو بھول جائیں اسی خیال و ملال میں شام کیوقت بعد ورد مقررہ کتاب تاریخ الاعظم کے استماع کیلئے واسطے مرکب طلسمی پر سوار ہو کر جسکا توسن مشکفام نام تھا بیرون طلسم گیا اور اول بالائے کوہ قصر اخضر میں تشریف فرما ہوا۔ ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نو بہار و ملکہ ناطقہ روشنی بیان و ملکہ صبح دلکشا

موجود تھیں اُن سے ملاقات کی اور حظ وافر اٹھایا آج جلوہ حسن صبح دلکشا، کا عالم طلسم و خواب میں معلوم ہوتا تھا بروقت ملاقات نہ دیکھا۔ کمال حیران ہوا۔ دو ساعت کے بعد وہاں سے محفل جشن میں رونق افروز ہوا۔ ابوالحسن جوہر نے طبالان چابکدست کو حکم دیا کہ صاحبقران اکبر کی رونق افروزی کا طبل شادمانی بجاؤ تاکہ سلاطین اس حال سے مطلع ہوں۔ بمجرد نوبت نوازش طبل تمام سلاطین باوقار و بادشاہان ذوی الاقتدار بہزار شوق و اشتیاق بزم جشن عالی میں حاضر ہوئے۔ حکیم خشیجان نے کتاب تاریخ اعظم غلاف سے نکالی اور صاحبقران اعظم اور اسکے رفقا کے والا قدر کا تذکرہ اس جا سے شروع کیا جہاں تک سنایا تھا

داستان تسخیر کنندہ ممالک سواحل شاہزادہ فرخروز فرخزاد صالوت بن شہاموت

ہم نے جلد نہم میں شاہزادہ فرخروز فرخزاد کی داستان جو شاہزادہ خورشید تاج بخش صاحبقران اعظم کے رفقائے اعظم سے ہے یہاں تک بیان کی تھی کہ لشکر اسلام و لشکر کفار بالمقابل خیمہ زن ہے اور جب استقبال ... جو مہتر غزنوی کی سزادہی کے لئے شاہزادہ فرخزاد کی بارگاہ میں ... غزنوی نے شاہزادہ شاروق بن ملک اسلوق کج گردن کے پاس بھیجا ... بیتاب ہو کر باپ سے کہا کہ طبل نوروسی سنگ بجنے کا حکم دو جس وقت ... میں طبل جنگ کی صدا بلند ہوئی لشکر اسلام میں بھی ... بجایا گیا

تازہ حال یہ ہے کہ روز دوم دونوں لشکر میدان جنگ میں آئے اور لشکر اسلاقیہ سے ایک سردار نامی اخلوق عمود باز میدان جنگ میں آیا۔ آذرمان شمشیر بار اسکے مقابلہ کے لئے گیا۔ اخلوق نے بعد آزمانے دیگر اسلحہ کے اپنا عمود گران وزن آذرمان کے سر پر مارا۔ آذرمان نے بفضل الٰہی اُس ضرب کوہ شکن کو سپر فولادی پر رد کیا اور اس سے دست و گریبان ہو گیا۔ شام تک دونوں پہلوان کشمش و کوشش کرتے رہے کسی کو ایک دوسرے پر غلبہ میسر نہ آیا اور بوقت نوازش طبل تباہمی با ہوش و حواس اپنے اپنے لشکر میں واپس گئے۔ دوسرے روز پھر اخلوق میدان میں آیا۔ شاہزادہ مخلس نوجوان بن ملک اخلس شاہ اسکے مقابل ہوا۔ بعد آلات حرب دونو پہلوان خانہ زوریں در آئے اور آخر کار مخلس نے اخلوق کو باندھ لیا۔ شاہزادہ فرخزاد نے اخلوق کو دربار میں بلایا اور واحدانیت الٰہی اسپر عرض کی۔ وہ جوانمرد مشرف باسلام ہوا

دوسرے روز لشکر اسلاقیہ سے ایک پہلوان نامور جاروق میدان میں آیا۔ اخلوق نومسلم اسکے مقابلہ میں گیا اور دو روز و شب کی کشمش و کوشش کے بعد جاروق کو گرفتہ و بستہ لے آیا اور وہ بھی شاہزادہ فرخزاد کی تلقین سے مسلمان ہوا۔ جب متواتر چند [illegible] اسلاقیہ [illegible] و مجروح و قتل ہوئے ملکزادہ سارق کج گردن میدان [illegible] آیا اور لشکر اسلام کے تیرہ پہلوان قتل اور [illegible] شاہزادہ مخلس نوجوان بھی اُس [illegible]

شاہزادہ فرخزاد بذات خاص اسکے مقابلہ کے لئے گیا۔ اول دو نوجوان نیزہ وری میں در آئے طعن دو از دہم میں شاہزادہ فرخزاد نے ساروق کا نیزہ زمین پر گرا دیا۔ ساروق نے نادم ہوکر عمود گران سنگ ہاتھہ میں سنبہال کر نہایت قوت سے شاہزادہ کے سر پر مارا۔ شاہزادہ فلک شوکت نے بہ عون الہی حریف کی ضرب عمود اپنے عمود کے کلہ پر دفع کی اور عوض میں وہی عمود دشمن کش ساروق کے سر پر مارا۔ اگرچہ ساروق نے بہی عمود ہی سے ضرب عمود کی پناہ کی لیکن شاہزادے کا عمود سر پر سے ضرب کہاتا ہوا ساروق کی گردن پر لگا۔ ساروق بیہوش ہوکر زمین پر گرا۔ ملک اسلوق کج گردن افتان وخیزان میدان جنگ میں پہونچا اور بزبان عذر خواہ شاہزادہ سے مہلت لیکر ساروق کو اپنے خیام میں لیگیا

ملک اسلوق نے کہراق وزیر سے مشورہ چاہا۔ اوس نے کہا دین اسلام قبول کرنا مناسب ہے۔ ملک اسلوق نے اُسے قید کیا۔ اور شہریو عیار کے مشورہ سے شب کے وقت شب خون زدہ قلعہ ریوانیہ میں چلا گیا۔ قلعہ ریوانیہ مہتر ریونکار کا بنایا ہوا ہے جو مہتر شہریو کا اُستاد تہا۔ وہ قلعہ بلندی میں فلک البروج سے ہمسری کرتا تھا اور خندق قلعہ غایت قعر وعمق سے گاوزمین تک پہونچگئی تھی۔ شاہزادہ فرخزاد اسوقت ہوشیار ہوا جبکہ ملک اسلوق دور تک نکل گیا تہا۔ شاہزادہ نے اسیوقت لشکر کو روانگی کا حکم دیا۔ تیسرے دن شہر اسلاقیہ میں پہونچا۔ وہاں سنا کہ ملک اسلوق بجائے دار الخلافہ کے قلعہ ریوانیہ کی

طرف گریز کر گیا۔ شاہزادہ فرخزاد نے اس شہر پر اپنا تسلط کیا۔
اور صاحبقران اعظم کا اسم سامی خطبہ و سکہ میں داخل کیا۔ جن اشخاص
نے اسلام قبول کیا اُن کو امان دی اور جن لوگوں نے بت پرستی پر
اصرار کیا انکو جہنم میں پہونچایا

بعد بندوبست شاہزادہ فرخزاد نے قلعہ ریوانیہ کی طرف کوچ کیا۔
روز سوم وہاں پہونچے اور سرداران لشکر کو نوبت بہ نوبت کشایش قلعہ
پر مامور کیا بجز نقصان کچھہ نتیجہ نہ نکلا۔ مہتر غربو نے کہا اے شہریار۔
زمین قلعہ کی سطح زمین سے تیس گز بلند ہے اور یکے بعد دیگرے چند
فصیلیں ہیں اور ہر دیوار فصیل کا عرض بارہ گز سے کم نہوگا۔ اس سبب سے
گلولہ توپ و تفنگ فصایل قلعہ پر کارگر نہیں ہوتا قلعہ میں چشمہ ہائے
آب شیریں اس کثرت سے ہیں کہ اگر فی المثل لاکھ آدمی قلعہ بند رہیں انکو
سالہا سال پانی کی تکلیف نہو بلکہ اُنہیں چشموں کے پانی سے خندق
قلعہ لبریز ہوتی ہے۔ شاہزادہ فلک شوکت نے فرمایا فضل الہی شامل
چاہیئے دیکھو کہ پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے

روز بست و یکم بعد نماز صبح شاہزادہ فرخزاد دنگل پہلوانی پر متمکن تھا
ناگاہ آذربان دلاور کے ملازم و خدمتگار گریبان چاک دربار میں آئے
اور بزبان گریہ آلود کہا شہریار نصف شب کے بعد آذربان دلاور خود بخود بستر
خواب سے غائب ہوگیا۔ شاہزادہ فرخزاد نے مہتر غربو کو ملامت کی۔ مہتر
غربو آذربان کے خیمہ میں آیا اور اس نے قدم غیر کا بہ غور تمام نشان دیکھا

برنعۂ آذرمان نے نقش قدم اپنا ایسا غلط کیا تہا کہ کہیں کہوج نہ ملا۔ غریو شاہزادہ کی خدمت میں آیا اور حال بیان کرکے عرض کی۔ قلعہ کا دروازہ ہی ایک اور اسکے مقابل ہماری فوج پڑی ہی اس سبب سے مہتر شہریو کی برآمد ہونیکا گمان نہیں ہو سکتا اور بجز شہریو اس ملک میں اور کوئی عیار اس مرتبہ کا نہیں ہے کہ لشکر میں یہ کاردست بستہ کرجائے۔ خیر۔ غلام اب اطراف وجوانب قلعہ کی گشت لگاتا ہے۔ مہتر غریو نے شب طواف قلعہ میں ختم کی اور کوئی رخنہ یا دریچہ قلعہ میں نظر نہ آیا اور ادہر ظفرمان ولاور گم ہوگیا۔ خلاصہ کلام غریو حریف کی تلاش میں شب گردی کرتا تہا اور وہ چالاک کسی شب ایک سردار اور کسی رات دو پہلوان لیجاتا تہا۔ نوبت بجائے رسید کہ سوائے شاہزادہ فرخزاد اور ملک اسمر شاہ اور شاہزادہ مخلص کے جملہ پہلوان وسردار غائب ہوگئے

مہتر غریو کو درویش ترسم ترک نے ایک اسم تعلیم کیا تہا اور فرمایا تہا کہ ہنگام افکار وتردد یہ اسم پڑہنا جو عقدہ مشکل ہوگا حل ہوجائے گا۔ جس وقت مہتر غریو کا اضطراب دل حد سے گذرا وہ اسم یاد آیا۔ غریو لشکر سے دور تر نکل گیا اور ایک گوشہ ویران میں اوراد اسم شروع کیا۔ جب فارغ ہوکر لشکر کو روانہ ہوا ادہر سے ایک سیاہی نظر آئی۔ مہتر غریو نے دور میں عیاری سے اُس سیاہی کو دیکہا۔ کیا دیکہتا ہے کہ سیفک شاہزادہ مخلص نوجوان کا مصاحب خاص ایک بار گران دوش پر رکھے ہوئے بہاگا جاتا ہے۔ غریو نے دل میں کہا۔ سیفک کا باین چالاکی وتیز قدمی خصوص بار

گرداں کنندہ ہے پرر کھے ہوئے جانا خلاف عقل ہے۔ عجب نہیں کہ یہ عیار مہتر شہر یو یگار ہو۔ مہتر غزیو درختوں کے غنچہ میں مخفی ہو گیا۔ جسوقت مہتر شہر یو وہاں سے دس پانچ قدم دور ہوا غزیو بھی اسکے عقب میں ہو لیا۔ مہتر شہر یو ایک غار عمیق میں اتر گیا اور ایک کوس طے کر کے ایک نقب کے دہانہ پر پہونچا۔ غزیو نے دیکھا کہ وہاں سو پچاس عیار مسلح جمع ہیں اور باہم قیل وقال کر رہے ہیں

غزیو اسقدر دریافت کر کے غار سے باہر نکل آیا۔ جب اپنے لشکر کے قریب پہونچا دو آدمی مقتول افتادہ دیکھے۔ غزیو نے غور سے اُنکی صورت دیکھی۔ پہچانا کہ یہ دو نوجوان شاہزادہ مخلس کے ملازم ہیں۔ جب لشکر میں آیا۔ ہر طرف یہ چرچا سنا کہ آجکی شب شاہزادہ مخلس گم ہو گیا اور سیفک اور دو اور ملازم بھی شاہزادہ کے غائب ہیں۔ مہتر غزیو شاہزادہ فرخزاد کی خدمت میں حاضر ہوا اور غار و نقب کی حقیقت بیان کر کے رہائی سرداران کی تدبیر میں مصروف ہوا۔ اُس عیار طرار نے اپنے دو شاگردان رشید غزان و پرآن کی صورتیں زنان جمیلہ پری پیکر کی شکل سے آراستہ کیں اور چند عیاران جوان و وجیہہ کو بصورت بازیگران ہندوستان بنایا اور مہتر شب رنگ عیار اسم شلو کے چہرے پر ریش سپید جمائی اور اپنے آپکو اُسکا فرزند قرار دیا۔ غرضکہ اسی طرح تمام سامان و اسباب بازیگری ساتھ لیکر شبا شب لشکر ظفر سے باہر نکلا قریب زوال اُس غار میں پہنچے۔ اسوقت نقب نشینوں میں دور شراب مرد افگن چل رہا تھا۔ انہوں نے جو بازیگروں کے قافلہ

خصوصاً دو زنان شعلہ رو کو بکمال عجیبت سمجھ کر اپنے پاس بٹھایا اور احوال
پوچھا - قافلہ سالار نے کہا - ہم ہندوستان کے متوطن اور پیشہ ہمارا
بازیگری ہے اس ملک میں بدین توقع آئے تھے کہ بادشاہ اسلاقیہ بھی
اپنے فن و ہنر کے صلہ میں انعام کثیر دیگا - مگر یہاں پہونچکر سنا
کہ بادشاہ ایک غنیم زبردست کے خوف سے قلعہ بند ہوا ہے - اس خبر
موحش سے بقصد وطن اسلاقیہ سے روانہ ہوئے - یہاں سے قریب
اثنائے راہ روی میں دیکھا کہ لشکر اسلام کے چند سوار چلے آتے ہیں
ان کے خوف سے ہم بھاگے اور اس غار میں چھپے - نہیں معلوم
تم لوگ بت پرست ہو یا خدا پرست - ایک شب یہاں بسر کرنی منظور ہے
غازی و کرغازی جوان ان عیاروں کے مہتر تھے انہوں نے بزبان نرم کہا
اے شخص متردد نہو - ہمارا طریق بت پرستی ہے - یہاں دم لو اور ہمیں
اپنے ہنر و فن کا تماشا دکھاؤ

مہتر عیار و مہتر شہزنگ وہاں بیٹھ گئے - فوراً ویران نے رقص زنان
شکیلہ سے مشغول تھے رقص کا شروع کیا اور دیگر عیاروں نے ساز نوازی کی
دو نازنین اثنائے رقص میں مشت مشت عنبر بیہوشی آتش تشنیوں
کیطرف پھینکتی تھیں اور کبھی ان کے درمیان بیٹھ کر شراب بیہوشی آمیز پلاتی تھیں
جب بیہوشی غالب ہوئی ہر ایک شخص نے نازنینان رقاصہ کے حق میں
اظہار تعشق کیا اور باہم تکرار سے نوبت جنگ و جدال شروع کی مہتر عیار نے
گرو سے خنجر برہنہ کئے اور جو شخص باقی ضرب و جرح سے محفوظ رہا اسکو

انہوں سنے قتل کیا الا خرغل وکرغل کہ وہ جلد تر بیہوش ہو گئے تھے۔ مہتر
عمرو نے اُن کے دست و پا مضبوط باندھے اور فتیلہ رفع بیہوشی سونگہا کر
نقب کی حقیقت اور سرداران اسلام کے زندانخانہ کا حال دریافت کیا۔
خرغل وکرغل نے کہا۔ نقب خندق پر آب کی زیر تہ سے گذر کر قلعہ میں پہونچی
ہے اور جب تم بارہ زینہ پائے ڈالے رو گے نقب میں پہونچو گے۔ ہمارا اُستاد
مہتر شہرپو ہر شب یا دوسری تیسری شب ایک دو سردار لشکر اسلام
سے لاتا ہے اور ہم اُن سرداروں کو شہرپو کی زوجہ کے حوالہ کر دیتے ہیں
جو اپنے مکان میں قلعہ ریوانیہ کے اندر سر دہنہ نقب پر مستعد و آمادہ متمکن
رہتی ہے

مہتر عمرو نے عیاران مقتول کی لاشیں جنگل میں پہینکوا دیں اور
بجائے اُنکے اپنے عیار بہ تبدیل وضع دہنہ نقب پر متعین کئے اور خود بمعیت
غولان ویران کے بر ہیولیٰ خرغل وکرغل سنگ دہنہ سے دور کر کے نقب میں
داخل ہوا۔ عجب طرح کی نقب پاکیزہ و مصفا اور وسیع و روشن دیکھی جسکی تہ اور
سقف سر تا سر پختہ تھے تاہم خندق کے نیچے چہت سبز تھی۔ انتہائے نقب
پر ایک دروازہ تہا۔ وہاں سے بذریعہ زینوں کے بلندی پر گئے۔ نقب کے
دہنہ پر ایک دوسرا دروازہ تہا اور اندر کی طرف سے اسکو قفل لگا تہا مہتر
عمرو نے باہر سے بہی قفل لگا دیا اور وہاں سے واپس ہوا۔ اثنائے راہ میں
خرغل وکرغل کو مسئلہ توحید مفصل و مشرح سمجہا کر پوچہا۔ اب تم مستعد حقیقت کی
وحدانیت اور حضرت شعیب علیہ السلام کی رسالت کے بابت میں کیا کہتے ہو

خرغل باتفاق کرغل بہ صفائے نیت مسلمان ہوا

مہتر شہریو بعد گرفتار کرنے شاہزادہ مخلص نوجوان کے بدستور لشکر اسلام میں پہونچا اور اس مرتبہ ملک اسمر کو بیہوش کرکے چادر عیاری میں باندہا اور دہنہ نقب پر آیا اور خرغل سے جو اصل میں مہتر شبرنگ تہا اوقات روز و شب کا حال پوچھا - اوسنے کہا - یا اوستاد - اس پشتارے میں کس شخص کو باندھ لائے ہو اور آج کس مظلوم کی خانہ ویرانی فرمائی - شہریو اس استفسار بے محل سے دل میں سمجھا کہ آج یہاں کا رنگ دگرگوں نظر آتا ہے - پس پشتارہ کندہ سے زمین پر رکھدیا اور نیمچہ عیاری غلاف سے نکال کر عیاروں کے حلقہ میں در آیا - اس عرصہ میں مہتر غریو نقب طے کرکے معرکہ میں پہونچا - اوسنے تمام عیاروں کو علیحدہ کیا اور خود شہریو سے خنجر بازی شروع کی - شہریو نے ایک فصل ایسی خنجر بازی کی کہ غریو نے اپنے دل میں اسکی تیزدستی کی تعریف کی - بعد ازاں شہریو نے ہاتھ روک لیا اور کہا - اس جائے تو اپنے شاگردوں اور ماتحتوں کے حلقہ میں قوی دل ہے اور میں تنہای کے سبب پریشان خاطر - غریو نے عیاران ہمراہی کو دہنہ نقب پر موجود رہنے کا حکم دیا اور خود مہتر شہریو کے ہمراہ غار سے باہر نکل آیا

کوہ کی دوسری جانب ایک میدان مسطح تہا - شہریو غریو کو اس میدان میں لایا - وہاں دونوں عیار طرز خنجر بازی میں مشغول ہوئے اور یہاں تک خنجر بازی کی کہ خنجر مثل ارہ ہو گئے - پھر ایک نے دوسرے کی رگ و تارک پر ضربات نیمچہ ہائے عیاری لگائیں - اسی طرح چند ساعت

شمشیر زنی - ناگاہ شتر غل جو بر خلاف کرغل کے منافق تھا و مسلمان ہوا تھا
کسی حیلہ سے غار سے گذر کر کے غار پر پہونچا اور تیغ عریان کر کے بیتحاشا
مہتر غرلو کے سر پر آیا - مہتر غرلو نے چستی کی اور ایک ضرب شمشیر اس
قوت سے شتر غل کی کمر پر ماری کہ وہ دو نیم ہو گیا - زان بعد جست زدہ شترلو
کے پس پشت پہونچا اور اسطرح کمند پیچ در پیچ شترلو کی گردن میں پھنسائی
کہ اسکے حلق سے آواز تک نہ نکلی - مہتر غرلو نے اسکے دست و پا باندھے
اور غار میں آکر اسپر شاہ کے حوالہ کیا - ملک اسپر چند سرہنگوں کی جمعیت
سے مہتر غرلو کو ہمراہ لے کر لشکر اسلام کی طرف روانہ ہوا

شب کے وقت مہتر غرلو کرغل اور دیگر عیاران ہمراہی کے ساتھ
نقب میں داخل ہوا اور اس دروازہ پر ہم ہاتھ مارا جو مہتر شہرنوس کے
مکان میں کھلتا تھا - مہتر شہرنوس کی اہل خانہ شہرانہ خاتون نے بخیال
اپنے شوہر کے دروازہ کھولدیا - مہتر غرلو نے بلا توقف شہرانہ اور اسکی
دختر اور کنیزوں کو باندھ کر ایک مکان میں بند کیا اور کرغل کی رہنمائی سے
اُس زندانخانہ میں گیا جہاں سرداران اسلام قید تھے اور بآواز بلند
سلام کیا - سرداروں نے جو مہتر غرلو کو دیکھا اسقدر مسرور و خوشحال
ہوئے کہ اکثر نے زور دست و بازو سے اپنے بندہائے قید مثل تار عنکبوت
پارہ پارہ کئے اور بعضوں کے بند مہتر غرلو نے کھولدئے - وہاں سے ایک
دوسرے مجلس میں آیا اور کہراق خونریز کو رستگاری دی - کہراق اسوقت
مسلمان ہوا تھا کہ اسکی تلقین سے مہتر شہرنوس کی زوجہ و دختر وغیرہ بھی مشرف

بہ اسلام ہوئیں - دوسری شب مہتر غزیو واسطے گرفتار کرنے ملک اسلوق کے روانہ ہوا اور مہتر شبرنگ کو ساروق کے لانے اور دیگر عیاروں کو سرداران لشکر اسلاقیہ کی گرفتاری پر مامور کیا

جس وقت ستارہ نصف اللیل وسط السما میں پہونچا مہتر غزیو ملک اسلوق کی بارگاہ میں آیا۔ اس وقت ملک اسلوق مہتر شہزاد کی یاد میں اُسکے کارناموں کا ذکر کر رہا تھا۔ مہتر غزیو نے جو شہریار کی شکل سے متشکل ہو رہا تھا بارگاہ میں داخل ہو کر دعائے طویل دی اور ملک اسلوق سے کہا - میں خلوت میں تم سے کچھ کہا چاہتا ہوں - اسلوق نے اسی وقت جملہ حضار مجلس کو رخصت دی اور شہریار عملی کے ساتھ مکان خلوت میں آیا - مہتر غزیو زیر تخت بیٹھ گیا اور راست و چپ دو فتیلے بیہوشی عنبر آمیز کے روشن کئے - ملک اسلوق نے فتیلوں کی تعریف کی - مہتر نے کہا - شہریار میں نے یہ فتیلے دو نیو الاختراع کئے ہیں تاکہ بعض مقام میں کام آئیں - خصوصاً نقب زنی میں متعفن ہوا ہوتی تھی جب اسمیں یہ فتیلے روشن کر دیتا ہوں پھر بو نے بد دماغ میں نہیں آتی لیکن تم اب اصل مطلب سنو - میں نے بہت کوشش کی مگر فرخزاد میرے ہاتھ میں اسیر نہیں ہوا - فرید بن آن مجکو دین اسلام کی بزرگی اور فضیلت منکشف ہو گئی ہے - لہذا تمکو نصیحت کرتا ہوں کہ بصفائے نیت مسلمان ہو اور بخلوص عقیدت شاہزادہ فرخزاد کی متابعت اختیار کرو - ملک اسلوق نے کہا - شاید تو بھی کہراتی فورید کی مانند قید ہوا چاہتا ہے - ایسے کلمات لا یعنی تیری زبان سے نکلتے ہیں - مہتر غزیو نے کہا - [illegible]

ہیں تو اب با معنی بات سنو شہریو مردک مہتر غزلو کے ہاتھ گرفتار ہوگیا اور اسوقت غزلو تمہاری گرفتاری کے واسطے آیا ہے۔ ملک اسلوق کمال برہم ہوا اور کہا۔ اگر شہریو قید ہوگیا ہے پھر تو کون ہے۔ غزلو نے کہا۔ برہم ہونے کی بات نہیں۔ مہتر غزلو میں ہی ہوں اور قریب ہے کہ تجھکو گرفتار کرلوں۔ ملک اسلوق نے بقصد گریز تخت پر سے نیچے قدم رکھا تھا اُس فتیلہ بیہوشی نے ایسا چرخ دیا کہ بے اختیار زمین پر گرا۔ جس قدر ملازم و خدمتگار وہاں حاضر تھے وہ بھی ہوش سے جاتے رہے۔ مہتر غزلو نے ملک اسلوق کو مہتر غران کے حوالے کیا اور خود ملک زادہ ساروق کے محل کی طرف روانہ ہوا

مہتر شبرنگ ساروق کے محل میں ایک خدمتگار خاص کی شکل سے پہونچا۔ بحسب اتفاق اس شب اسی خدمتگار کی چپی کی نوبت تھی جس وقت تمام مصاحب و ندما رخصت ہوئے ایک خدمتگار نے شبرنگ سے کہا اے نعلک آج تیری چوکی ہے۔ جب ساروق پلنگ پر دراز ہوا مہتر شبرنگ خاموش چپی کرنے لگا۔ ساروق ملکہ تاج افروز کے تصور میں ایسا مستغرق تھا کہ کسی پہلو آنکھ نہ لگی۔ آخر شبرنگ سے کہا اے نعلک فلاں شب تو نے ہمارے روبرو ایک فسانہ دلچسپ کہا تھا اور ناتمام رکھا تھا آج پھر اسی مقام سے وہ افسانہ ہمیں سنا۔ شبرنگ کو اسوقت بجز اسکے کوئی چارہ کار نہ سوجھا کہ جلد جلد چپی کرنی شروع کی گویا سنا ہی نہیں تھا اس دفعہ ساروق نے لیٹے لیٹے زبان سخت سے بہی فرمائش کی شبرنگ پھر خاموش

ہورہا۔ ساروق نے متغیر ہو کر ملازموں کو آواز دی اور کہا دیکھو نعلک کس حال میں گرفتار ہے۔ ناگاہ مہتر غریو بصورت شہر یو وہاں پہونچا۔ راوی کہتا ہے کہ شبرنگ باہمہ عیاری آواز بدلنے پر قادر نہ تہا۔ برخلاف اسکے مہتر غریو کو درویش ترسم کے فیضِ صحبت سے علوم حکمیہ میں کچھہ دسترس ہتی اور اکثر عدیہ حلبیلہ جانتا تہا اور اسطرح تبدیل آواز اور دیگر امور میں بمقابلہ متعارف عیاروں کے درجہ کمال رکہتا تہا۔ فی الجملہ مہتر غریو نے حال دریافت کرکے شبرنگ کو ملازموں کے ہاتھ سے لے لیا۔ اور ملکزادہ ساروق سے کہا نعلک کو آج خداوند رجل الحمار کی زیارت ہوئی ہے اس سبب سے ہر کس وناکس سے گفتگو نہیں کرتا۔ میں چندروز شاہزادہ فرخزاد اور ملکہ تاج افروز کی گرفتاری کے واسطے تگ و دو کرتا رہا۔ آج تنگ آکر آرام لینے کے واسطے قلعہ کا قصد کیا۔ اثنائے راہ میں ایک فقیر خدارسیدہ سے ملاقات ہوئی۔ اُسنے کہا اے شہر یو جلد ملکزادہ کے محل میں پہونچ۔ ملکزادہ نعلک کو خاموشی کے جرم میں قتل کرانا چاہتا ہے اور یہ برگ منہ میں تمکو دیتا ہوں ملکزادہ کہا ہے۔ فرخزاد پر غالب آئیگا اور تاج افروز خود بخود اسکے پاس چلی آئے گی۔ ملکزادہ نے شہر یو کی ملی سے اسی وقت وہ برگ لیکر کہا۔ مہتر غریو نے دو سہ برگ جملہ حاضرین کو تقسیم کیا۔ بعد ازاں کہا اے ملکزادہ آجکی شب تم ایک خواب عجیب دیکھو گے۔ اگر کوئی شخص سلطو [illegible]

ہر چند کہ خود تمہارا پدر اسلوق ہی کیوں نہو۔ اب تم معہ رفقا ساتھ یار
پیکر خداوندی کے تصدق ہو۔ ساروق ناچار معہ خادموں کے طواف
میں مصروف ہوا۔ مگر دوسرا چکر ختم نہونے پایا تھا کہ جملہ مردان یکے بعد
دیگرے چرخ زدہ زمین پر گرے۔ مہتر غزلو و شبرنگ ساروق کو مع
توابعین کے شہر یو کے مکان میں لے آئے۔ دیگر عیار بھی جو شمار میں
چالیس تھے ایک ایک سردار اُسکے کو باندھ لائے تھے۔ غزلو نے قلعہ کہراق
کے سپرد کیا اور خود اسیروں کو لیکر نقب سے نکل آیا

کہراق نے اپنے برادرزادہ ملک داراق جو ہم صاحب علم و دانش
و ہم پہلوان تھا اسیوقت شب میں طلب کیا اور اسکو مشرف باسلام کر کے
عہدہ وزارت دیا۔ اسی طرح شبا شب دیگر امور ضروری کو انجام دیکر علی الصباح
تخت سلطنت پر قدم رکھا۔ جو درباری آتا تھا اوّل متعجب حیران ہوتا تھا
بعد ازاں مسلمان ہوکر اطاعت اختیار کرتا تھا

مہتر غزلو نے قلعہ سے نکلکر ایک میدان میں جو چاروں طرف سے
کوہستان سے محصور تھا اسلوق و سارق کو مع سرداران و پہلوانان
پہلو بہ پہلو دراز کر دیا اور فتیلہ رفع بیہوشی سونگھا کر خود ایک درخت پر چڑھ
گیا۔ درہ ہائے کوہ پر مختصر لشکر منگوا کر جابجا متعین کر دیا تھا تاکہ وہ نامرد بھاگنے
کی راہ نہ پائیں۔ سب سے اوّل ساروق بن اسلوق ہوش میں آیا اور اُسنے وحشت
زدہ چار طرف نگاہ کی۔ بعد حیرت و تعجب کے دل میں کہا بے شبہہ
وہی خواب ہے جسکی خبر شہر یو نے دی تھی۔ اس اثنا میں ملک اسلوق

کی آنکھ کھلی - اسنے حیرت زدہ سارروق سے پوچھا - اے فرزند تاانیہ صحرائے
بے آب و علف میں ہم کیونکر پہونچے - پس ہیش جملہ سردار ہوش میں آئے اور ہر
ایک شخص کو اس معاملہ عجیب سے جنون کی نوبت پہونچی اور ہر ایک بسبب تحیر ہی ہوا
کیا - سارروق نے کہا - اے پدر نابکار و اے سرداران ناہنجار - خاموش -
حالت خواب میں خداوند جل الجبار کی قدرت کا تماشا دیکھو - تمکو کیا خبر کہ میں
خداوند کا نظر یافتہ ہوا ہوں - ایک سردار نے جو یہ جملہ سنکے بھی پہن وحیرانی کی
سارروق نے اسکے کلہ پر ایک ایسا طمانچہ دندان شکن مارا کہ وہ مرغ مذبوح
کی مانند لوٹ گیا - ملک اسلوق نے کہا - او مادر بخطا بے شبہ تیرے دماغ میں
فتور کامل آگیا ہے - کہ ایک استفسار واجب پر تو سرداروں کے درپئے ایذا
ہوتا ہے - سارروق مردود نے باپ کے منہ پر بھی تپانچہ گذرانا - شہر بوعلی
نے سارروق سے یہ بھی کہا تھا کہ جب خزانہ عجیب الکیفیت دیکھو یہ اسم حلقہ زدہ
ورد کرنا - سارروق نے زدوکوب کر کے ملک اسلوق اور سرداروں کو حلقہ
زدہ بٹھایا - اور وہ اسم بتایا - وہ سب بت طلائی حلقہ میں رکھکر چار چار
بیع سارروق کے بہ آواز بلند ورد میں مصروف ہوئے - جب وہ احمق خوب
گرم ہوئے تو بہتر غزنوی نے رلیش ورا ز لصفت زرد و بلقصف سرخ چہرہ پر
چپکائی اور بہ صدائے ہیبت ناک کہا - او سارروق بن اسلوق - سجدہ کر
کہ تیرا مدعا حاصل ہوا - سارروق نے خوف زدہ درخت کیطرف دیکھا - بالا
درخت پر صورت مہیب نظر آئی - اوس نابکار کو یقین واثق ہوا کہ یہ وہی
شاہزادہ متقل خداوند نے بالائے درخت پر تجلی فرمایا ہے - بے اختیار سجدہ

گیا اور بہ تبعیت اسکو اسکو وسردار بھی سجدہ مین جھکے - مہتر غریو نے درخت پر سے اسطرح جست کی کہ خاص ساروق کی کمر پر گرا اور اس کے دوش وسرین پر چند قمچیان اس قوت سے لگائین کہ بیتاب ہوگیا - بعدازان جست زدہ دس قدم جدا ہوگیا اور اسی آواز خوفناک سے کہا - اے فرقہ خدانا شناس بچشم کور دیکھو کہ مین کون ہون - آگاہ ہو کہ شہر یو غریو کے ہاتھہ اسیر ہوا اور اب غریو بعد تسخیر قلعہ ریوانیہ تمہارے سرون پر مثل ملک الموت استادہ ہے - اگر خدا وحدہ لاشریک کو پہچانو - ملک تمہارا مال تمہارا - ورنہ شاہزادہ فلک شوکت کے ہاتھہ سے جام فنا پیوگے

غریو کے اس بیان سے ساروق کو اسقدر غیظ وغضب طاری ہوا کہ اول اسنے چند تپانچے اپنے مونہہ پر مارے زان بعد اس قصد سے اٹھا کہ مہتر غریو سے دست وگریبان ہوجائے - مہتر اول ہی ہوشیار تھا شرارہ آتش کی مانند جست زدہ دور تر چلا گیا اور کہا او لعین برگشتہ بخت تیری کیا قدرت کہ میرے قریب آئے بلکہ مین ہرطرح سے تجپر قابو یافتہ ہون - چاہون تو ابھی قتل کیا کرون - مگر مجبور ہون کہ شاہزادہ والاجاہ کو ہنوز تمہارا منشاے طبیعت دریافت کرنا منظور ہے - ساروق نے کہا اگر فرخزاد نفس الامر مرد میدان ہے میرے اسلحہ اور میری فوج کو میرے پاس بھیجدے - مین اب تندرست ہوگیا ہون اور اس سے ایک میدانداری کی ہوس رکھتا ہون -

مہتر غریو شاہزادہ فرخزاد کیخدمت مین حاضر ہوا اور تمام ماجرا عرض کیا - شاہزادہ نے کہراق کو حکم بھیجا کہ جو لوگ مسلمان ہوئے ہین تمہارے پاس قلعہ مین ہین

باقی تمام فوج و لشکر کو مع سارو ساماں ملک اسلوق سے ملحق ہونے کی اجازت دی
کہراق نے اس حکم کی تعمیل کی - ملک اسلوق کے پاس پہر چالیس ہزار سوار
و پیادہ جمع ہوگیا - اور طبل جنگ بجایا - دوسرے دن دونو لشکر میدان کین مین
صف آرا ہوئے - ناگاہ دامنہ صحرا سے ایک گرد تیرہ و تار اُٹھی - بعد دریافت
معلوم ہوا کہ دو سردار نامدار زنگی الاصل زنگال و سنگال تیس ہزار سوار و پیادہ
کی جمعیت سے اسلوق و ساروق کی مدد کو آئے ہین - ساروق نے باپ سے کہا
دیکہا تو نے میرا خواب کیسا صحیح تہا - تیرے لشکر مین بتیس ہزار کی کمی ہوگئی تہی
ان سرداروں کے آنے سے بخوبی جبر نقصان ہوگیا

ان زنگیون نے بعد ملاقات ساروق کو حرب بہرام سے روکا اور خود
پس و پیش شاہزادہ فرخزاد کے مقابلہ کو گئے - سنگال شاہزادہ کے ہاتہہ سے
قتل اور زنگال مغلوب ہوکر بصدق دل مسلمان ہوا - دوسرے دن ساروق
بن اسلوق بذات خاص شہزادہ کے مقابلہ کے لئے آیا - بعد ردوبدل کامل شہزادۂ
فلک شوکت نے اپنے نیزہ سے ساروق کا نیزہ زمین پر گرا دیا - وہ نیزہ مہتر عزیو نے
لے لیا - اور کہا مین نے سنا ہی کہ تو خداوند باطل ہبل الجبار کا نظر یافتہ ہوا ہے
اور اس جنون مین اپنے باپ کو جبراً میدان کین تک مشائعت کے لئے ہمراہ
لایا - تجکو یہہ بہی معلوم ہوا ہوگا کہ تیرا نیزہ عزیو کے ہاتہہ آئے گا اور اسپر
قابو نہ پاسکیگا - ساروق نے آشفتہ ہوکر عزیو پر گہوڑے کو جولان کیا
مہتر عزیو جست زدہ پس پشت آیا - اور ساروق کے دونو شانون کے
درمیان بایں ضرب سخت سنگ فلاخن مارا کہ روگردان ہوگیا - جب کچہہ ہوش

درست ہوئے - عمود و شمشیر کی تین ضربیں پے در پے شہزادے کے سر پر
لگائیں - شہزادے نے وہ ضربات شمار بار سپر فولادی پر رد کر دیں اور دفعہ
چہارم بعض مبارزت اس چالاکی سے توسن برق وش کو کاوہ دیا کہ وہ
ضرب خالی گئی اور دستہ عمود بسنگینی وزن کے باعث سارق کے ہاتھ سے
چھوٹ نکل گیا - مہتر عزیو نے وہ عمود بھی لے لیا اور سارق سے کہا او
مرگ نصیب اب دو حربے میرے پاس جمع ہو گئے ہیں - اگر تو آج میدان
سے زندہ پھر گیا یہ اسلحہ بیقیمت گران تیرے ہاتھ نہ آئیگا - سارق
نے مہتر عزیو کے لعن وطعن کا جواب نہ دیا اور شمشیر سفاک آدمی غلاف سے
نکال کر بقوت تمام شہزادے کے سر پر لگائی - شاہزادہ نے سپر فولادی کی
پناہ کی بارے چار انگشت کال سپر میں اتر گئی - شہزادہ نے بدم دستانہ
فولادی حریف کی شمشیر سپر سے نکالی اور بہت خود سر دانہ وار زخم کو
مضبوط باندھا - بعد ازاں شمشیر سیف السحر و برق اثر جو دیال طلسم سے ہاتھ
آئی تھی بنام انتقام سے نکال کر کہا - او سارق کمینے تک میں تیری ضرب کا
جواب نہ دونگا - یہ کہکر بقوت دست دیا وہ شمشیر سارق کے سر پر
لگائی - حالانکہ سارق نے بھی سپر فولادی سے پناہ کی مگر اس شمشیر
جانگزا کے جوہر ہیں سارق کی مرگ کندہ تھی - سپر و خود فولادی کو
مثل قرص کاٹتے بغیر چاک کرتی ہوئی سر پر پہنچی اور سر سے کاٹتی زین تک
اتر گئی - مرکب و راکب بضرب مساوی چار پرکالہ ہو گئے - ہرچند سارق
نے نوکر اسلوق کو مارا تھا بیغرض کیا تھا مگر خون محبت پوری نے بھی تک

اور لشکر کو غارتِ مغلوبہ کا حکم دیا۔ ایسی شکست واقع ہوئی کہ کسی کو اپنے
بیگانہ کی ہوش نہ رہا۔ اثنائے حرب میں قضائے مبرم نے ملک سلوق کو
شاہزادہ ملک شوکت کے ہاتھ گرفتار کرا دیا۔ اس وقت ایک افسر کلان
مرد افگن اسلاقی نے اپنے لشکر ہزیمت خوردہ میں طبل بازگشت بجوا دیا
اور شاہزادہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ جسوقت ہمارے بادشاہ
کا مقدمہ یکسو ہوگا میں ہی مع لشکر بطیب خاطر اطاعت سلطانی اختیار
کرونگا۔ شاہزادے نے اس کا عذر قبول اور ایک خلعت فاخرہ دیکر
رخصت کیا

ایک ہفتہ میں شاہزادہ کا زخم فی الجملہ مندمل ہوا۔ شاہزادے نے
زر خطیر مساکین و فقرا کو بخشا اور صاحبقران اعظم کو یاد کرکے زار زار رویا
زنگال زنگی نے عرض کی کہ اے صاحبقران ملک سواحل۔ میرا ملک یہاں سے
دس منزل ہے۔ وہاں سے اسیقدر فاصلہ پر ایک جزیرہ ہے نبیدہ نام
وہاں ایک معبد بزرگ ہے اور ایک بزرگوار ملقب بہ درویش جبلی وہاں
تشریف رکہتا ہے۔ اگر حضور اس بزرگ سے ملیں۔ یقین واثق ہے
کہ صاحبقران اعظم کی خبر دنا کیت دریافت ہوجاوے۔ شاہزادے نے
لشکر ملک [illegible] کے سپرد کیا اور چند پہلوانان منتخب عیاران
چالاک کی معیت سے جانب بندر روانہ ہوا

شاہزادہ کی روانگی کے بعد مخلف نوجوان نے ملک کی گرداوری کی اور
جب یہ یقین ہوگیا کہ [illegible]

اور مقتر غزنوی کی اجازت سے صید و شکار مین مشغول ہوا
اس مقام پر یہ قصہ ختم ہوا اور حکیم ابوالمحاسن نے صاحبقران اصغر کی داستان کی قرات شروع کی

ملاقات کرنا صاحبقران اصغر کا خورشید جمال بنت روضہ دار پری سے اور بعد سیر طرف کرنے بقیہ طلسم غزنی کے زہرالقا پری سے منعقد ہونا

ہم صاحبقران اصغر کا حال اس جائے تک تحریر کر چکے ہین کہ سرقہ سلطان کے روضہ مین ایک خواب دیکھا اور ضابطہ پری سے جسکو روضہ دار پری بھی کہتے ہین - کہا کہ اپنی دختر کو طلب کرو اور اس نے ایک رقعہ خورشید جمال پری کو لکھا - راوی کہتا ہے کہ جسوقت خورشید جمال نے اپنی مادر کا رقعہ پڑھا بازوئے استعجال جزیرہ خورشیدیہ سے جو اسکا وطن و ہم دار الحکومت تھا روضہ کیطرف روانہ ہوئی - وہان پہونچکر بعد طواف روضہ اپنے قصر مین داخل ہوئی - جس مین واقعی ایک قصر نگر زیبا ایوان درخت ہائے چنار پر اجنہ نازک دست نے بنایا تھا جسکا ذکر صاحبقران کے خواب مین مفصل آچکا ہے - اور اسکا قصر الاشجار نام تھا - ضابطہ پری دختر کے پاس آئی اور بعد جبین بوسی امر ... کے ... پر اظہار مسرت کیا - خورشید جمال نے کہا - اے مادر معظم مین از خود نہین آئی - مین نے ایک خواب صالح ... کہ ... تمہاری خدمت مین پہونچون -

روضہ دار پری نے خواب کی حقیقت سنی اور ایک کاغذ پر لکھہ لے - وہ خواب شاہزادہ بدر منیر کے خواب کے بالکل مطابق تہا

ضابطہ پری صاحبقران اصغر کیخدمت مین حاضر ہوئی اور تخت پر سوار کر کے قصر الاشجار مین لے گئے - صاحبقران اصغر نے جو عالم شہود مین جنار پر عمارت دیکہی نہایت متعجب ہوا اور خورشید جمال پری کا اشتیاق ملاقات دہ چند ہوگیا - روضہ دار پری نے کہا مجہو معلوم ہے کہ حضور نے ایک خواب دیکہا تہا - یہ موقع ہے کہ اس کی حقیقت مفصل بیان فرمائین - صاحبقران نے بے کم و کاست وہ احوال بیان کیا - ضابطہ پری نے کہا - خورشید جمال نے بہی یہین کیفیت خواب دیکہا ہے اور وہ کاغذ جسپر حقیقت خواب تحریر ہی پیش کیا - صاحبقران اصغر نے فرمایا - معلوم ہوا کہ تمہاری دختر باعزاز و احترام مجہسے منعقد ہوگی - پس اس سے کہو کہ حجرہ سے باہر آوے اور ہمکو اپنی زیارت جمال سے مستفیض کرے - ضابطہ نے کہا اب اس دختر غیور کو حضور ... ملاقات کرنے مین کچہہ عذر نہین بشرطیکہ ایک نوشتہ اسی مضمون سے لکہہ دین جیسا کہ عالم رویا مین لکہا تہا - صاحبقران نے اقرار نامہ لکہا اور درویش مغربی اور ملک اعزب و دیگر رفقائی جو روضہ مین ہمراہ آئے تہے اپنی اپنی مہرین اور دستخط کئے

جسوقت خورشید جمال نے وہ اقرار نامہ پڑہا درگاہ خدا مین سجدہ شکر بجالائے اور از سرتاپا لباس و زیور زیبا و گران قیمت سے آراستہ ہوکر مثل طاؤس طناز بہزار کرشمہ و ناز صاحبقران اصغر کے پاس آئے - صاحبقران نے

جو بالمشافہ وہ صورت زیبا دیکھی حیران و ششدر رہگیا - جب کچھ ہوش و حواس درست ہوئے مثل جان عزیز تنگ بغل مین دبایا - حضار مجلس پہلے سے علیحدہ ہوگئے تھے - دوروز صاحبقران نے خلوت و جلوت مین خورشید جمال کے حسن جہان آرا سے اپنے دل مشتاق کو روشن کیا - بعد ازان درویش مغربی کو طلب کیا اور یہ قرار دیا کہ بعد از عقد ملکہ طلسم خورشید جمال کا صیغہ عقد واقع ہو -

اس امر کو طے کر کے شاہزادہ بدر منیر صاحبقران اصغر نے لوح مرکا شفہ مین نظر کی قاعدہ کے موافق یہ ہدایت ہوئی کہ اب تجکو اس سر حد کے طلسم حوض و غمام کا باطل کرنا واجب ہے - صاحبقران نے درویش مغربی اور ملک اغرب اور خورشید جمال اور گوہر پری و ملکہ روشن تن وغیرہ کو رخصت کیا اور خود روضہ مشرقہ سلطان سے برآمد ہو کر ایکطرف روانہ ہوا - بعد مسافت قلیل ایک درخت عظیم الشان کے قریب پہونچا جسکی بلندی تک نظر نہ جاتی تھی - اس درخت کے وسط مین ایک کمان اس قدر طویل و زبردست آویزان تھی کہ اگر نمونہ قوس قزح کہین سبز اور ... نہ کمان مین ایک جانور سیاہ رنگ بیٹھا تھا اور بزبان تاسف و صدائے حزین الغیث الغیث کہتا تھا - ناگاہ جوف درخت سے ایک اژدہائے شعلہ بار نکلا اور اس ارادہ سے قریب درخت آیا کہ اُس جانور کو نگلجاوے - وہ جانور اسیطرح الغیاث الغیاث کہنے لگا - اژدہا نے اس کی فریاد و فغان پر مطلق توجہ نہ کی - دہن کشادہ قریب تر ہو پہنچا - صاحبقران نے جو اژدہا کی دہن کے اندر بچشم غور نظر کی ایک نقطہ ...

یاقوت درخشان زبان پہ نظر آیا۔ صاحبقران اصغر بحکم لوح اس وقت تک
مخفی تھا۔ اب ظاہر ہوا اور تیر خانہ کمان میں رکھ کر بآئین قادر اندازی اس نقطہ
دشمن پر مارا کہ اژدہا کے پشت سر سے گذر گیا۔ وہ اژدہا سے آتش فشان
جانور کمان نشین کی ایذا رسانی سے باز رہا اور اسی طرح دہن کشادہ صاحبقران
کی طرف آیا اور اس زور سے دم کھینچا کہ اگر صاحبقران کی بجائے کوئی اور شخص
ہوتا بے تکلف اسکے مونہہ کے اندر داخل ہو جاتا۔ صاحبقران جست زدہ
دوسرے درخت کے سایہ میں چلا گیا کہ وہ بھی ایسا ہی سربلند تھا اژدہا
دوبارہ جانور کی طرف متوجہ ہوا اور نفس شرربار اپنا درخت اول کی طرف
پہونچا۔ درخت میں از بیخ تا بلندی آگ لگ گئی حتی کہ شرارہاے آتش اژدہا
کے جسم تک پہونچے اور وہ موذی مثل ہیزم خشک جلنا شروع ہوا بیتاب
باشتعال آتش جانور سیاہ رنگ کمان نشین پکارا اے طلسم کشا الغیاث الغیاث
جلد میری فریاد کو پہونچ ورنہ میں بھی اس آتش سوزان میں جل جاؤنگا
صاحبقران بحکم لوح آتش سوزان میں داخل ہوا۔ شعلہاے آتش بعینہ گل
سرخ کی مانند محسوس ہوتے۔ صاحبقران اس جانور کمان نشین کو نکال کر
محفوظ و سلامت باہر نکل آیا۔ جانور نے کہا۔ اے جوان مرد اب مجھے رہائی
دے۔ صاحبقران نے رہا کر دیا۔ اور خود دیر تک اس درخت
اور اژدہا کے جلنے کا تماشا دیکھا کیا

جس وقت درخت و اژدہا جل کر خاکستر ہوگئے ایک مرد حبشی ...
سیاہ پوش گوشہ بیابان سے صاحبقران کے پاس آیا۔ صاحبقران نے ...

پوچھا تو کون ہے۔ اُسنے کہا غلام کا نام سوید اجنی ہے اور مین بشکل جانور سیاہ خانہ کمان مین بیٹھا تھا اور فریاد الغیث اور زاری بعد الغیاث کرتا تھا حضور طعام نوش فرمائین۔ صاحبقران نے دسترخوان پر بیٹھ کر شیر مال و کباب مرغ اور آب شیرین نوش فرمایا اور سوید اجنی سے اُسکی اور اژدہا وغیرہ کی تحقیقت دریافت کی۔ سوید اجنی نے کہا اے شہریار۔ مین اور وہ اژدہا جسکا ثعبان جنی نام تھا خدمت پاسبانی پر تعین تھے۔ مگر ثعبان جادوگر اور ابلیس پرست تھا اور مین پشت در پشت خدا پرست ہوتا آیا ہون جس دن میرے دادا کو نگہبانی طلسم تفویض کی گئی بانی طلسم نے از روئے احوال مستقبل یہ حکم دیا کہ بوقت فتح طلسم تیری اولاد سے سوید اجنی اس کام پر مامور ہوگا اُسکو چاہیے کہ اِس قدر زمانہ کے بعد جو عمر طلسم ہے فلان سال و فلان ماہ و فلان روز سے لفظ الغیث زبان پر جاری رکھے۔ جس وقت ثعبان جادو بشکل اژدہا اُسکے درپے ہلاکت ہو اُسوقت لفظ الغیث الغیاث سے بدل دے بمجرد فریاد الغیاث کے طلسم کشا وہان پہونچیگا اور سوید اکو قید طلسم سے نجات دیگا۔

اِس گفتگو مین صاحبقران اصغر کو تشنگی کا اِس قدر غلبہ ہوا کہ حلق خشک ہوگیا۔ سوید اسنے کہا۔ جو پانی غلام ساتھ لایا تھا وہ حضور نے نوش فرمالیا۔ اب اِس صحرا سے ویران میں آب شیرین کا دستیاب ہونا محال ہے۔ الا بہ شفقت خاص۔ حضور ثعبان جنی کا تودہ خاکستر ایک طرف پھینک دین۔ وہان بجائے ہیچ درخت ایک تختہ سنگ سرخ حلقہ دار نظر آئیگا اور ایک گھڑا

زر افشان نام تختہ سنگ پر رکھی ہوگی - بانیان طلسم نے وہ کمان بطریق
ہدیہ خاص فاتح طلسم کے واسطے امانت رکھی ہے - کمان اپنے قبضہ مین لاؤ
اور وہ تختہ سنگ بقوت صاحبقرانی اُٹھاؤ - زیر سنگ ایک چشمہ آب بہ
رنگ خون کبوتر جاری ہے - تین قدم شماری چشمہ سے جدا ہو کر یہ کہنا -
او دیو مین البلا - جلد چشمہ سے باہر نکل - چشمہ کے صاف اور طلسم حوض بو
اہر کے برطرف ہونے کا وقت قریب آیا ہے - جب تین بار یہ جملہ زبان
سے کہو گے - ایک دیو ہزار قامت اِس صورت و شان کا چشمہ سے نکلیگا -
جسکا تمام بدن آئینہ کی مانند تجلی و براق ہوگا اور ایک گرز بلور شیر کلہ اُس
کے ہاتھ مین ہوگا - اُسے بشیرین زبانی دین خدا پرستی کی ہدایت کرنا -
اگر مسلمان ہو فہو المراد - ورنہ اُسکی ضرب عمود رد کرکے ایک تیر جگر دوز کمان
زر افشان کے چلہ مین رکھ کر دیو کے سینہ مین مارنا - ضرب تیر سے
استخوان سینہ کی آواز ایسی آئیگی جیسے شکست آئینہ کی صدا ہوتی ہے -
متعاقب اُس کے بشکل فوارہ دیو کے سینہ سے جوش مار یگا اور چشمہ مین داخل ہوگا
اُس [illegible] چشمہ مین دریاے ذخار کی صورت جوش و تلاطم لاحق ہوگا -
[illegible] چشمہ مین داخل ہوجانا - بعد بجا ہونے حواس اپنے کے ایسے مقام
مین [illegible] پہونچوگے جہان اسی صورت کا چشمہ [illegible] ایک درخت ثمر دار
[illegible] چشمہ کے [illegible] درخت [illegible]

موافق لوح [illegible] نظر کرنا

[illegible] تمام [illegible] گر چشمہ [illegible]

کے کہنے سے درخت چنار کے سایہ مین بیٹھ کر جام یاقوت مین پانی پیا اور
نمد اکھا کر جو سودا لایا تھا آرام فرمایا - بعد بیدار ہونے کے اوراد و
وظائف سے فارغ ہوکر لوح پر نظر کی اور موافق ہدایت مرد غیب سودا
جنی سے کہا بیل و کلند لاؤ اور اس چشمہ کا پانی اُس حوض خشک مین لے جاؤ
جو یہان سے ایک فرسنگ کا ل ہے - سودا زمین کے کھودنے مین مشغول ہوا
بروقت اس عمل کے اُس صحرا پُر آفت بلا کے ہر گوشہ سے اس طرح کی آوازین
ہاے مہیب و ہولناک آئین کہ صاحبقران اصغر متوہم ہوا - ناگہان چار دیو
کوہ پیکر باشکال مختلف یعنے فیل سر و شیر سر و سگ سر و گرگ سر ا
حربہ ہاے لیکر نعرہ زنان و شور کنان پیدا ہوئے - صاحبقران نے دیو
فیل سر کی طرف پیش قدمی کی جو سمت راست سے آیا تھا - دیو نے ایک
ضرب سخت از پشت خدنگ صاحبقران کے سر پر مارا کہ اگر کوہ آہن پر
لگتا تا بیخ بند نہ ہوتا - مگر صاحبقران نے اُس ضرب کو خالی دیا اور دیو کو بگرز
سنگ آسیا کی صورت گرد سر چرخ دیا اور نہایت زور سے سطح زمین پر ایسا
اور اُسکے سینہ پر سوار ہو گیا - اس عرصہ مین دیو شیر سر قریب پہونچا صاحبقران
نے اُسکے سینہ مین ایک تیر جانگیر ایسا جوڑا سوفار غرق ہو گیا - بقدرت
ربانی ضرب تیر سے دیو شیر سر کے سراپا مین آگ لگ گئی - گرگ سر و سگ
سر آگ بجھانے مین مصروف ہوئے - صاحبقران دیو فیل سر کے سینہ
سے اُٹھ آیا اور کہا تو بھی اپنے بھائی کی آتش بدن بجھا لیکن اس آگ کے
بجھنے کے عوض اُن چارون کو صاف و پاک جلا دیا

سوہیا حبشی نے ایک روز و شب کی مشقت میں چشمہ کا پانی خالی کیا اور حوض خشکی میں پہونچایا۔ جس وقت حوض لبریز ہو گیا ایک ابر غلیظ و سیاہ تمام آسمان پر محیط ہوا اور بے شمار جانوران سیاہ رنگ مثل شپرک ابر میں سے نکلے اور اُنہوں نے بہ ہیئت مجموعی حوض میں غوطہ مارا۔ اُن میں ایک جانور بصورت ابابیل شب پرک پا تھا وہ تمام جانوروں سے اول حوض کے کنارے پر آیا اور سب کے بعد پرواز کرنے کا قصد کیا صاحبقران نے ایک اسم تلبیں پیکان تیر پر دم کیا اور ہنگام پرواز ابابیل کے سینہ میں بائیں تاور انداز ہی مارا کہ زندہ زمین پر گرے۔ سوہیا نے آگ روشن کی اور ابابیل کو سالم آگ میں جلایا۔ بروقت اس عمل کے دود آتش ابر سیاہ سے وصل ہو گیا اور باد تند و تیز چلنی شروع ہوئی صاحبقران نے گرد و پیش اپنے ایک دائرہ کھینچ لیا۔ اور وہی اسم پیکان تیر پر دم کیا تھا متواتر پڑھا تین ساعت کامل کے بعد طوفان باد دور ہوا حوض اور جانور غائب اور ایک نقب کا دہانہ پیدا ہوا

صاحبقران نے سوہیا حبشی کو رخصت دی اور خود نقب میں قدم رکھا۔ جب نقب ختم ہوئی اُس حوض سے باہر نکلا جو سرحد غربی پر دیکھا تھا۔ مگر آج حوض کو گلاب سے لبریز دیکھا۔ ایک ابر سفید رنگ حوض پر سایہ افگن تھا۔ اسی طرح جانور تھے اور نہ گلہائے چمن سے بوئے خوش آتی تھی۔ نتیجہ معلوم پڑتا ازان مقید طلسم نحیف و نزار صف بستہ ایستادہ تھیں۔ وہ با ادب تمام آداب و مجرا بجا لائیں۔ صاحبقران نے اُن کو

باعزت و آبرو رخصت کیا

جب ملک اغرب کو اطلاع ہوئی صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوا
اور شہر میں لے گیا۔ دوسرے دن درویش مغربی آیا۔ صاحبقران
اُسکے مشورہ سے تخت روان پر سوار ہوکر زہرہ لقا کے قصر کی طرف روانہ ہوا۔
درویش مذکر صاحبقران سے اول زہرہ لقا کے پاس پہونچا جو ملکہ شاہ بانو
کی امیر الامرا کی دختر ہے۔ اور اُس سے کہا اپنے محل کی آراستگی کراؤ۔ زہرہ
لقا نے کہا اے بزرگ میرا عقد فی الحال ملتوی رہے تو بہتر ہے اور اگر تقدیر مین
ٹل نہین سکتی تو کوئی تدبیر ایسی کرو کہ روشن جمال پری کی طرح مجھکو بھی کسی نوع
دو بارہ حاصل ہو۔ درویش مذکر نے کہا۔ حاشا وکلا مجھکو اس امور مین کچھ
دخل نہین۔ زہرہ لقا مایوس ہوکر بوقت شب ملکہ مشرقہ سلطان کے روضہ
مقدسہ پر پہونچی اور بعد عبادت الٰہی بزبان تضرع و زاری اپنی مراد سے حاجت
کی دعا مانگی۔ ہمیشہ گریہ مین اُسکی آنکھ لگ گئی۔ عالم واقعہ مین حکم القران ثانی
طلسم تشریف لائے اور فرمایا اے زہرہ لقا دعائے سحر آمیز تیری درگاہ رب
العزت مین درجۂ اجابت کو پہونچی۔ اول ہی تو کو کبہ روشن تن بنت اوراق
شاہ اور مہران مہر طلعت بنت آفاق شاہ کے مقابلہ مین عقد اور خورشید
لقا بسر نا انصافی تھی۔ اگرچہ خورشید جمال ملکہ بنت سلطان کی سفارش
و ذریعہ سے طلسم کشا کے نزدیک ممتاز و رحیب الاحترام ہوئی ہم سفنہ
عجیبہ الٰہی طلسم مین ایکسو نوع کا اعزاز و امتیاز بخشا جسکی تیرا اور خورشید
جمال کا مرتبہ مساوی الوزن رہیگا۔ بسنو تو اسی مقبرہ مین ایک درخت

شجرۃ الحب نام صاحب طلسم ہے بعینہ سیب کی صورت اُس مین ثمر پیدا ہوتا ہے اُس درخت کے دو ثمر لیے اور اُن پر باین اعداد اسم اعظم دم کرنا اُس مین سے ایک ثمر شاہزادہ بدر منیر کے نام سے خود کھالینا اور ثمر دویم اپنے نام سے پیش از ملاقات صاحبقران کو کھلادینا - زہرہ لقا کچھ اور عرض کیا چاہتی تہی کہ حکیم صاحب نظر سے غائب ہو گئے -

زہرہ لقا کی آنکھ خواب سے کھل گئی - اور اُسی وقت دو ثمر شجرۃ الحب کے لیے - ایک صاحبقران کے نام سے خود کھالیا اور دوسرے پر اپنا نام دم کرکے ناہید خواص سے جو ملکہ کی دایہ کی دختر ہے مشورہ چاہا - ناہید نے کہا اِس کام کے لیے میرے بھائی اخضر نوجوان کو قاف سے طلسم مین بلاؤ اخضر نوجوان ایک مرد ذو فنون حیثت و چالاک ہے - زہرہ لقا اپنی تقریر آئی اور دوسرے دن درویش مغربی کو بلوایا اور کہا کہ حضرت دو چار دن صاحبقران فلک مکان کو صید و شکار مین مشغول رکہین جس وقت تک کہ دن اُس قصر مین لے آئین - درویش نے کہا بہت مناسب ہے حسب اتفاقات حسنہ ان ایام مین خود صاحبقران کی طبیعت شکار کی طرف مائل تہی - دوسرے دن درویش مغربی صاحبقران کی خدمت مین پہونچا اور عرض کیا شہریار اگر مزاج مبارک صید و شکار کی طرف راغب ہو یہان سے دست راست اِس کیفیت و نزہت کا صحرا دکہتا ہے کہ دفور سبزہ و گل سے بعینہ قطعہ جنت الماوا معلوم ہوتا ہے دو چار روز وہان جانوران وحوش و طیور کا شکار کہیلیے اور دل بہلایئے - اِس عرصہ مین ملکہ

زہرہ لقا کے قصر کی بھی تیاری اور آراستگی ہو جائے گی۔ درویش کی
ترغیب سے صاحبقران اُس صحرائے پُر بہار میں تشریف لے گیا جس کا
نام رشک بوستان تھا

جب اُس پریزاد عاقلہ دوران نے بہمہ وجوہ صاحبقران کے شغل
اوقات کی طرف سے خاطر جمع کر لی ناہید سے کہا اے خواہر اب اپنے بھائی ظہیر
کو قاف سے بلا۔ بلکہ میرے نزدیک خود تیرا جانا مصلحت ہے۔ ناہید نے
کہا اے ملکہ ممکنات طلسم میں ظہیر کا داخل کرنا محال ہے چنانچہ اس ضابطہ کو
تم خوب واقف ہو۔ صاحب اختیار یا ملکہ رفیعہ سلطان ہے یا یہ دونوں
درویش مشرقی و مغربی اختیار رکھتے ہیں۔ اے ملکہ اس طلسم میں ایک
دیبا چشمہ ہے کہ بجز درویشوں کے اہل طلسم کو نظر نہیں آتا۔ جس وقت اہالی
طلسم یعنی ملکہ رفیعہ سلطان کو آب چشمہ کی حاجت ہوتی ہے دونوں درویشوں
میں سے ایک کو کہلا بھیجتی ہے وہ درویش اُس چشمہ کا نشان دیتا ہے
بلکہ خود وہاں موجود ہو جاتا ہے۔ ہر گاہ ملازموں نے بقدر ضرورت پانی
لے لیا اور درویشوں نے پشت پھیری وہ چشمہ بھی بقدرت ربانی نظر
نہیں آتا۔ ملازم ظروف بستہ ملکہ کے پاس لیجاتے ہیں۔ ملکہ کو جس
پریزاد کا طلب کرنا منظور ہوتا ہے اُس چشمہ کا پانی بقدر وضو مرحمت
فرماتی ہیں وہ شخص اُس پانی سے وضو کر کے بلا ضرر طلسم میں داخل ہو
جاتا ہے۔ بالفرض اگر کوئی زن و مرد بے وضو طلسم میں آنے کا قصد کرے
اور حد معین تک پہنچے۔ خود بخود پردہ غیب سے آتش طلسم اُسکے سراپا

منتشر ہو جاتی ہے - طرح یہ شخص سیر کرتا ہوا کوئی [illegible]
تک پہونچا [illegible] میں آسکے اور چاہا ان تک [illegible] چشمہ سے وضو کرے
[illegible] اس تک [illegible] حیوان تک آتش [illegible]
[illegible] ہے - [illegible] مخصوص [illegible] کے لئے ہے - [illegible]
[illegible] صورت [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] شہزادہ [illegible]
[illegible] روشن [illegible] اور [illegible] جوان [illegible] داستان میں تھی
[illegible] صورت [illegible] روشن [illegible] کے پاس [illegible]
[illegible] چشمہ [illegible] پانی [illegible] - [illegible]
[illegible] روشن [illegible] اون [illegible]
[illegible] اس امر میں استخارہ کرتا ہوں اور [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] استخارہ موافق آیا - [illegible] نے
[illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible]
[illegible] اسکے حال پہ [illegible]
[illegible] روشن [illegible] وہاں سے ایک طرف روانہ ہوا [illegible] ساتھ ہولی -
[illegible] روشن ایک مقام پہ پہونچا - جو مشرق و مغرب کے
[illegible] واقع تھا اور کوئی [illegible] ان کی [illegible]
ایک چشمہ مثل چشمہ حیوان کمال [illegible] نے [illegible]
[illegible] پانی [illegible] سے [illegible]
[illegible]

لباس کی شکل سے تبدیل کی اور اُس جگہ پہونچا جہان صاحبقران
صفر شکار کہیں رہا تہا اور کمال عقید تمندی سے صاحبقران
کی رکاب دولت نصاب کو بوسہ دیا بعد ازان اور وہ ثمر دم شدہ جو
زہرہ لقانے دیا تہا پیش کیا۔ صاحبقران نے لوح مکاشفہ مین نظر
کی۔ یہ آواز غیب کان مین آئی ایسے امور لوح سے متعلق نہین ہین۔
صاحبقران نے بے تامل وہ ثمر کہا لیا۔ جسوقت وہ ثمر حلق سے اُترا
خود بخود زہرہ لقا کی آتش محبت سینہ مین روشن ہوئی۔ صاحبقران
نظر سے کچہ پوچہا چاہتا تہا کہ وہ ایک طرف مرکب زدہ روانہ ہوگیا
آخر نوجوان ملکہ زہرہ لقا کے پاس آیا اور صاحبقران صفر عید گاہ
سے بارگاہ مین تشریف فرما ہوا۔ اتنے مین درویش بہر کر بارگاہ مین
آیا۔ صاحبقران نے درویش سے کہا میرا دل زہرہ لقا کے قصر مین
جانے کے لئے اب زیادہ انتظار نہین کر سکتا۔ درویش اُسی وقت
زہرہ لقا کے پاس آیا اور کہا اے فرزند مین تجہے صاحبقران کی محبت
و شوق کا مژدہ دیتا ہون۔ اگر کہو صاحبقران کو یہان لاؤن۔ زہرہ
لقا نے کہا مین بہر صورت تمہارے حکم مین ہون جو مناسب سمجہو عمل مین لاؤ
درویش بہر کر صاحبقران کے پاس آیا اور کہا بسم اللہ تشریف لیجئے۔
صاحبقران نے ملکہ کو کعبہ اور جمشید وہرہ کی دختر کو چلے بہیجا اور خود نیم
مجہار کر ہمراہ رکاب سے کر زہرہ لقا کی قصر کی طرف روانہ ہوا۔ دو روز و
شب راہ مین گذرے رفتہ رفتہ دور سے اِس شان کا ایک قصر نظر آیا

قامِ فلک فرسا بالائے کوہ نظر آیا جسکے بروج و فصایل مین سرتاسر جواہرہائے مختلف رنگ اس آب و تاب کے نصب تھے کہ اُنکی شعاع سے نظر خیرہ ہوئی جاتی تہی اور گرد و پیش جنب باغ دلکشا وسیع الفضا نمونہ روضۂ رضوان نہایت پُربہار و باکیفیت تھے - درویش مغربی صاحبقران اصغر کو بالائے کوہ لیگیا اور ایک باغ فردوس منزل مین اُتارا صاحبقران زہرہ لقاکے شوق ملاقات مین اس قدر مستغرق تہا کہ باغ کی لطافت و آرایش کی طرف مطلق متوجہ نہوا - وہان کوکبہ روشن تن اور جمیلہ بانو زہرہ لقاکے پاس گئین اور صاحبقران کا سلام شوق بہزار اشتیاق و آرزو پہونچایا دوسری شب درویش مغربی نے ایک باغ رشک ارم مین صاحبقران کی دعوت کی - تمام شب پریزادان حور لقا کا ہنگامہ رقص و نوا برپا رہا - اور ساعت معینہ مین صاحبقران کا عقد زہرہ لقا سے منعقد ہوا

بعد عقد سات روز صاحبقران زہرہ لقا سے عیش و عشرت مین مشغول اور جام یاقوت مین جرعۂ بادۂ ارغوانی فرماتا رہا - روز ہشتم حسب تاثیر طلسم خود بخود ملکۂ طلسم رضیہ سلطان کی صورت زیبا کا تصور بندھا اور اُس سامان عیش و نشاط سے یکبار دفعۃً طبیعت کو منغض کر دیا - [illegible] وضو کیا اور عبادت کردگار سے فارغ ہوکر لوح ملکہ شفقہ کو دیکھا حسب دستور لوح کو سینہ سے ضم کرنے کی ہدایت ہوئی صاحبقران نے لوح سینہ سے لگائی ہر وقت اس عمل کے غنودگی طاری ہوئی تمام تن

غنودگی مین ایک مرد ریش سفید بلا تکلف صورت بہ لباس صوفیہ نمو
دار ہوا اور بعد سلام تعظیم بجا لاکے فرزند ارجمند حضرت صاحبقران سے کہا قبلہ
صاحبقران نے فرمایا اے شیخ بزرگ میرے عزم کا حال تجھ سے مخفی نہین بجز
اس قصد کے اور کیا گذارش کرون کہ بعد فتح مراحل طلسم حضرت شاہ باز
سے ملاقات کیا چاہتا ہون۔ پیر مرد مسکرایا اور کہا فی الحقیقت تصور کمال
کے یہی معنے ہین کہ ایک طرف تو طلسم کے عشق و عاشقی کا دعوی کیجئے
اور دوسری طرف نازنینان ماہ پیکر سے بجا ہشتی نفس ہم آغوش
ہو سکے ہو

شعر
این چہ عشق است غیر انصاف است ÷ این نہ عشق است صرف ہوس است

پیر مرد کی ذہن خفگی و کلمات ملامت آمیز سے صاحبقران اول تو شرمندہ
ہوا لیکن بظاہر جواب دیا اے حضرت مین عالم طلسم مین بے اختیار محض
ہون یہ اعتراض تب حکیم اشراق پر کرین۔ پیر مرد نے کہا آفرین خوب
جواب معقول دیا حقا کہ صاحبقران طلسم ایسے ہی زیرک ہوا ہی ہوتے ہین
آزردہ خاطر مین نے ناگاہ یہ اعتراض کیا تھا۔ سب تم طلسم جنوب
والشمال کی فتح پر ہمت کر باندھو

فتح طلسم الجنوب والشمال

صاحبقران نے پیر مرد سے ہدایت حاصل کرکے خورشید لقا و

زہرہ لقا کو جانب قاف ملکہ رفیعہ سلطان کی خدمت میں موجود رہنے
کے لئے روانہ کیا اور کوکبہ روشن تن اور جمیلہ ۔ تو بھی ہمراہ نجیب الدین
نسیم عیار کو ملک مغرب کے پاس پہنچنے کا حکم دیا ۔ صاحبقران خود درویش کے
تکیہ میں تشریف لا کر اُس سے شجرہ مخفیہ کا حال اور مقام پوچھا ۔
درویش نے بقید قسم کہا مجھے شجر مذکور کے حال سے اطلاع کامل نہیں ہاں
اتنا سنا ہے کہ عالم واقعہ میں کسی بزرگ نے مجھ سے فرمایا کہ شجرہ مخفیہ
خاص تیرے تکیہ میں ہے ۔ ہر وقت مصنفہ طلسم کشا کو اُس کا پتہ ن
دینا ۔ بعد ازان وہ بزرگ بشارت دہندہ مجھے اِس مقام میں لائے
فرمایا کہ فلان زمین سبز و شاداب شجرہ مخفیہ کی علامت ہے یہ کہا
کہ اُسی وقت خواب سے آنکھ کھل گئی اور سمجھا کہ بزرگ بشارت دہندہ
خاص حکیم بشیراق مغفور کی ذات قدسی صفات تھی ۔ مدت دراز تک
اُس کی حقیقت میں حیران رہا ۔ رفتہ رفتہ یہ خیال دل سے محو ہو گیا اب جو
حضور نے شجرہ مخفیہ کا نام لیا مجھے خواب اپنا یاد آیا ۔ صاحبقران نے
فرمایا بہر حال ہمیں اُس مقام متبرک میں لے چلو ۔ درویش نے کہا حضور
بارہا ملاحظہ کیا ہے میں نے بالفعل اس زمین کو نہیں دیکھا نشان
اُسکا کس طرح دوں ۔ صاحبقران نے فرمایا تم ہمراہ چلو ۔ جب اس
پر پہنچو گے خود بخود شجرہ مخفیہ کا نشان ظاہر ہو جائیگا ۔ درویش
بحضرت زہرہ صاحبقران کو اُس مقام میں لایا جو مقام کہ درویش نے
خواب میں دیکھی تھیں علامتیں وہ سب ظاہر ہوئیں ۔ صاحبقران نے

دیدہ عیش کو رخصت کیا اور خود جس مقام میں کہ اوراد خوانی کا حکم تھا اوراد
اسم میں مشغول ہوا۔ اور تمام شب چشم بند اسم پڑھتا رہا۔ آخر شب ایسی
آواز خوفناک کان میں آئی کہ بے اختیار آنکھیں کھولدیں اور خوف زدہ
چار طرف نظر کی۔ وقت صبح ایک غار عمیق نظر آیا اور ایک درخت جسکی
بیخ اور شاخون کا رنگ زرد مطلق تھا اور برگ سیاہ تھے وسط غار میں
واقع تھا۔ صاحبقران بے خوف و وسواس غار میں داخل ہوا

جس وقت بالاے درخت جانے کا قصد کیا ایک طرف سے
یہ آواز جگر شگاف آئی باش او انسان ضعیف البنیان اجل گرفتہ اپنے زعم
باطل میں اس درخت کو بے مالک سمجھا ہے کہ دلیرانہ درخت پر جانے کا
ارادہ رکھتا ہے۔ ہوشیار ہو جا میں حریف تیرا ہمر گوسپ آ پہونچا ہون اگر ہزار
جان میں رکھتا ہوگا میرے ہاتھ سے ایک سلامت نہیں لے جائیگا صاحبقران
نے جو بہ نظر غور دیکھا ایک دیو ہیبت بدنما طول مربع جسکا رنگ جسم شجر مخفیہ
کے رنگ سے مشابہ یعنی از سرتا پا زرد رنگ تھا حتی کہ آنکھیں بھی
زرد تھیں ایک چوبدست آہنی دوش ناپاک پر رکھے ہوئے شور کنان
و خندہ زنان صاحبقران کے نزدیک آیا۔ صاحبقران بھی بہر صورت
خبردار تھا فرمایا او ناپکار ہرگز نصیب میں اس درخت کے مالک کی تلاش
میں آیا ہون اگر تو مالک ہے مردانہ وار مقابل ہو۔ دیو زرد رنگ نے وہی
چوبدست آہنی نہایت قوت سے صاحبقران کے سر پر ماری۔ صاحبقران نے
بچا کر وہ چوبدست دیو کے ہاتھ سے چھین لی اور دیو سے دست و بغل ہو گیا

بعد ازان اسے سطح زمین پر مارا اور اسکے سینہ پر سوار ہوکر ریسمان لیف خرما اسکی کمر سے کھول لی۔ دیو نے نہایت شور و غل مچایا بعد ازان کہا اے آدم زاد آگاہ ہو مین پشت در پشت ابلیس پرست ہوتا آیا ہون مگر اب تیری ہدایت سے طریق اسلام اختیار کرونگا بشرطیکہ ریسمان مجھے دیدے صاحبقران نے فرمایا تیری مسلمانی و نخیر مسلمانی کا حال بہی ہمین منکشف ہوگیا ہے۔ ہم اس ریسمان سے فقط ایک کام لیا چاہتے ہین۔ دیو نے کہا تیری مسلمانی خاص ریسمان کے دینے پر موقوف ہے اگر ریسمان نہ دوگیا مین بہی مسلمان نہین ہونے کا۔ صاحبقران اصغر نے کہا ہمارے طریق آئین مین ایسے مسلمان کا مرتبہ بدتر از ملحد جانتے ہین۔ قصہ مختصر صاحبقران دوران قدر نے لوح سے خاطر جمع کر لی تہی لیف خرما سے دونون پانون دیو کے خوب مضبوط باندہے اور موافق ارشاد لوح معکوس درخت سے لٹکا دیا اور زیر سر آگ جلا کر خود ایک درخت پر چڑہ گیا۔ دیو اسوقت عجیب مہیب آواز سے شور و غل کرتا تہا۔ تین ساعت کامل دود آتش کی تاریکی رہی بعد ازان ایسی آواز ہولناک کان مین آئی جیسے کوئی چیز سخت شگافتہ ہوتی ہے بعد برطرف ہونے ظلمت دود کے صاحبقران اعظم درخت پر سے اُتر آیا۔ دیکہا کہ دیو زرد رنگ کا سر ناپاک جو بصورت گنبد تہا مثل خربوزہ شق ہوگیا اور ایک صندوقچہ فولادی جسپر بصورت غوطہ طلسم چند نقش کندہ تہے برابر سر کے رکہا ہوا ہے۔ صاحبقران نے وہ صندوقچہ لے لیا بروقت لینے صندوقچہ کے دیو اسی آگ مین جلکر خاکستر ہوگیا۔

صاحبقران والا قدر نے موافق حکم لوح ایک چشمہ میں غسل کیا اور جناب
باری میں سجدۂ شکر بجا لایا - بعد از ان بنور اسم جلیل [illegible]
اس میں سے سات عدد تعویذ جواہر نگار نکلے - مگر کار ان تعویذوں کی
اصل ماہیت سے آگاہی نہ تھی حیران ہوا کہ یہ تعویذ کس کام کے ہیں تب
ان پہ نظر کی تو یہ مضمون نظر آیا - اے صاحبقران والا قدر آگاہ ہو یہ تعویذ
منسوب بہ حضرت آدم علیہ السلام و حضرت شیث و حضرت نوح و حضرت [illegible]
و حضرت سام و حضرت ہود و حضرت صالح علیہ السلام کے ہفت ہیکل ہے
دیا جاتا ہے - انکو خدائے تعالی نے یہ برکت و تاثیر بخشی ہے کہ صاحب
ہفت ہیکل سحر ساحران و ضرب آتش سے ہمیشہ محفوظ رہیگا مگر
دو ملعون اقبال کسی دیو نژاد قامت سے زور و ہمت و بازو میں مشغول
ہوگا برکت ہفت ہیکل سے [illegible] گردون [illegible] آسمان [illegible]
[illegible] ہفت ہیکل گردن میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

صاحبقران نے تمام ملک [illegible] میں [illegible]
کی بات ہے کہ ایسی شے لطیف ایک دیو کثیف [illegible]
[illegible] گئی [illegible]
[illegible]

اس دیو نابکار کشمجار نے دیو اشمار سے راہ و رسم آشنائی پیدا کی اور اس
خداپرست کو ایک شب حالت غفلت میں جان سے مار کر یہ صندوقچہ لے
لیا اور اس فکر میں مصروف ہوا کہ صندوقچہ ایسے مقام قلب محفوظ میں
رکھنا چاہیئے جہاں سے طلسم کشا کے ہاتہ نہ آئے۔ آخر الامر یہہ دیو بکار
مشیت ایزدی سے غافل صندوقچہ کو نگل گیا۔ بوقت اس حرکت کے دیو اشجار
کو اسقدر تشنج ہوا کہ کسی پہلو آرام نہ آتا تہا۔ چند روز کے بعد تشنج ورم کی
شدت سے صندوقچہ اسکے دماغ میں پہونچا اور پہر کسی تدبیر سے نہ نکلا۔ تب
یہہ ملعون بہنگام تکلیف و اضطرار چند ضربات سنگ سخت مغز پاک پر لگاتا
تہا البتہ دو چار لمحہ تخفیف ہوجاتی تہی۔ باینہمہ تکلیف دلمیں خوش تہا کہ اب
صندوقچہ طلسم کشا کے ہاتہ نہ آئے گا۔ ہرگاہ دیو اشجار کی من کل الوجوہ خاطر
جمع ہوگئی قیطوس سرخ چشم دیو ساحر کے پاس پہونچا۔ اور حقیقت مذکورہ بیان
کی یکو سوچ میں نے دیو اشمار کو جان سے مارا اور اس سے صندوقچہ لے
لیا۔ اب مجھے بزور علم سحر یہہ بتا کہ اس صندوقچہ کے معاملہ میں طلسم کشا کے
باہمی کیا صورت وقوع میں آئیگی۔ قیطوس لیوفن سحر کے علاوہ علم نجوم و
کہانت میں بہی دخل رکہتا تہا۔ اس نے بعد دریافت حال مستقبل کہا اے
اشجار احوال یہہ ہے کہ ایک بار تجہے طلسم کشا سے جنگ و حرب کا اتفاق ہو
ملیں سیف خونی یہہ ریسمان تجہے دیتا ہوں اسپر مدت دراز سے ... ہے
ہیں۔ ریسمان کو کمر میں باندھ لینا اور فلاں درخت کے سایہ میں جسکا اندر غار
مخفیہ ہے اور وہ درخت طلسم کشا کا رہنمائے طریق ہے ...

گزین رہنا۔ جسوقت طلسم کشا و بالائے درخت جانے کا قصد کرے خبردار
زنہار اُسے درخت پر چڑھنے نہ دینا۔ حتی الامکان یہ جنگ و حرب پیش آنا
آخر کار قوت دست و بازو کی نوبت پہونچے گی اگر طلسم کشا پر غالب آئے دست و پا
مضبوط باندھ کر اُسے شجر مخفیہ میں لٹکا دینا بعد ازاں ہلاک کرنا اور بالفرض طلسم
کشا نے تجھے مغلوب کیا وہ بلند اقبال ریسمان تیری کمر سے کھولے گا جہاں تک
ممکن ہو اپنی جان بچانا اور ریسمان کمر سے کھولنے نہ دینا۔ ورنہ درصورت دیگر
برعکس طلسم کشا کے ہاتھ سے تیرا سلامت رہنا محال ہے۔ بے شبہ بہنگام
مغلوبی یہ صندوقچہ مثل دود آتش تیرے دماغ سے نکل آئیگا اور بقیہ طلسم
فتح ہو جائیگا

غرض یہ قصہ سن لیا اب تم طلسم بین الجنوب والشمال کی فتح کے لئے
پشتہ تشریف لے جاؤ۔ اس طلسم میں بھی اکثر ساحران زبردست اور اشرار
فتنہ پرداز سے جنگ مقابلہ کا اتفاق ہوگا آخر کار بفضل ایزدی مظفر و منصور
ہوگئے۔ اب تم [illegible] اور شجرہ مخفیہ پر چڑھ [illegible]
[illegible] اُسے شجر مخفیہ [illegible]
[illegible] طلسم [illegible] ساحر [illegible] ذبح کیا [illegible]
[illegible] خدمت شاہنشاہ [illegible] چاہتا ہوں کہ [illegible]
طلسم [illegible] شمال [illegible] شجر مخفیہ
[illegible]
[illegible] طلسمی [illegible]

قایم رہنا۔ اگر اثنائے راہ میں موجبات خوف و خطر نظر سے گذریں یا آوازہائے مہیب و خوفناک کان میں آئیں خبردار پراگندہ نہوتا وہی شجر متبرک شر موذیات کے دفع کرنے کو کافی ہے۔ ہرگاہ وہ درخت منزل مقصود پر پہونچ جائیگا خود بخود روانی سے باز رہیگا۔ وقت استادگی درخت مذکور پر سے اُترآنا اور بار دگر لوح مکاشفہ سے مشورہ لینا۔ دویم یہہ نصیحت یاد رکھو کہ اگر کوئی شئے مخوف طلسم میں نظر سے گذرے اور اُسکے دیکھنے سے تین بار خمیازہ یعنے جمائی لو تو بہا بے مطالعہ لوح کاروائی نہ کرنا ورنہ پشیمان ہوگے اور بالفرض تین بار عطسہ یعنے چھینکیں آئیں جاننا کہ لوح کے دیکھنے کی حاجت نہیں ہے۔ والسلام

بعد بیان کرنے اس عبارت کے پیر مرد نظر سے غائب ہوگیا۔ صاحبقران اسی وقت حسب ارشاد لوح درخت مخفیہ پر چڑھا اور کلمات مذکورۃ الصدر تین بار زبان سے کہے۔ درخت اشتر تیز رفتار یا فیل سبک خرام کی مانند ایک طرف روان ہوا۔ طرفہ تر یہہ کہ اسی عمارتیں زیر زمین جاتا تہا اور زمین مقابل سے خود بخود شق ہوتی جاتی تہی۔ ناگاہ یہہ آواز جگر شگاف صاحبقران اصغر کے کان میں آئی۔ باشندہ آدمزاد تیرہ روزگار تو نے دیو اشجار کو ہلاک کیا اب یہہ ارادہ رکہتا ہے کہ اس طلسم کو فتح کرے۔ صاحبقران نے جو نظر کی دیکہا کہ بسمت شمال ایک دیو تہا۔ قامت سر بفلک درخشندہ سفید رنگ دو بوتل میں حربے لئے ہوئے صاحبقران کو نظر قہر و غضب دیکہہ رہا ہے۔ صاحبقران دیو سفید رنگ سے کچہ کہا چاہتا تہا کہ پیر مرد کی نصیحت یاد آئی۔ جب بارہ دیو سفید رنگ نے وہی کلمات سخت کہے۔ صفت اذان طلسم کشا نے ایک

شاخہائے درخت سے اسقدر دراز ہوئی کہ دیو کی کمر میں برابر لپٹ گئی اور اسکو مثل تنکے زمین سے بلند کر کے اور چرخ دیکر اس ضرب سے زمین پر مارا کہ تمام اعضائے بدن سرمہ سا ہو گئے

درخت بعد ہلاک کرنے دیو سبز رنگ کے اسی طرح پیشتر روانہ ہوا۔ دو تین فرسنگ راہ طے کی تھی کہ ایک اژدہائے آتش فشاں اور بشکل مہیب نظر آیا جسکے ہر دم میں خرمن خرمن شرارہائے آتش نکلتے تھے اور ہر شرارہ کرہ اثیر تک جاتا تہا۔ اژدہا نے قریب درخت پہونچکر چند بار دم شرر بار اپنا درخت پر پہونکا۔ اسطرف سے بدستور شاخ درخت دراز ہو کر عین اژدہا کے سر پر پہونچی اور اس میں سے آب سبز ابر مطیر کی مانند شرارہائے آتش پر برسنا شروع ہوا۔ اژدہا بار بار سر اپنا زمین پر مارتا تھا اور نفس آتش ریز درخت پر پہونکتا تہا۔ آخر اُس آب سبز رنگ کے تقاطر سے اژدہا کی شرر باری بالکل دفع ہو گئی۔ اژدہا نے جو یہہ صورت اپنی دیکھی بآواز مہیب پکارا۔ اے آخر جنی مرگ نصیب خداوند ابلیس تجھسے میرا انتقام لے دریغ صد ہزار دریغ تو نے اور تیرے برادر تیرۂ بخت نے اس جوان آدمزاد طلسم کشا کی مدد کی اور جملہ ابلیس پرستوں کا استیصال کرایا۔ شجر مخفیہ سے کسی شخص نے یہہ جواب دیا۔ او نابکار سوء و مردار خوار جس حال میں کہ ہم پشت در پشت خاص طلسم کشا کی مدد و حمایت کے واسطے اس مقام میں متعین و مامور تھے پھر کسطرح اس بلند اقبال موید من اللہ کی مدد نہ کرتے۔ معہذا طلسم کشا ہادی ہماری مقصود سے خدا پرست ہے۔ اگر کوئی انسان ابلیس پرست

پیوست ہوا۔ بلسمہ ہے کہ تم اسی طرح تم اسکے مددگار و معاون ہو سکتے۔ شاہزادے درخت سے
بعد اس گفتگو کے شہزادے کو پھر زمین سے بلند کیا اور اسی طرح زمین پر مارا

القصہ اثنائے راہ میں چند شہر راستہ ویران بجز نشان سیاہ آب و
علف۔ اور بیشتر حیوانات درندہ و پرندہ معدوم ہو گئے۔ اسی شاہزادے نے تمام
آفات ارضی و سماوی [illegible] درخت [illegible] ایسے دشت پر بہار میں
پہونچا جہاں اس شجر مخفیہ کی صورت و وضع کے ہزارہا درخت تھے اور ہر درخت
کے سایہ میں ایک ایک چشمہ آب شیریں بکمال لطافت و صفائی جاری
تھا اور وسط اشجار میں ایک صفہ سنگ مرمر کا تھا جسکی وسعت سو گز سے زیادہ
ہوگی اور ایک چشمہ کلاں بیچ صفہ کے جاری تھا اور اس صفہ کے گرد و پیش جہاں تک
نظر جاتی تھی [illegible] سبزہ [illegible] اور کچھ نظر نہ آتا تھا
آخر بیچ صفہ ایک درخت کی جا سے خالی تھی۔ وہاں جب وہ تھا شجر مخفیہ اسی
جا سے قائم ہو گیا اور تنہ درخت سے یہ آواز آئی۔ اے فاتح طلسم جہانگیر شرق
و غرب [illegible] ہمیں [illegible] درختان [illegible] ضعیف
[illegible] کہاں [illegible] استخوان [illegible]
[illegible] درخت پر سے اتر آیا اور شاہزادہ نے فرمایا۔ اے شجر [illegible]
[illegible] اب تم ہی اصل حقیقت سے
آگاہ کرو

شجرہ مخفیہ نے اس سوال کا کچھ جواب نہ دیا۔ صاحبقران نے ناچار ہو کر
لوح کشف الاسرار کے دیکھنے کا قصد کیا۔ ہنوز لوح بغل سے نکالی تھی کہ

درپے تین چھینکیں آئیں۔ صاحبقران اصغر نے اپنے دل میں کہا عجب
مخمصہ میں گرفتار ہوا ہوں۔ نہ درخت میرے سوال کا جواب دیتا ہے
نہ لوح کے دیکھنے کی اجازت ہوتی ہے۔ اس تشویش میں اشتہا کا غلبہ
ہوا۔ ناگاہ اُس بیابان جنت نشان میں ایک طرف سے یہہ آواز باریک
ونرم آئی۔ اے شہریار حضور ناحق مشوش ہوتے ہیں۔ ماحضر تناول
فرماؤ۔ صاحبقران نے دیکھا کہ درخت میں ایک خوان پراز طعام گوناگوں
آویزاں ہے۔ بدست خود وہ خوان نعمت اُتار کر بخواہش نفس کھانا کھایا
جسوقت بقصد دست شوئی چشمہ کے کنارے پر آیا اس خوان کو مع ظروف
موجود نہ پایا۔ البتہ بجائے خوان ایک تخت زرنگار چشمہ کے کنارے پر
رکھا تھا۔ تخت پر سامان استراحت باتکلف بچھا ہوا تھا۔ صاحبقران حیران
ومتعجب تخت پر دراز ہوا۔ بہ فور اسکے تمام اشجار مثمر وغیر مثمر سے اس
طرح کے سازہائے خوش ونغمہ دلکش کی آواز آئی کہ محویت کی نوبت
پہونچی۔ عرصہ دراز تک وہ نغمہ روح افزا سنتا رہا۔ آخرکار اسی حالت
کیفیت وعالم محویت میں آنکھہ لگ گئی

جب خواب سے بیدار ہوا ایک شخص سپید ریش بلباس مکلف
عصائے جواہر نگار ہاتھ میں لئے ہوئے خنداں وفرحاں صاحبقران
اصغر کے پاس آیا۔ اور بعد ادائے آداب زیر تخت اپنی چادر بچھا کر بیٹھ گیا
اور صاحبقران سے پوچھا۔ تم کون ہو اور اصلی وطن تمہارا کہاں ہے
صاحبقران اصغر نے بہ لب تبسم ریز فرمایا۔ اے بزرگ نیک بخت [illegible]

که تم باوجود سکونت طلسم میرے یہاں آنیکا حال پوچھتے ہو - پیرمرد نے کہا - اوّل میرے اسی سوال کا جواب دو کہ تم نے مجھہ کو کس دلیل سے اہالی طلسم یا ساکنان طلسم سے سمجھا - صاحبقران نے بلند قہقہا مارا اور فرمایا میں کیا جانوں کہ تیری کیا جنس ہے اور اصل میں کون ہے - پیرمرد نے کہا تماشا کی بات ہے - غلام نے حضور کا حال پوچھا - آپ نے فرمایا - ہمارا اپنا حال پوچھتا ہوں - اسکا آپ یہہ جواب دیتے ہیں اور اپنے زعم میں مجکو بیوقوف سمجھتے ہیں - صاحبقران اصغر نے فرمایا - اب ہم سمجھے کہ باین تقدس و پیرانہ سالی نام خدا آپ ظریف طبع بھی ہیں - خیر قصہ کوتاہ کرو اور یہہ کہو کہ اصل میں کون ہو

پیرمرد نے کہا - یا صاحبقران ذی قدر و شان میرا نام اخضر جنّی ہے اور موید اجنی کا برادر ہوں - جو طلسم جونیر وغمام میں مشرف ہوا تھا صاحبقران نے فرمایا - اپنا اور شجر مخفیہ کا مفصل حال بیان کرو - اخضر جنی نے کہا - شجر مخفیہ طلسم جنوبی کی سرحد ہے - دیوانا اور جنیان بنانے طلسم کے وقت سے یہاں کے سرحد دار ہوتے آئے ہیں - دریا اشجار لب قبل دیو اشا سکے میری ہلاکت کے درپے ہوا - مگر میں شجر مخفیہ میں جو صاحب طلسم نے ... رہتا تھا اس سبب سے مجھپر قابو نہ پاسکا - شجر میں پوشیدہ رہنے کے سبب سے اس شجر کا یہہ نام ہوا - ... اشجار دیو کو مارا ... حسب وصیت بانیان طلسم حضور کی مدد پر کمر ہمت باندھی - ایک لقب میرا اخضر پہلوان بھی ہے -

میں نے تمام اشرار کو وقتاً فوقتاً ہلاک کیا مگر اثر طلسم کے سبب حضور کی
نظر مبارک سے یہ تماشا گذرا کہ شاخ درخت سے اُن نابکاروں کا آویختہ ہونا [illegible]
کیا۔ اصل منزل یہ مقام میرا یہی ہے جس قدر درخت ثمر دار و غیر ثمر دار
اس صفحہ کے گرد و پیش حضور ملاحظہ فرماتے ہیں اُن میں میرے خادم و
توابعین تمام گزین ہیں

اس گفتگو کے بعد اخضر جنی نے اُن درختوں کی طرف مخاطب ہو کر
دستک دی۔ ہر درخت کی بیخ سے گروہ گروہ جوانان خوش رو پری زادان
شمع رخسار مع سامان دعوت باہر نکلے اور تمام میدان فرش فروش
ملوکانہ اور سامان شاہانہ سے آراستہ کر دیا۔ ہر چشمہ کے کناروں پر روشنی
چراغاں کی تیاری ہوئی۔ اُن میں بیشتر زنان رقاصہ و خوانندہ بہ لباس
ہائے رنگا رنگ و زیور ہائے گوناگوں آراستہ تھیں۔ [illegible]
نے تمام شب ہنگامہ رقص و لہو گرم رکھا

صاحبقران اصغر نے عالم تردماغی میں اخضر جنی سے مزید حالات
دریافت کئے۔ اس نے کہا۔ میرا ایک خادم [illegible]
ہیں اور موید ابر اور حقیقی ہیں۔ ہمارے پیر [illegible]
بنانے طلسم کے وقت حکیم اشراق [illegible]
دستگاہ [illegible] حاصل تھی [illegible]
[illegible] کو مسخر کیا اور ہر ایک کو [illegible] تمام بانی طلسم میں
مقرر فرمایا۔ ظاہر ہے کہ بنیاد طلسم [illegible] موجود ہونے سے ارکان علوی و سفلی

مستحکم نہین ہو سکتے۔ جب تک حدود طلسم کا انتظام ہو گیا فرقۂ شیاطین واجنہ
و دیوان ابلیس پرست نے حکیم اشراق مغفور سے یہ اجازت لی کہ اگر طلسم کشا
خدا پرست ہوگا ہم اُسکو تا امکان تکلیف وایذا پہونچائینگے برعکس اجنہ و دیوان
خدا پرست نے حکیم بزرگ سے عہد کیا تھا کہ ہم ساحران بدکافران کو اسفل السافلین
مین پہونچائینگے۔ حالانکہ حکیم بہرور بوزرجمہر کو بنجوم منکشف روشن ہو گیا تھا کہ طلسم
کشا خدا پرست ہوگا مگر چونکہ علم نجوم ایک علم ظنی ہے یقین کامل نہوا اور ہر ایک
دیو وجن مسلمان کو بشرط خدا پرستی طلسم کشا کی معاونت کی تاکید کی

ہم دونون جب کی بعد سبب والد کے اس طلسم مین قائم ہوئے۔ ہر چند مین
اور سویدا دونون برتبہ مساوی شریک سلطنت ہین مگر سویدا ایک مرد زود رنج و سست
مزاج رند مشرب ہے اُسے فوج و لشکر اور جاہ وحشم کی طرف چندان توجہ نہین ہمیشہ
اپنے اوقات لہو ولعب مین بسر کرتا ہے۔ البتہ مین ہر وقت اس قدر فوج وسامان
جو حضور نے ملاحظہ فرمایا ہمراہ رکھتا ہون

صاحبقران نے فرمایا۔ اے خضر۔ یہ حال بھی کچھ معلوم ہے کہ کس قدر مراحل
طلسم باقی رہتے ہین اور مجھکو یہان سے کس وقت پیش قدمی کرنی مناسب ہے
خضر نے کہا۔ طلسم نمونہ شہاب کے درمیان دو تین مرحلے باقی ہین مگر قدوہ
کے سوا اُن حضور کو میری مہمانی کا قبول کرنا ضرور ہے۔ اُس وقت لوح
کچھ ہدایت فرمائیگی۔ یہ تمام نازنینین حضور کی نظر التفات کی امیدوار ہین۔
صاحبقران نے فرمایا میرے دل مین اب سوائے ملکہ شاہ بانو کے کسی کی گنجایش
نہین ہے اور جو کچھ آپ کہتے ہین خلاف اسکے نتیجہ زیادہ انتظام طلسم کا تقاضا

تھا۔ اخضر نے کہا اب بھی حضور اُسی تقاضا سے امیدوار دن کی خواہش بر لائیں گے

اخضر نے صبحدم سویدا کو بلایا اور ایک شیشہ شراب بردہ قاف سے منگایا اُس شراب کی یہ خاصیت تھی کہ خورندہ شراب خودداری نہ کر سکے۔ سویدا کے آنے سے صاحبقران اصغر خوش وقت ہوا اور شراب مذکور کے پینے سے بیقرار ہوکر ہر ایک نازنین کو حیثیت خلوت [illegible] طلب کر کے سرافراز کیا۔ روز سوم وہ شراب ختم ہوئی۔ صاحبقران نے غسل فرماکر اخضر جنی سے اُس شراب کی کیفیت دریافت کی۔ اُس نے عرض کی کہ یہ بادہ مسرت افزا نشاط انگیز بھی اشیائے طلسمی سے ہے۔ یہ دہ قاف میں بھی حکیم اشراقی مرحوم نے ایک مختصر طلسم عنبان نام بنایا تھا۔ ایک چمن مفرح [illegible] نام اُسکا وہاں واقع ہے۔ اُسی سے حسب بشارت ایک شیشہ اُسی شراب عجیب الکیفیت کا میرے واسطے تجویز کیا تھا اور اس امر کی مجھ کو اطلاع دی تھی

روانہ ہونا صاحبقران اصغر کا طلسم حوض و حمام جنوبی آباد کی طرف

[illegible] صاحبقران اصغر اخضر جنی کی دعوت سے فارغ ہوا۔
[illegible]

پیر مرد غیب ظاہر ہوا اور فرمایا - اے سوید مرحی اللہ - ان چشموں مین ایک
چشمہ ہے - جب نور مہتاب اُس چشمہ مین پڑتا ہے - ایک ماہی نقرئی بالائے
آب آتی ہے اور دہن کشادہ ماہتاب کی طرف دیکھتی ہے - اُسوقت یہ معلوم
ہوتا ہے کہ قطعہ نور چاند سے جدا ہوکر اُس مچھلی کے مونہہ مین داخل ہوا ہے
اُس چشمہ کے کنارے پر یہ اسم باین اعداد پڑھنا جبکے اعداد مادہ قمر کے برابر ہین
بعد ختم ہونے اسم کے ایک شخص ماہی سیمین کے مونہہ سے نکلکر کمال ادب
سے تمکو سلام کریگا اور پوچھیگا - اے جوان والا مرتبت بیان تکلیف کر
سے تمہارا کیا مطلب ہے - تم کہنا مین طلسم کشا صاحب لوح مکاشفہ ہون اور
باین عزم یہان آیا ہون کہ اس سرحد کا ہی طلسم ہوش زتمام بفر قوی طلسمات
گذشتہ باطل کردن - وہ شخص کہیگا - اگر فی الواقع طلسم کشا و صاحب
لوح اسرار ہو اول میرا نام بتاؤ اور یہ کہو کہ مین کس مراد و مطلب کا خواہشمند
ہون - بعد ازان مجھہ سے خواہش کرو کہ ہم تیری ہر مراد بر لامینگے - تم فرمانا
تیرا نام حیطان جنی ہے اور مدت دراز سے سماک جنی کی دختر مہرخ سبزپوش
پری پر مفتون ہے - تو ہمین سیگوش زرہ وشتاخ دلاور کے مسکن مین پہونچا دے
ہم بعد قتل کرنے اُس دیو سرکش کے تیری محبوبہ کو اُس کی قید سے رہائی دینگے
اور تجہ سے اُسکا عقد کر دینگے

صاحبقران اعظم نے یہ حال اخضر جنی کو سنایا اور بوقت شب چشمہ کو
تلاش کرکے حیطان کو مسخر کیا - اور اُسکے کندھے پر سوار ہوا - حیطان جنی
مردم آبی کی مانند بے تکلف چشمہ مین اتر آیا اور ماہی سیمین کے مونہہ مین

داخل ہوا۔ مچھلی نے غوطہ مارا۔ ایک ساعت کامل صاحبقران از خود رفتہ رہا جب ہوش مین آیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک نیل سفید پر دار پہ سوار ہوں اور جیطان نیبان کی جاے کام کرتا ہے۔ اُس نیل پر ان نے صاحبقران اصغر کو ایک صحراے پُر بہار و مرغزار نزہت آثار مین اوتارا جسکا ہر قطعہ زمین جوش گل و لالہ و د فور نسرین و نسترن سے رشک باغ جنان معلوم ہوتا تھا۔ نیل نے جیطان سے کہا۔ اب میری قدرت نہین کہ ایک قدم پیشتر رکھون۔ جیطان جنی نے اُسے رخصت کیا۔ وہ ایک طرف پرواز کر گیا

صاحبقران اصغر نے اُس نیل عجیب الخلقت کی ماہیت دریافت کی۔ جیطان نے کہا۔ یہ وہی ماہی سیمین تھی جس کے مونہہ مین حضور داخل ہوئے تھے۔ دراصل وہ ایک جن زبردست ہرموق دانا نام میری دایہ کا شوہر ہے۔ ہرموق ایک مرد خوش لباس ہے۔ اِس سبب سے بشکل ماہی جلد اس کی نقری اور بصورت نیل پوست اُسکا سفید نظر آتا ہے۔ اُسکا جی مجھ سے جدا ہونے کو نہ چاہتا تھا مگر سیگوش کے خوف سے رخصت ہو گیا ہے۔ یہ بھی واضح ہو کہ دیو سیگوش زبردست ترین دیوان قاف سے ہے۔ خلقی ایک شاخ بلند زر ورنگ اُس موذی کے وسط دماغ مین ہے۔ سابق مین طلسم حوض کا اختیار ایک دیو خداپرست سندروش زرین طوق کی تفویض مین تھا اور یہ سیگوش اُسکا مدار المہام و معتمد الخدمت تھا۔ اِس حق ناشناس نے بمکر و فریب سندروش کو مارا اور خود صاحب اختیار ہوا قطع نظر زبردست ہونے کے سیگوش سحر و ساحری مین بھی کامل الفن ہے

جب جاتا ہے طلسم سے نکل جاتا ہے اور پھر طلسم مین چلا آتا ہے - ایک دن وہ مردود سیر کنان پر زہ قاف مین گیا اور گذر اُسکا سہاک جنی کے گھات کی طرف ہوا - شامت اعمال سے ماہ رخ پری جو میری منسوبہ ہے اُس دن سیر و شکار کے واسطے نکلی تہی - قضا نے ماہ رخ بیچاری کو سیگوش سے دوچار کر دیا - سیگوش اُسکو طلسم مین لے آیا اور خدمت ساقی گری تفویض کی مینے ہرموق دانا کے ہاتہہ سیگوش کو پیغام بہیجا - تو طلسم عوض و نجام کا دارو غہ ہے اور مجہے حشمہ طریق سرداری سپرد ہے - گویا باہم شریک خدمت ہین - اور ماہ رخ میری منسوبہ ہے اگر تجہے حکیم اشراق کے روح متبرک کی خوشنودی منظور ہے ماہ رخ کو بہ عزت و آبرو میرے پاس بہیجدے - یہ بہی سمجہ لے کہ وہ پری بلعت ندیم مہنیت بجز خدمت ساقی گری تیرے اور کسی کام کی نہین - سیگوش نے ہرموق کے روبرو مجہہ کو ہزار در ہزار دشنامہائے مغلظ دئیے اور حکیم مغفور کے حق مین بہی کلمات ناسزا کہے

ہرموق دانا ناکام واپس آیا مین نے ناچار ہوکر خودکشی کا ارادہ کیا - اُسی شب حکیم اشراق روشن ضمیر عالم واقعہ مین تشریف لائے اور مجہہ کو حضور کی تشریف آوری کا مژدہ دیا

صاحبقران اصغر نے پوچہا - سیگوش کا مقام یہان سے کس قدر دور ہے - حیطان نے کہا - پرنیاد لقوت پرواز ایک روز و شب مین اور شاید حضور بدقدر انسانی ایک ماہ تک پہنچ سکین - مین حاضر ہون لیکن

سبگوش کے خوف سے قدم اُٹھانے کی تاب نہین - صاحبقران اصغرنے لوح مکاشفہ بغل سے نکالی - ہنوز مطالعہ نہ کیا تہا کہ تین چھینکین بے در بے آئین - صاحبقران اصغر نے بہ ناچار حیطان کو رخصت کیا کہ جس طرح ہو سکے پہونچے اور خود ایک طرف روانہ ہوا - شام کے وقت راندہ و ماندہ ایک درخت کے سایہ مین آرام لیا - زیر درخت ایک چشمہ جاری تہا صاحبقران اصغر نے جو بقصد وضو کلی کی - وہ پانی اِس قدر شور و تلخ تہا کہ وضو کرنے کی ہمت نہ ہوئی ناگزیر تیمم سے نماز گذاری

داستان عجیب البنیان شاہزادہ معز الدین والا گوہر صاحبقران اکبر

جب داستان شاہزادہ معز الدین بیان تک پہونچی صبح صادق طلوع ہوئی صاحبقران اکبر نے مجلس برخاست از نماز صبح ادا کی اور توسن مشک فام مرکب طلسمی پر سوار ہوکر طلسم صفا مین تشریف لے گیا - بروقت داخل ہونے سرزمین طلسم کے وہی شعلہ محبت صبح دلکشا کا کانون سینہ مین مشتعل ہوا تا حدیکہ وہ روز و شب مشغول وشیفارو آفتار سے اسی تذکرہ مین گذارا - دوسرے دن بعد نماز وظیفہ معینہ زیر درخت نار ختم کیا - جب اوراد

اسم سے فرصت پائی بعزم صید و شکار زیر کوہ آیا - چند قدم کے بعد دیکھا کہ ایک ہرن دراز شاخ سبزہ نوخیز چر رہا ہے - صاحبقران اکبر ہرن کو تیر مارا چاہتا تھا کہ وہ حیوان چراچر کمان کی صدا سے ہوشیار ہو گیا اور شرارہ آتش کی مانند کوہستان کی راہ لی - صاحبقران اکبر اُس کے عقب میں ہو لیا - اُس صحرائے پُر بہار میں چند کوہ مختصر باہم متصل تھے - ہرن جست کنان ایک درہ کوہ میں داخل ہوا - صاحبقران بھی اُسی درہ میں پہنچا اور بہ ہزار قدم فرسائی ہرن کا شکار کیا - اُسوقت یہی دل چاہا کہ اُسی جا سے ہرن کے کباب کھاؤ - آخر ترکش سے سیخ نکالکر کباب تیار کیے -

یہ جملہ پہلے گذارش ہو چکا ہے کہ شمرانہ و غاشیہ مع چند نفر شیاطین و دیوان اللبین پرست وزن ہائے مکارہ اُسی صحرا میں خیمہ زن تھیں جب اُنکو خبر ملی کہ صاحبقران اکبر ہمارے قریب کباب پزی میں مشغول ہے شمرانہ بصورت وضع آفاق خاتون والدہ صبح روشنگہر صاحبقران کے پاس آئی اور درخواست کی کہ اذرشاہ مظلوم کی رہائی کی کوئی صورت کرو اور صبح کو جسکی شکل و صورت بہ از آفتاب ہے اپنے تصرف میں لاؤ - صاحبقران اکبر نے جو اول سے اس نام کا وارفتہ تھا فرمایا کہ صبح روشنگہر کو ایک نظر دیکھ لوں پھر بہ اجازت اُس اذرشاہ کی نجات کا طریق سوچونگا - غاشیہ صاحبقران اکبر کو اپنے خیمہ میں بوقت عصر لے گئی اور قریب شام اُس قنات میں سوراخ کیا جو غاشیہ اور شمرانہ کے خیمہ میں حائل تھی - صاحبقران نے جو صبح روشنگہر عالی کو مسند ناز و دو قد پر بہزار کرشمہ و انداز جلوہ فرما دیکھا

بے تکلف اُسکے خیمہ میں پہونچا اور پہلو بہ پہلو ہوگیا۔ راوی کہتا ہے کہ باوجود غلبہ محبت و شورش عشق اُس زن غارجیہ کی صورت مصنوعی صاحبقران اکبر کی نظر میں مثل جسم بے جان معلوم ہوتی تھی جیسے ہنگام ملاقات جور و غضب و آب معشوقان آتشین مزاج کا عاشق خستہ جان کے دل میں پیدا ہوتا ہے صاحبقران اکبر کے دل میں پیدا نہ ہوا۔ شمرانہ نے جو صاحبقران کو بیقرار دیکھا شراب بیہوشی آمیز کے تین جام پے در پے پلا کے اور لوح طلسم صاحبقران اکبر کی گردن سے نکالکر نماشیہ کو دیدی۔ نماشیہ اُسی وقت مثل باد صرصر وہان سے روانہ ہوئی

بعد جانے نماشیہ کے شمرانہ نے صاحبقران اکبر کا تیغہ غلاف سے نکالا اور چاہا کہ ایک ہی ضرب میں اُس برگزیدہ شوکت و اجلال کا کام تمام کرے ناگاہ رنگ افروز پری جنت لقا دست شاہ جنی شمرانہ کے خیمہ میں داخل ہوئی اور کہا شاہزادہ معزالدین کے قتل کا کوئی شخص تمہارے مجاز نہیں کہ بغیر پدر والا جاہ سے استجازت کرے۔ اس عرصہ میں صاحبقران اکبر کے ہوش و حواس بجا ہوگئے اور جب چشم خود دیکھا کہ تیغ برہنہ بکف نقشہ شمرانہ غارجیہ در پے ہلاکت ہے اور ایک نازنین پریزاد مانع قتل ہوتی ہے۔ صاحبقران اکبر نے ایسی جست کی کہ شمرانہ کے قریب پہونچا اور دست گرفتہ اس زور سے جھٹکا دیا کہ وہ قطامہ زمین پر اوندھی گری اور تیغہ صاف ہاتھ سے نکل گیا۔ صاحبقران اکبر نے اپنا تیغہ لے لیا۔ جو شیاطین و اولاد ابلیس پرست شمرانہ کے ہمراہ آئے تھے بہ مشاہدہ اس حال کے صاحبقران اکبر پر

پر حملہ آور ہوئے۔ ملکہ رنگ افروز پری نے شمرانہ کو اپنے تخت پر سوار کیا اور وہان سے باد تند و تیز کی مانند روانہ ہو گئی

نماشعیہ ملعونہ بخط مستقیم جنگم جادو کے پاس پہونچی اور لوح طلسم اُس نابکار کے حوالہ کی اُسنے بشعلہ تیغ کے نماشعیہ کو اپنے وصال سے مشرف کیا

اس طرف صاحبقران اکبر با خیمہ دیا کش انبوہ شیاطین مین در آیا اور تین سو نفر دیو و شیاطین کو اسفل السافلین مین پہونچایا۔ وہ تمام شب جنگ و جدل مین گذری۔ صبح کے وقت صاحبقران اکبر نے نوید فتح دینے اشرار کے اُس اسم جلیل کا ورد شروع کیا جس سے ادہم جنی حاضر ہوتا تہا۔ جب اسم مذکور حد نصاب کو پہونچا ادہم جنی مع توسن گلفام خدمت عالی مین حاضر ہوا۔ صاحبقران اکبر توسن طلسم ثانی برق پر سوار ہو کر بیرون طلسم تشریف لایا۔ حکیم ابوالمحاسن و حکیم اخشیجان نے قرین رنج و ملال صاحبقران اکبر سے لوح کے گم ہونے کا افسوس کیا حکیم اخشیجان نے کہا۔ زاغ مہرہ کے سبب کوئی ضرر آپکی ذات اقدس کو نہ پہونچے گا۔ قریب تر لوح بہی دستیاب ہو جائیگی اس گفتگو مین تمام سلاطین و امرا مجلس جشن مین جمع ہوئے۔ اس دفعہ حکیم ابوالمحاسن نے صاحبقران اعظم کے رفیق عمدہ شاہزادہ فلک شوکت صلابت فرخزاد فرخروز بن شہاموت دانا کی داستان اس طرح سنائی

داستان شاہزادہ فلک شوکت

فرخزاد بن شہاموت دانا

ایک دن جو شاہزادہ مخلس شاہزادہ فرخزاد کی غیبت مین بغرض شکار نکلا چند فرسخ طے کرنے کے بعد ایک گورخر سے دوچار ہوا۔ اُس کے بدن پر ہزار در ہزار خال ہائے طلائی رنگ تھے۔ مخلس نوجوان نے گورخر کے عقب مین توسن صبا وش جولان کیا۔ گورخر نے ایسی جُست وخیز کی کہ شرارہ آتش کی مانند نظر سے غائیب ہوگیا۔ شاہزادہ مخلس اُسکا نقش سُم دیکھتا ہوا قطع راہ مین مصروف رہا۔ کوئی ملازم یا قراول ساتھ نہ پہونچ سکا۔ قریب غروب آفتاب ایک کوہ سربلند پُر بہار پر گذر ہوا گورخر قلہ کوہ پر پہونچکر ایک جائے بیٹھہ گیا۔ مخلس بن اخلس نے گورخر کو شکار کرکے بخواہش نفس کباب کہائے

وقت صباح بعد نماز دوسری طرف سے زیر کوہ آیا۔ مسافت قلیل کے بعد ایک درہ کوہ پہونچا۔ اُس درہ کے قریب ایک قصر عالیشان نہایت رفیع وخوش قطع بنا ہوا تہا۔ قصر کے پس پشت صدہا غرفے تو اُنہیں منقش ورنگین تہے اور تمام غرفون مین پردہ ہائے مخملی و زربفتی بندہے ہوئے تہے۔ مخلس پشت مرکب سے اُترا اور ایک درخت کے سایہ مین زین پوش بچہا کر بیٹھہ گیا۔ ناگاہ قصر کے ایک بُرج طلائی کا غُرفہ کہلا اور کسی عورت نے اُسکا پردہ زنبوری اُٹہا۔ اُسکے بعد ایک نازنین

چار دہ سالہ خورشید لقا تاج مرصّع نگار سر پر رکھے ہوئے بہ لباس سیاہ اُس غرفہ مین تشریف لائی۔ شاہزادہ مخلص کی جو اُس بلائے جان پر نظر گئی۔ اقلیم عقل و ہوش سے خارج ہوگیا اور اُس سے مخاطب ہوکر کہا اے آرام دل غمگین اس غرفہ کی راہ بتا تاکہ تیری خدمت مین حاضر ہوکر سیاہ پوشی کی علت دریافت کرون اور تا بامکان تیری غم غلطی کے باب مین سعی بجا لاؤن

جب شاہزادہ کی منت و سماجت و عجز و لجاجت کا درجہ حد سے گذرا وہ نازنین چین بہ جبین ہوئی اور اُسکی خادمہ نے جو پس پُشت رومال سے مگس رانی کر رہی تھی بزبان سخت کہا۔ اگر اپنی خیریت چاہتا ہے پا بہر زیادہ یہان سے چلا جا۔ یہ کہکر اُس مہ پیکر نے غرفہ بند کرلیا۔ بروقت بند ہونے در غرفہ کے مخلص نوجوان کی نظر مین زمین و آسمان سیاہ ہوگیا اور بآواز دردناک رویا۔ اِس اثنا مین چند پیادہ و سوار دوڑ آئے اور مخلص نوجوان کو تہدید کی۔ شاہزادے نے کہا بولہوس نہین کہ تمہاری تہدید سے جدا جاؤن۔ سرہنگون مین ایک شخص ریش سفید بھی تھا وہ دوڑ گیا اور بغلگیر ہوکر شاہزادہ کو ایک مکان مکلف مین لے گیا اور شاہزادہ کو شراب مین دارو سے بیہوشی پلا دی

جس وقت مخلص ہوش مین آیا۔ اپنے کو دریا کے کنارے پر افتادہ دیکھا۔ ایک درخت سے مرکب سواری بندھا ہوا تھا۔ مخلص نوجوان با حال نزار تھا ایک طرف [illegible] شاہزادہ

مخلص نے ماجرائے دل مفصل سنایا - غرض شاہزادے کو لشکر مین لے آیا اور چار سمت جواسیس بھیجے لیکن اُس قمر کا نشان نہ پایا

اُدھر شاہزادہ فلک شوکت فرخزاد نے جزیرہ بندریہ مین داخل ہوکر بیدال زنگی حاکم جزیرہ کو جو بوقت داخلہ شاہزادہ کے شکارگاہ خاص مین شکار کھیل رہا تھا مغلوب کر کے مسلمان کیا - بعد ازان معبد اعظم کی زیارت سے فارغ ہوکر خواجہ انیسون کے مکان پر جو ایک سوداگر صاحب اسلام تھا درویش جبلی سے ملاقات کی اور صاحبقران اعظم کا حال خیریت اشتمال پوچھا - درویش جبلی نے کہ علم رمل مین بھی کامل تھا بعد قرعہ اندازی جملہ خانہ ہائے رمل بنظر تعمق دیکھے اور خانہ ہفتم سے حال غائب دریافت کر کے کہا - بہر صورت مطمئن ہو - آخر کار اُس خورشید عالم کی زیارت کروگے بلکہ جملہ رفقا پس وپیش ملازمت والا سے بہرہ اندوز ہونگے - صاحبقران اعظم بدستور تلاش جانان مین سرگردان عالم ہو رہا ہے مگر مقام معین نہین ہوتا - جب یہ امر دریافت کرتا ہون حساب مین غلطی واقع ہوتی ہے البتہ یہ مژدہ خوش تمکو سناتا ہون کہ قریب تر ایک معاملہ عجیب پیش آنیوالا ہے اُسکے ضمن مین اپنے آقائے نامدار سے آگے

دس روز کے بعد شاہزادہ فلک شوکت نے جزیرہ بندریہ سے کوچ کیا - بیدال زنگی نے اپنے ایک سردار عمدہ معتمد الخدمت کو قلعہ بندریہ مین خدمت نیابت دی اور خود شاہزادہ فرخزاد کے ہمراہ رکاب ہوا

شاہزادہ فرخزاد نے لشکر مین رونق افروز ہوکر شاہزادہ مخلص کو ایسے

حال میں مبتلا دیکھا کہ طبیعت عالی پریشان ہوئی - سمجھا کہ درویش جبلی نے مخلص نوجوان ہی کے بارے میں اشارہ کیا ہوگا - دوسرے روز دربار عام میں ملک اسلوق کو بلایا اور اسلام کی دعوت کی - اُسنے کہا - میرا فرزند قتل ہوا ہر چند کرنا خلف تہا - تاہم چند آرزوئیں باقی ہیں - اگر وہ بر آئیں بہ طیب خاطر دین اسلام قبول کرون - اول میری گردن راست ہوجائے - دویم فریدون حمبل کہ میرا پیرزادہ تہا دستیاب ہو اور اُسکے ضمن میں میری دختر شہرافروز میرے پاس آجائے جو دہنہ طلسم پریخیال ماقارت فریدون اقامت گزین ہے

شاہزادہ فرخزاد سمجہا کہ مخلص نوجوان نے شہرافروز کو دیکہا ہے بس ملک اسلوق سے فریدون حمبل کی حقیقت دریافت کی - ملک اسلوق نے کہا - اے شاہزادہ عالی وقار - نواح اساتیہ میں ایک طلسم قران ہائے دراز سے ہے جسکو خلایق طلسم اثمار مشہور کرتی ہے - بانیان طلسم نے اُس طلسم کا ظاہری دروازہ ایک بیابان وسیع و پر بہار میں فرسنگ مربع مقرر کیا ہے - کوئی میوہ پردہ عالم پر ایسا نہ ہوگا جو اُس بیابان جنت نشان میں موجود نہ ہو بلکہ بکثر میوے ایسے ہیں - اس ملک کی خلایق نے اُنکے نام ہی نہیں سُنے - طرفہ یہ ہے کہ میوہ کے بیچ بودے کی کوئی فصل مقرر نہیں - میں ہر سال اُس بیابان دلفریب میں بغرض سیر و تماشا جاتا تہا تمام اہل ریاست و اہل لشکر بہی ہمراہ ہوتے تھے - سلاطین ماضیہ بہی جایا کرتے تھے - مگر طفل نابالغ ہفت سال کو ساتہ نہ لیجاتے تھے کیونکہ میوہ کے ساتہ

لانے کی اجازت نہ تہی اور اطفال خورد سال بہ
یہ قیمہ نہ نگ سکتی تہی - اِس طرف صحرا کے ایک نہر آب شیرین مثل خط
ابستہ جاری ہے - خلایق شہر بے آب نہر سے اُتر کر اُس بیابان دلکشا مین
جاتی تہی اور جس قدر بفواکہ ہر ایک سے کہنا یلا جاتا تہا بے تکلف کہاتا تہا بلکہ کوئی
شخص زیادہ کہا جائے تو وہ ہضم ہو جاتا تہا - میرے فرزند مقتول کا ایک پسر
نہ سالہ فریدون نام تہا - باعتبار حسن صورت یئنے اُسکا لقب جمیل مقرر کیا تہا
خلاف قاعدہ خاندان اُسکی گردن بہی کج نہ تہی - چار سال قبل اِس ہنگامہ
آرائی کے وہ بہی ہمارے ہمراہ آگیا اور با وجود تاکید ایک سیب خوشرنگ
کہ بعینہٖ گوشے یاقوت کی صورت تہا ہماری نظر سے مخفی اپنی بہو بہی شہر افروز
کے واسطے جیب مین رکہہ لیا - جب ہم بعد میعاد معین یعنے ساتوین روز
وہان سے روانہ ہوئے اور نہر سے اُتر کر دریا کے کنارے پر پہونچے اور چاہتے
تہے کہ کشتی مین سوار ہون درہ کوہ سے ایک گرد سیاہ متصاعد ہوئی اور
دامنہ گرد سے ایک جوان قوی ہیکل برتیغ پوش توسن صبا دش پر سوار
بصلابت و مہابت تمام باہر نکلا اور برق لامع کی مانند میرے پاس پہونچا
ہر چند اہل لشکر مانع ہوئے - اُس شہسوار نے یہ بہی نہ جانا کہ کون ہین
اور کیا کہتے ہین - اُس نے مجہہ سے کہا - اے بادشاہ بت پرستان ہمارا
ایک میوہ تیرے پاس ہے - مین نے ایک حالت بدحواسی مین کہا اے
جوانمرد اول اپنے حال سے ہمین اطلاع دے کہ کون ہے اور اُس میوہ
سے ایسی کیا چیز چرائی ہے جسکی تلاش مین تونے یہان تک تکلیف گوارا کی

برقع پوش نے بہ سختی زبانی کہا۔ مین طلسم کے محافظون سے ہون اور
تمہارا اپسر زادہ ایک سیب احمر بیابان طلسم سے چُرا لایا ہے۔ مین نے
فریدون سے پوچہا۔ سچ بتا۔ کوئی شے وہان سے لایا ہے۔ فریدون
سہم گیا اور صاف انکار کیا۔ سوار برقع پوش نے کہا۔ او فریدون مُنکر
نہ ہو۔ سیب احمر تیرے ہمیہ کی جیب مین موجود ہے۔ جیب سے نکال کر اپنے
دادا کو دیکہا اور میرے ساتہہ چل۔ ہر گاہ توسن رشد و تمیز کو نہین پہونچا۔
خاطر جمع رکہہ کوئی سزائے طلسمی تجہہ کو نہین دیجائیگی۔ اِس تقریر کے
بعد اُس نقابدار آفت روزگار نے برقع مین سے ایک دختر ہشت سالہ
نکالی جو سر سے پاتک لباس گلنار پہنے ہوئی تہی اور زیور بہی ہمرنگ لباس
یعنے لعل بدخشانی کا تہا۔ اِس قدر صاحب جمال تہی کہ اُسکے شعاع حُسن سے
حضار معرکہ کی آنکہین بند ہو گئین۔ جس وقت فریدون نے اُس دختر بلائے
جان آفت جان کی صورت دلپذیر دیکہی دیوانہ وار میری بغل سے نکلکر
اُس نقابدار کے پاس پہونچا۔ نقابدار نے دست گرفتہ فریدون کو بہی
اُسی مرکب پر پس پشت اپنے سوار کر لیا۔ اہل لشکر نے اُسوقت نہایت
بہادری سے حملہ کیا۔ سوار نے ایک نعرہ رعد آسا مارا اور تیر شہاب کی مانند
درہ کوہ مین داخل ہو گیا۔ چند بہادر اُس بلائے طلسمی کی صدائے نعرہ
سے مر گئے۔ ملک زادہ سارو تی چند ساعت قبل کشتی پر سوار ہو کر دریا
کو عبور کر چکا تہا ورنہ فساد عظیم کرتا اور خبر نہین کیا قیامت برپا ہوتی
شہر افروز اُس زمانہ مین یازدہ سالہ تہی۔ اُسنے یہ حقیقت سُنکر

ترک تعلقات کیا- اور ایک قصر بنوا کر دہنہ طلسم پر رہنے لگی- تین سال مین ایک بار تمام سامان ضروری ملازمون کے ہاتھہ وہان بھیجدیتا ہون

شاہزادہ فرخزاد نے پوچھا- طلسم کس سمت واقع ہے- ملک اسوق نے کہا- دریا یہان سے دو منزل ہے- خلایق شہر دو روز مین کنارہ دریا پر پہونچتی ہے اور وہان سے کشتی مین سوار ہو کر اُس طرف دریا کے جاتی ہے- لب دریا ایک قطعہ زمین بطور جزیرہ نما واقع ہے- ایک شب اُس جزیرہ مین قیام کر کے دوسرے دن درہ کوہ مین داخل ہو جاتے ہین- ایک راہ خشکی کی بھی ہے مگر پیچ در پیچ

شاہزادہ فرخزاد نے شب کے وقت اسمائے جلیلہ سے ایک اسم کا ورد کیا جو شہاموت دانا نے بوقت رخصت بتایا تہا- دو روز دو شب اسی شغل مین گذرے- دن کا روزہ ہوتا تہا اور بروقت افطار فقط ایک بادام یا ایک خرما کہا لیتا تہا- شب سویم عین نالہ وزاری مین حالت غشی طاری ہوئی اور ہاتف غیب کی یہ آواز کان مین آئی- اے فرخزاد بن شہاموت تیرا التجا تیرا ہدف مراد پر پہونچا- روز فردا ایک شخص اجنبی ناآشنا تجہہ سے ملیگا اُسکے وسیلہ سے مطلب تیرا آسانی تمام حاصل ہوجائیگا

اس بشارت غیبی کے بعد فرخزاد ہوش مین آیا اور اپنے دل کو نہایت قوی ومطمئن پایا- وقت صباح بعد نماز و وظایف خیمہ سے باہر نکلا اور اُس شخص اجنبی کے انتظار مین ایک جائے بلند پر صحرا مین مقام کیا- بعد نماز ظہر شمال کی سمت سے ایک گرد مختصر نظر آئی- اُس گرد سے ایک

نوجوان بست ساله به لباس کهنه باہر نکلا مہتر غریو نے چند قدم بڑھکر احوال پوچھا - اُس مرد مفلوک نے کہا - مین ایک ذی روح مخلوق الٰہی سے ہون - صحرائے عدم سے مُلک وجود مین چلا آیا ہون - تجھکو میرے استفسار اور ناحق حارج کار ہونے سے کیا فائدہ - مہتر غریو نے کہا اگر تم کسی شخص کے طالب آئے ہو - مین اُسکے پاس تمکو لے چلون - اُس جوان نے کہا - مین اُس جوانمرد کی تلاش مین آیا ہون جس کا جد بزرگوار سلاطین باحشم و جاہ سے تہا اور پدر عالی قدر اُسکا ایک بادشاہ عالی جاہ کا سپاہ سالار اور جوہر شجاعت کے علاوہ باب حکمت مین اپنا ہمسر کفین رکھتا اور بالذات اُسکے شاہزادہ رستم زمان کو ایزد جہان آفرین نے ایسا شجاعت مجسم خلق کیا ہے کہ تنہا سرزمین سواحل مین آیا اور کوس شوکت و جلال بجایا - مہتر غریو نے کہا مین اُسی فلک شوکت کے حکم سے تیرے استقبال کو آیا ہون - اُس جوان نے کہا - مقدم

از دوستان اشاره دزما لبر دویدن

مہتر غریو اُس شخص کو باعزاز و احترام خیمہ مین لایا - شاہزادہ فرخزاد نے بعد مصافحہ و مزاج پرسی لب فرش جگہ دی اور شربت و قہوہ کی تواضع کرکے حقیقت حال دریافت کی - اُس جوان نے کہا - مجہہ خاکسار طالب دُنیا کا نام فیروز بخت اور میرے پدر بزرگوار کا نام فیروزمند اور میرے جد بزرگوار کو درویش داعی کہتے تہے - درویش داعی باوجود طریق درویشی اہل دُنیا سے معقول تعلق رکھتا تہا - اِس ملک اسلوقی کا باپ یعنے سالوق تیغ زن

ملک اخلوق بادشاہ اسلاقیہ کی سرکار مین ملازم معزز تہا اور ملک اخلوق
اثمر شاہ بادشاہ اسمریہ کے باپ اخفر شاہ کا خراج گذار تہا- سالوق تیغ زن
اکثر اوقات میرے دادا کی خدمت مین حاضر ہوتا تہا اور ہوس سلطنت کا
اظہار کرتا تہا- ایک دن حالت جذب مین سالوق حاضر ہوا- درویش دعمی
نے عالم وجد مین یہ اشعار پڑہے

قریب ہست کہ شاہے بدین دیار رسد کہ کار خلق ز تیغش بہ کار زار رسد
بدل کنید بگل ہر کجا بود خارے دمے کہ مقدم آن مایۂ بہار رسد

بعد ازان کہا اے سالوق- تیرے دماغ مین ہوائے سلطنت بہری ہے- مگر
یاد رکہہ کہ دنیا تیری آباد اور دین تیرا برباد ہوگا

میرے باپ فیروزمند اور چچا فیروزگار نے اقرار کرایا کہ جب تخت
سلطنت تیرے نصیب ہو ہمکو فراموش نہ کرنا- سالوق بدطن نے کہا- اے
مرشدزادو خاطر جمع رکہو تم میرے شریک دولت و سلطنت ہوگے-
چند روز کے بعد ملک اخلوق بادشاہ اسلاقیہ نے سالوق کو اول سے
زیادہ منصب اعلے دیا اور ایک مہم محمودہ پر بہیجا- وہان بحسن خدمت و
تدبیر مستحسن جمعیت معقول بہم پہنچائی- تین برس کے زمانہ مین سالوق حق
ناشناس کے پاس پانچہزار سوار جنگ گذار اور اسی قدر پیادے آتش بار
فراہم ہوگئے- اُس نے حق ملازمت و نمکخواری تاک نسیان پر رکہا اور اسقدر
جلد پہونچا کہ ملک اخلوق کو خبر نہ ہوئی- سالوق نے ملک پر قبضہ اور ملک
اخلوق کو قتل کیا- میرا باپ اور چچا سالوق کے پاس آئے اور وعدہ یاد

ولایا - اُسنے پروانہ کی - میرے باپ دادا نے سالوق کے حق مین دعائے بد
کی - چند روز کے بعد اُسکو مرض صعب ہوا اور گردن کج ہوگئی اور ملک اسلوق
اُسکا پسر کج گردن پیدا ہوا - جب مین سن شعور کو پہونچا اور یہ قصہ سُنا
مین نے درگاہ خدا مین یہ دُعا کی کہ مجہہ کو درجہ قطبیت عطا فرما - پامال وزر
دُنیاوی سے بےنیاز کرے - یہ دُعا میری قبول ہوئی - ایک دن کیا دیکہتا ہون
کہ ایک کتاب مختصر الاجزا طاق پر رکہی ہوئی ہے - وہ کتاب جو مین نے دیکہی
اُسمین اکثر اسمائے جلیلہ مع ترکیب و طریق دعوت خاص میرے جد مغفور نے
لکہے تہے - از انجملہ ایک اسم کی پیشانی پر یہ عبارت لکہی تہی کہ جو شخص یہ اسم
بزرگ باین اعداد پڑہے گا - بالیقین دُعا اُسکی درگاہ یزدانی مین مستجاب ہوگی
مین نے وہ اسم چالیس روز کامل بلا فاصلہ بہ ترکیب و ترتیب پڑہا اور موافق
تحریر اُسکی زکوۃ بہی دی - شب چہلم میرے جد مغفور عالم واقعہ مین تشریف
لائے اور مجہہ سے فرمایا - اے فرزند صد حیف - تیرے باپ اور چچا نے
خاندان درویشی خاک ذلت مین ملادیا - بلکہ تیری خلقت مین بہی حرص
و آز زیادہ معلوم ہوتی ہے - گویا بندہ زر و دولت ہے - خیر اب جد مغفور نے جو
بلون کا مالک ہے تیری مراد پوری کی - وقت صباح فلان شاہزادہ کی خدمت
مین جا -

شاہزادہ فرخزاد نے قلعہ بدوانیہ کی حکومت فیروز بخت کو بخشی اور اُس سے
ملک اسلوق کے حق مین دُعائے خیر کرائی - ملک اسلوق کو اُسی شب تپ
محرقہ عارض ہوا اور اپنے حال کا کچہہ ہوش نہ رہا - جب وقت صباح ہوش

مین آیا۔ از سر تا پا عرق مین غرق تہا اور کجی گردن دور ہوگئی تہی ملک اسلوق اُسی دم مسلمان ہوا اور شاہزادہ کو ملکہ شہرافروز کے قصر مین لے گیا۔ شہرافروز ہی شاہزادہ فلک شوکت کی تلقین سے مشرف بہ اسلام ہوئی

قصہ شاہزادہ بدر منیر صاحبقران اصغر

قصہ مندرجہ صدر کی حکیم ابو المحاسن نے قرات کی۔ ازان بعد صاحبقران اصغر کا قصہ حکیم اخشیجان نے سُنایا

ہم نے یہ قصہ حال یہان چہوڑا تہا کہ شاہزادہ بدر منیر صاحبقران اصغر قلعہ سندروس کے اثنائے راہ مین ایک چشمہ پر پہونچا۔ راوی کہتا ہے کہ اُسوقت صاحبقران عجب تشویش مین مبتلا تہا۔ ایک طرف تنہائی اور تکالیف سفر۔ دوسری جانب لوح کے دیکہنے کی ممانعت۔ اس فکر مین گرشہ بیابان سے ایک دیو سر بفلک کشیدہ بدست نحوست دار شمشاد کاندہے پر رکہے ہوئے غوغا کنان وہان آیا اور کہا مین میگوش آدمخوار کے غلامان خاص سے ہون۔ اُسنے مجہہ کو تیری تادیب کے واسطے بہیجا ہے۔ یہ کہہ کر دیو لعین نے بقوت تمام دار شمشاد صاحبقران کے فرق مبارک پر لگائی۔ صاحبقران اصغر نے ایسی بلند جست کی کہ وہ ضرب سخت

نکالی گئی اور پنجہ در پنجہ ہوکر وار شمشیر اُس نابکار کے ہاتھہ سے چہین لی - دیو بے حربہ ہوکر صاحبقران سے دست و گریبان ہو گیا - صاحبقران نے چند عرصہ اُس سے کشتش و کوشش کی - بعد ازان جدا ہوکر وہی وار شمشادِ پارہ کوہ بضرب قوی دیو کے سرِ ناپاک پر ماری اور اُس کو جہنم واصل کیا

صاحبقران اصغر نے وہ شب گرسنہ و تشنہ کمال تکلیف سے گزاری صبح کو درخت شفتالو کے دو چار برگِ سبز کہائے اور ایک طرف روانہ ہوا - چند میل راہ طے کی تہی کہ دور سے ایک باغ کی چار دیواری نظر آئی - صاحبقران اصغر بخواہش میوہ اُس باغ مین آیا - دیکہا کہ ایک درخت سر بلند مین سیب ہائے پختہ نہایت خوشرنگ لگے ہوئے ہین ایک سیب شاخ درخت سے لے کر لبِ نہر تشریف لایا اور چاہتا تہا کہ نہر سے سیب تراشے - کیا دیکہتا ہے کہ وہ سیب پتہر ہو گیا ہے - اِس امر عجیب سے طبیعت بہت برہم ہوئی اور سیب زمین پر پہینک دیا - نہر کے پانی کو جو دیکہا گرم و شور پایا

اِس اثنا مین باغ کے ایک گوشہ سے خندہ بلند کی آواز آئی - صاحبقران صدا کے اثر پر روانہ ہوا - دیکہا کہ ایک دیو سیاہ سُرخ چشم دیو دو شینہ بستہ زبردست تر بشکل مضحک بیٹہا ہوا ہنس رہا ہے - اُسنے کہا - اے آدمزاد تو نے اکثر اطعمہ لطیفہ و ثمار گوناگون و شراب گلرنگ استعمال کی ہے اور پریزادان حور شکل سے جلسہ ہائے عیش و نشاط گرم کئے ہین - مگر

اِس باغ کی سیر اور رنگ رکھتی ہے - یہ باغ ہیمگوش بادشاہ دیوان کا تفرج گاہ ہے - خداوند ابلیس کو سجدہ کرتا کہ جان بر ہو- صاحبقران اصغر نے فرمایا - تو ایک پارچہ نان یا قرت آب پر میرا ایمان خریدنا چاہتا ہے - اُٹھ اور حربہ کر- دیو نے ارہ پشت نہنگ نہایت زور سے صاحبقران کے شانہ پر مارا - صاحبقران اُسکا حربہ چہین کر اُسی کے کام لایا - اُسکو ہلاک کر کے ایک مکان مین داخل ہوا - وہان اندر باہر ہزار دیو جمع تہے اور ایک دیو تخت پر بیٹہا تہا اور حیطان جنی ایک ستون سے بندہا تہا - صاحبقران نے تیغ رسان الجان سے چند دیوون کو قتل کرکے حیطان کو رہائی دی - جب غل زیادہ ہوا دیو تخت نشین کی آنکہہ کُہلی - اُس دیو کے خلقی چار ہاتہہ تہے اُسنے ہر ہاتہہ مین ایک حربہ لیا اور شورش کنان تخت سے اُتر کر اور صحن باغ مین آکر صاحبقران اصغر کے مقابل ہوا - صاحبقران نے بفن عیاری اُسکی ضربین رفع کرکے تیغ طلسمی سے اُسکو قتل کیا - بمجرد اِسکے دیوان لقیتہ السیف نے جنگ مغلوبہ کردی - ہرچند کہ مویدمن اللہ تہا مگر ایک شخص کہان تک تردد کرے - رفتہ رفتہ نوبت بہ مناجات پہونچی - اُسوقت ایک لشکر جرار دیو پریزاد معرکہ مصاف مین پہونچا - سالار لشکر ایک جوان نقابدار سبز پوش تہا - لشکر تازہ وارد نے ہرطرف لاشون کے پشتے لگا دیئے صاحبقران اصغر نے جو فرصت پائی ایک مقام محفوظ مین دم لیا - لیکن ضعف و ناتوانی سے آنکہین بند ہوئی جاتی تہین - جوان سبزپوش نے سر مبارک صاحبقران کا اپنے زانو پر رکہہ لیا - ناگاہ ہوا کے جہونکے سے ایک طرف سے

بند نقاب کہل گیا - صاحبقران نے چشم نیم وا سے نقاب پوش کا جمال ماہ مثال دیکہا کیا دیکہتا ہے کہ ایک نازنین لباس مردانہ مین ہے - صاحبقران نے آنکہہ کہولدی - اُس حوروش نے بشوخی اپنا زانو سر کے نیچے سے نکال لیا اور طرفۃ العین مین باغ سے مع لشکر روانہ ہوگئی - صاحبقران اُسکے یک بیک چلے جانے سے کمال اوداس ہوا - مگر اُس وقت باغ کو جو دیکہا - آب شور شیرین اور میوہ وثمر خوردنی ہوگیا تہا - صاحبقران نے بہ رفاقت حیطان جنی پہل کہایا اور پانی پیا - حیطان سے باغ کی قلب ماہیت ہونے کی حقیقت دریافت کی - اُسنے کہا - بیگوش زروشاخ نے بزور سحر پہل کو نمکین اور پانی کو تلخ کردیا تہا - ہمرائیان سبز پوش نے باغ کے چارون گوشون سے ایک ایک ظرف آب میرے روبرو نکالا تہا - اِس عمل کے بعد باغ حالت اصلی پر آگیا

صاحبقران نے دوسرے روز حیطان کو رخصت کیا اور تن تنہا بدستور قطع راہ مین مشغول ہوا - شام کے وقت ایک درخت سفرجل کے سایہ مین آرام لیا - اشتہا کے تقاضا سے ایک ہی کہائی - نصف شب کے وقت آواز مہیب و خوفناک کان مین آئی - صاحبقران نے جو بغور دیکہا ایک شیر فیل قامت سیاہ مطلق سُرخ چشم غرش کنان نظر آیا - اُس شیر نے پنجہ برداشتہ حملہ کیا - صاحبقران اصغر نے اُسکے دونو ہاتہ بدست ایسے مضبوط تہامے کہ انگلیان پوست مین گہس گئین - شیر نے کہا - میرا نام اخلاق دیو ہے - فن ساحری مین بہی دخل رکہتا ہون اگر تو فی الحقیقت

صاحبقران وہم فاتح طلسم ہے میرے ہاتھہ چھوڑ دے تاکہ بصورت اصلی تجھہ سے جنگ مردانہ کرون - صاحبقران اصغر نے شیر کو رہا کردیا اُس نے زمین پر دو چار غلطین کہائین اور بصورت دیو دراز قد مقابل ہوا - صاحبقران نے شمشیر نسان الجان کے ایک ہی ضرب مین اُسکو درک اسفل مین پہونچایا

صبح کو چند قدم چلا تہا کہ ایک شخص معتدل القامت بصورت انسان صاحبقران کے پاس آیا - اور کہا میرا نام ہولاط جنی ہے - براہ بندہ نوازی غریب خانہ مین قدم رنجہ فرماؤ - صاحبقران اصغر اُسکے ساتہہ ہولیا - چند قدم کے بعد تین ہزار نرہ دیو سے سامنا ہوا - ہولاط تمسخر کنان ایک طرف ہوگیا اور صاحبقران دیوکشی مین مشغول ہوا - جب طاقت نے کمی کی بدستور نازنین نقاب دار سبز پوش دیو واجنہ کی جمعیت سے وہان پہونچی اور ابلیس پرستون کو قتل کیا صاحبقران نے اُس نازنین سے فرمایا - بخداے حلیم - تمنے اِس طلسم سخت منازل مین انیسا حق عظیم میرے ذمے ثابت کیا ہے کہ جسکا شکر میری زبان سے ادا نہین ہوسکتا - لاچار دل تمہاری نذر کر دیا ہے - تم بہی جمال جہان آرا سے میری آنکھون کو روشن کرو اور یہ نقاب دور فرماؤ - اُس نے کہا - مین کس قطار و شمار مین ہون - لیکن ایک وقت میرا حال حضور سے پوشیدہ نہین رہنے کا - یہ کہہ کر وہ نازنین روانہ ہوگئی

صاحبقران اصغر بیشتر روانہ ہوا اور شام کو ایک چشمے کے کنارے آرام لیا - قریب چشمہ ایک درخت انار کا تہا - صاحبقران نے ایک دو انار

کہا ہے۔ جب صبح کے وقت آنکھ کھلی مسند و دیوان نہیں ہے۔ شیر سرتا وہاں انبوہ دیکھا۔ وہاں بھی نازنین سبزپوش نے حاضر ہو کر کمک کی۔ صاحبقران نے فرمایا۔ اے سرتاج خوبان روزگار باین دلداری و شفقت بالمشافہ صورت نہ دکھانا اور صحبت بے تکلفانہ سے محروم رکھنا شان مہربانی سے بعید ہے۔ اُس نے کہا۔ مجھ کو اپنا دعا گو سمجھو اور تا وقت مقررہ دیگر ہر ایک امر سے معاف رکھو۔ اتنا عرض کر دیتی ہوں کہ میرا ازلی حضور کے مخلصان راسخ العقیدہ میں داخل ہے۔ یہ کہہ کر رخصت ہو گئی

عارض ہونا خمیازہائے سہ گانہ کا صاحبقران اصغر کو اور مطالعہ فرمانا لوح مکاشفہ کا اور قتل کرنا سیمگوش زردشاخ کو

اس دفعہ ملکہ نقابدار کا چلے جانا صاحبقران کے دل پر سخت شاق گذرا ناگاہ تینوں جمائیاں متواتر آئیں۔ یہ علامت مطالعہ لوح کی تھی۔ بہت خوش ہوا اور بعد از وضو لوح مکاشفہ کو دیکھا۔ پیر مرد ملائک شکل بلباس سبز شنگرفی عالم مکاشفہ میں تشریف لایا۔ صاحبقران نے بصد شوق پیر مرد سے پہلا سوال نازنین سبزپوش کے باب میں کیا۔ پیر مرد نے کہا اس قدر عجلت بیجا ہے۔ تمہارے مانند انسان اولوالعزم کو تکلیف دو وقار کی لائق نہیں۔ مگر وہ

وہ زن پریزاد خود اپنے نام ونشان کا ظاہر کرنا مصلحت نہ سمجھی۔ پہر مجہے
کیا شایان ہے کہ ایک شخص کی پردہ دری کرون۔ اِس کام کے لئے کسی
غماز کو تلاش کرو۔ صاحبقران اصغر نے فرمایا۔ خیر اسی حال سے آگاہ کرو کہ
باوجود مصائب چند در چند عطسہ سہ گانہ عارض ہوتے رہے اور لوح کے دیکہنے
سے ممنوع رہا۔ پیر مرصع پوش نے کہا۔ جس حال مین وہ تکلیف ومحنت خوشی
وفارغ بالی سے بدل ہوئی پہر عطسہ کا باعث پوچہنا ایک فعل عبث ہے۔ جب
اُس نازنین نقابدار کی اصل ماہیت سے واقف ہوگئے یہ اسرار طلسمی بہی منکشف
ہوجائینگے۔ پیر مرد کے کلمات خلاف مزاج سے صاحبقران اصغر کی طبیعت
نازک برہم ہوئی اور کہا۔ او پیر مرد ریش دراز ان عذر اتسے یہ معنے سے
ثابت ہوتا ہے کہ وہ نازنین تیری واجب الرعایت ہے۔ ورنہ تم دونون
زن ومرد کا ایک قول نہ ہوتا۔ بجنسہٖ یہ کہو۔ اب مین کیا کرون۔ پیر مرد
صاحبقران کے عتاب وخطاب پر خوب ہنسا اور پیشانی نورانی کو بوسہ دیکر
فرمایا۔ اے شاہزادہ گردون حشمت۔ فی الواقع مین اُس نازنین کو دختر
حقیقی سے زیادہ جانتا ہون اور وہ دختر مستجاب الدعوات بہی ہے۔ بہر
حال اب تم ہمگوش زد وشاخ کو واصل جہنم کرو۔ براہ راست اِس کوہ سر بلند
پر جاؤ جو رو برو نظر آتا ہے۔ دست چپ دور سے ایک قلعہ آتشین نظر آئیگا
اُسی کو سنندروس گلنار کہتے ہین۔ اُس کوہ آفت سے اتر کر دست راست
جانا۔ چند قدم کے بعد ایک درخت عظیم الشان کے قریب پہونچو گے
اُس درخت کو بیخ وبن سے زمین سے نکال لینا۔ وہان ایک نقب عمیق

ظاہر ہوگی - بے وسواس نقب مین داخل ہوجانا - وسط نقب مین ایک اژدہا
سیاہ رنگ آتش نشان روبرو آئیگا اور باکنچہ زہر آلود تیر حملہ کریگا -
بجلدی تمام مہرہ خفا اژدہا کی آنکھون کے مقابل رکھہ دینا - اژدہا مہرہ کی تاثیر
سے کور مطلق ہوجائیگا - اُسکو شمشیر لسان الجان سے ہلاک کرنا - اُسکے شکم سے
ایک صندوقچہ مقفل نکلیگا - صندوقچہ کا قفل کہولنا - یہ اسم اُسکی کلید ہے -
اُس مین ایک کمند اور ایک تیغ تمہارے واسطے رکھی ہے - یہ دونون چیزین
لیکر نقب سے نکل آنا - اُسوقت اُسی کوہ سر بلند پر بارش باران ہوتی ہوگی
قدم بر داشتہ بالائے کوہ جانا - چند لمحہ مین آب باران تمہاری کمر تک پہونچے
گا - اُسی حال مین قدم فرسا ہونا - ایک چشمہ کے کنارے پر پہونچوگے - وسط
چشمہ مین ایک دیو سیاہ و سرمہ رنگ استادہ ہوگا - مہرہ خفا کی برکت سے
غائب ہوجانا - چشمہ کے کنارے پر ایک درخت ہے - اُسکے چند برگ
سبز لیکر باہم وصل کرنا اور اسمہ خوانان بجائے کشتی برگ کے درخت پر سوار ہوجانا
ہونا [illegible] چشمک زدن مین دیو سرمہ رنگ کے قریب پہونچ جاؤگے - [illegible]
[illegible] اُسکے ہاتھ پاؤن رشتہ کمند سے خوب مضبوط دستگیر باندھنا [illegible]
تمام چند ضربات تیغ پشت و پہلو پر لگانا - دیو اسقدر شور و فریاد کریگا کہ پانی
چشمے کا متلاطم ہوجائیگا - تم کہنا - اے فلان تیری رہائی تب ممکن ہے کہ [illegible]
شیشۂ اس پانی کے ہمین لادے - جس سے قلعہ سنگ [illegible] تک [illegible]
پہنچتی ہے - دیو چشمہ مین غوطہ ماریگا تم کمند کا سرا ہاتھ مین رکہنا - چند لحظہ کے
بعد دو عفریت [illegible] آب چشمہ مین سے لئے ہوئے باہر نکلیگا - [illegible]

شیشہ ہائے آب لے لو اُس دیو کو جسکا نام کجلان ہے لعنت خداپرستی کی ہدایت کرنا۔ وہ کہیگا۔ اِس شرط سے مسلمان ہوتا ہوں کہ تیری دُعا کی برکت سے رنگ سرمہ میرے جسم سے جاتا رہے۔ اپنی ہیئت اصلی پر ہو جاؤن۔ اُسکا عذر منظور کرنا اور پیر لوح سے مشورہ لینا والسلام

جس وقت صاحبقران اصغر نے کجلان دیو سے شیشہ ہائے آب لیے چشمے کا پانی کم ہونا شروع ہوا حتی کہ تا زانو رہ گیا۔ صاحبقران نے اُسکو کنارہ کہینچا اور تکلیف اسلام دی۔ اُسنے وہی شرط پیش کی۔ اور کہا اصل نام میرا حمران ہے۔ اول از سرتا پا سرخ رنگ تھا۔ لب چشمہ ایک درخت کثیرالفروع انجیر کا تھا۔ صاحبقران نے بحکم لوح اُس درخت کو مع بیخ زمین سے نکالا۔ اُسکی بیخ سے ایک گرگ سیاہ رنگ شتر قامت پیدا ہوا۔ صاحبقران اصغر نے اُسکو شمشیر لسان الجان سے قتل کیا اور اُسکے خون سے کجلان کو نہلایا۔ بدولت اِس عمل کے کجلان کا رنگ ہیئت اصلی پر ہو گیا

صاحبقران حمران کی گردن پر سوار ہو کر قلعہ آتشین کی طرف آیا اور ایک شیشہ آب جانب شرق اور دوسرا سمت مغرب پھینکا۔ جس وقت وہ پانی قلعہ کی خندق میں پہونچا اِس طرح کا دود کبود رنگ خندق سے متصاعد ہوا کہ زمین و آسمان سیاہ ہو گیا۔ بعد دفع ہونے تاریکی کے آتش سحر منطفی ہو گئی اور قلعہ سنگ زمرد نگار ہیئت اصلی سے نظر آیا۔ اُس قلعہ فلک فرسا کی تعمیر سنگ زمرد سے تہی اور سنگ ہائے دیوار اِس قدر شفاف و چمکتے ہیں کہ نظر اُن پر قائم نہ رہ سکتی تہی

صاحبقران اصغر نے روبرو قلعہ سکنا ایک مقام بلند پر درخت چنار کے
سایہ میں جو لب چشمہ واقع تھا قیام کیا - دوسرے دن علی الصباح صبح کے
وقت الغوس شیخ چینیانی سپہ سالار سیگوش زردشاخ ہزار نرہ دیو کی
جمعیت سے صاحبقران اصغر سے آملا اور کہا - شب گذشتہ حکیم اثمرتو نے
عالم رویا میں مجھے مسلمان کیا اور فرمایا کہ جس وقت آتش سحر بجھ جائے
صاحبقران کی خدمت میں پہونچ - مجھکو بوقت شب سلق مجنی میرے
ایک معتمد نے بہ استغفائے آتش سحر کی خبر دی - جب سیگوش نے آتش سحر کے
بجھنے اور اُسکے بعد الغوس کے جانے کی خبر سُنی نہایت بیقرار ہوا - گرگر
ونا گزیدہ چالیس ہزار دیو کی جمعیت سے بیرون قلعہ آیا - دوروز کے جنگ
کے بعد سیگوش زردشاخ بذات خاص مقابلہ کے واسطے آیا - الغوس اُسکے
روبرو گیا - جب دونوں میں [illegible] ہوا - صاحبقران اصغر بذات خاص میدان میں
تشریف لائے - جنگ [illegible] سے [illegible] بہت سے سحر ہونے لگے
[illegible] سے [illegible] شیر [illegible] واردہ
[illegible] میدان معمور ہوگیا - مگر [illegible] وقت
[illegible] کی برکت سے [illegible] صاحبقران اصغر کے [illegible] آیا - [illegible]
[illegible] ایک [illegible] کے بعد [illegible] ہوگئے - اُس [illegible]
[illegible] ہوگیا - صاحبقران اصغر
[illegible] شب کی [illegible] کے
بعد [illegible] کر

باین ضرب شدید سطح زمین پر مارا کہ تمام اعضائے بدن باوجود سختی و سطبری سرمہ سا ہوگئے

ہیگوش کے قتل کے بعد مغلوبہ واقع ہوئی - النوس کے ہمراہیون کی ہمت شکست ہونے والی تہی کہ حیطان جنی چالیس ہزار دیو خونخوار واجنہ جنگ گذار کی جمعیت سے ہنگامہ جنگ مین پہونچا - اُس مین ملکہ سبز پوش کا لشکر بہی شامل تہا اور اُنکے سالار کا نام باقوس جنی تہا جو فیصلہ جنگ بے اظہار حال ملکہ چلا گیا اور صاحبقران اصغر النوس و دیگر سرداران نو مسلم کے ہمراہ قلعہ سمندروس نگار مین تشریف لایا حیطان جنی نے عرض کی اب غلام ماہ رخ پری کی مواصلت کا مستدعی ہے - نرپور ملک جنی نے جو سلطنت قلعہ سمندروس کا وزیر صائب تدبیر تہا کہا - اِس نواح مین ایک باغ ہے اور اُس مین ایک گنبد ہے رفیع و وسیع مشہور کرتے ہین کہ طلسم حوض و تمام جنوبی آبادی سے گنبد فلک رفعت سے عبارت ہے - اِس نواح کے بادشاہ کو حکم تہا کہ باغ مین جاکر وہان مجالس طرب و سرور گرم کرو - یا صاحبقران اِس قدر جواہر بے بہا اور خزانہ موفور باغ مین امانت رکہا ہے جسکا حساب خداتعالی کو ظاہر ہوگا - مگر جسوقت وہ جواہر باغ کے دروازہ سے باہر نکالا جاتا ہے بالکل پانی ہوجاتا ہے - بادشاہ حسب الحکم ہر ماہ تین روز وقت شب اُس باغ فردوس آئین مین محافل جشن آراستہ کرتا تہا اور وہ جواہر گوناگون اپنی مخیز و خواص کو از سرتا پا پہناتا تہا - اُس گلشن رشک ارم جنت

سے گوش زر د شاخ نے ماہ رُخ پری کو نظر بند کر رکھا ہے

صاحبقران اصغر نے لوح مکاشفہ دیکھی- لوح نے زیور ملک جنی کے بیان کی صحت کی- صاحبقران در باغ پر تشریف لایا- دروازہ متقفل تھا صاحبقران اصغر بدست خاص قفل کھولکر داخل ہوا اور سیر کنان و تماشا بینان ایک مکان عالی کے قریب پہونچا اُس مین ماہ رُخ پری رہتی تھی- اُسنے جو صاحبقران کی آمد سُنی سراز پا باختہ استقبال کو نکلی- حیطان جنی اپنی معشوقہ کو دیکھہ کر شکر الہی بجالایا- صاحبقران اصغر نے اُنکو رخصت وطن دیکے کرامات القلاع کے جشن مین حاضر ہونے کا حکم دیا

داخل ہونا صاحبقران اصغر کا طلسم حوض وغمام جنوبی آبادی مین اور حاضر ہونا ملک امین سنبر پوش کا

بعد رخصت حیطان کے صاحبقران اصغر گنبد طلسم کے دروازہ پر آیا گنبد کا رنگ سبز او بشکل گنبد فلک نہایت وسیع و رفیع تھا- چارون جانب گنبد کے غرفہائے عالی واقع تھے- زیور ملک نے عرض کی- اے شہر یار- اس گنبد کے ہر غرفہ سے ایک ایک قسم کا جواہر بیش بہا مثل یاقوت و مروارید و الماس و زمرد و مرجان وغیرہ ہفتے مین ایک مرتبہ مشت مشت زیر غرفہ پھینکا جاتا ہے اور اُس جواہر کا باغ مین ایک جنگے

اشارہ ہوتا ہے

صاحبقران اصغر نے ایک گوشہ علیحدہ مین تشریف لیجا کر بعد ادائے دوگانہ شکر روح مکاشفہ سے جبہ سے لگا دی۔ پیر مرد مرصع پوش عالم مکاشفہ مین ظاہر ہوا۔ راوی کہتا ہے کہ ہر حصہ طلسم مین ایک تازہ بزرگ ملاقات کرتا تھا۔ گویا ہر سمت کے لئے ایک پیر مرد متعین تھا۔ الحاصل اس پیر مرد نے کہا۔ اے نور نظر حضرت اسحاق نیکو ملک جنی والعوس دیو کو حکم دو کہ جس وقت طوفان باد تند بپا ہو وہ تخت رواں اس باغ کی جنوب روانہ ہون۔ شہر جنوبی آباد مین تمہارے پاس جا پہونچینگے اور تم بہ نفس نفیس اسی وقت سے زیر گنبد فلان اسم الہی کا ورد شروع کرو۔ دل شب یعنے نصف شب کے وقت ایک دروازہ زمردنگار گنبد کی دیوار مین پیدا ہوگا اور گنبد مین سے یہ آواز نرم دبار یک آئیگی۔ اے جوان طلسم کشا گنبد مین تشریف لا۔ زنہار گنبد مین نہ جانا۔ چند لمحہ کے بعد ایک زن پریزاد خوشرو وخوش قامت بہ انداز معشوقانہ تمہارے پاس آئیگی اور کہیگی۔ بسم اللہ گنبد مین چلو۔ تم ان اوراد اسم مین مصروف رہنا۔ جب وہ زیادہ تر ہو۔ یہ کہنا کہ مین اس وقت ایک اسم بزرگ کے اوراد مین مشغول ہون اور قطع اسم میرے واسطے موجب خرابی ہے۔ مگر ہان تو مجھ اپنی ہیئت اصلی دکھا۔ شاید تیرے ساتھ گنبد مین چلون۔ جب وہ قطامہ صورت اصلی پہ ہو جائے بے تامل شمشیر لسان الجان سے قتل کرنا۔ اسی طرح ساتھ زن ناساحرہ

تو یقیناً یہ نوبت تمہارے پاس آئیگی۔ سب سے اول کرنا یہ ہے کہ میں ایک زن
سیاہ فام کی صورت منظر آئیگی جسکا تمام جسم بجز پیشانی سیاہ مطلق نظر آتا ہوگا
اُن صفتوں سے سالار شکر الٰہی بجا لاکر تیری پاک اعتقادی کا نتیجہ نیک نکلا
بعد ازاں لوح مکاشفہ کو ایک ظرف آب میں غوطہ دینا اور وہ پانی سالمہ پری کو
پلانا۔ بقدرت کاملہ پانی سالمہ کی سیاہی بالکل دفعہ ہو جائیگی۔ اس کے
ساتھ گنبد میں جانا اور جو کچھ وہ کہے بعینہ عمل میں لانا۔ سالمہ بھی فتح طلسم
میں دخل ہے۔ اگر اسکی طرف سے ان صحبت ہو دستور زنان گزشتہ ہے
تعرض میں نا ڈالو والسلام

جب صاحبقران اصغر نے آب لوح سالمہ پری کو پلایا یا دفعتاً تمیز میں وہ
ظلمت رنگ اس طرح دفعہ ہوگئی جس طرح مارہ سیاہ کے جسم پر سے پوست
اتر جاتا ہے۔ سالمہ جس کا لقب نازک میان تھا اب اس حسن وجمال اور وضع
و انداز سے جلوہ گر ہوئی کہ صاحبقران بیقرار ہو گیا۔ آخر پوچھا اے سالار حسن
میں کون ہوں سب اور زنان سے متقولہ کس جنس سے تھیں۔ سالمہ نے کہا۔ میں
سلیمہ پری کی دختر ہوں جو اس مقام و باغ کی سرحد دار تھی۔ اور وہ زنان
منقشہ نہ ساحرہ ابلیس پرست تھیں۔ میری والدہ کے ہاتھ پر یہ نفاق
مسلمان ہوئیں اور وہ انکو طلسم میں لے آئی۔ جب موقع ملا۔ ان خبیثوں
نے میری والدہ کو قتل اور مجھ کو بزور سحر اس ہیئت مکروہ سے کر دیا تا کہ
طلسم کشا مغالطہ کھائے۔ اب حضور کنیز کے ہمراہ قدم رنجہ فرمائیں

صاحبقران اصغر سالمہ کے ہمراہ گنبد میں داخل ہوا۔ قدرے راہ

تاریکی مین مطلع کی - جب تاریکی رفع ہوئی ایک صحراے لق و دق مین
پہونچا - وہان ایک درخت عظیم الشان دیکھا جسکا ثمر سُرخ رنگ تھا
اور برگ سبز اور گل سپید و براق - تین دیو مہیب صورت اِس درخت
عجیب الکیفیت کے برگ و ثمر و گل جدا جدا ایک تختہ سنگ پر پیس رہے
تھے - اور ایک چشمہ مین جو نزدیک درخت واقع تھا انکا عرق ڈالتے تھے
بعد ازان بنظر غور آسمان کی طرف دیکھتے تھے - اسوقت ابر سفید آسمان
پر پیدا ہوتا تھا اور فقط اسی چشمہ پر برستا تھا - جب بارش باران موقوف
ہوتی تھی - چار جانور خوشرنگ خوش الحان بصورت طاوس اوج ہوا
سے وہان آتے تھے اور چشمہ مین غوطہ مارتے تھے - چند لمحہ کے بعد
چار پریزادین ماہرو سنبل مو طبق ہاے یاقوت و زمرد والماس و مروارید
وغیرہ جواہر کے ہاتھ مین لئے ہوئے چشمہ سے نکلتی تھین اور اس جواہر
کا حوض کے چارون گوشون پر انبار کرتی تھین - بعد ازان آسمان
کی طرف دیکھ کر یہ کہتی تھین کہ اب اِس جواہر بیش بہا کے باب
مین کیا حکم ہے آیا یہان سے لیجائین یا نذر فرشتگان گنبد سبز مین بھیجدین
دین - اگر جواہر مین کچھ نقص رہ جاتا تھا - اس ابر سفید سے آواز آتی
تھی کہ ابھی کچھ یہان سے کہین دور پھینکدو - بصورت دیگر گنبد سبز مین بھیجنے
کا حکم ہوتا تھا - بجا لاتے اول پریزادین دعا کرتی تھین - یا خداوند عالم بحق
خاصان درگاہ خود طلسم کشا کو جلد یہان پہنچا تاکہ جواہر کا نقص کمال سے
بدل ہو اور ہم اِس طلسم سے نجات پاوین - وہ تینون دیو اس پر دعا کی

پریزادون کو منع کرتے تہے - اور برعکس یہ فریاد کرتے تہے - یا خداوند ابلیس ان پریزادانِ بداندیش کی دعا قبول نہ کرنا صفدر طلسم کشا یہان پہونچیگا اور ہمین بزورِ بازوے استوار کائناتِ طلسم سے خارج کردیگا

صاحبقرانِ اصغر نے دور سے یہ تماشا دیکہا - بعد ازان قریب آیا اس دفعہ جو پریزادون نے دعا کی - ابر سے یہ آواز آئی - دعا تمہاری مستجاب ہوئی - دیدہ ہوش دیکہو کر صاحبقران فاتح طلسم روبرو استادہ ہے - تمام جواہر اس قدر کی ننگ گند الغرض پریزادون نے جو آنکہین کہولین اور جمال جہان آرائے صاحبقرانی دیکہا - باتفاق ہوا گرزان ہوئین گردیو جنگ و مقابلہ پیش آئے - صاحبقران اصغر نے ایک دیو کو شمشیر لسان الحال سے اور دوسرے کو نیزہ دو سرسے اور تیسرے کو خنجر زہرآب سے ہلاک کیا - ان کی گردن سے خون سفید و سرخ و سبز مثلِ فوارہ جوش زن ہوا

تب دیو داخل جہنم ہوئے - صاحبقران اصغر نے تمام جواہر پری کی کشتیون مین سپرد کیا - اور سالمہ نے ان پریزادان جواہر سائی کو حوالے کیا تاکہ گنبد کے اندر محفوظ کردین

صاحبقران اصغر نے وہ شب اسی دشت مین سالمہ پری کے ساتہ بہ عیش و عشرت گذاری - اور صبح کر اسکے ہمراہ ایک سمت روانہ ہوا چلتے چلتے دشت سے کے وسعت مین ایک باغ کے دروازہ پر پہونچا - جو تمام [illegible] تہا - صاحبقران اصغر باغ مین داخل ہوا - چند قدم کے بعد ایک

طرف سے نغمہ خوش و ساز دلکش کی آواز کان مین آئی - دیکھا کہ دست
چپ سے گروہ گروہ اور خیل خیل نازنینان زہرہ صفات و پریزادان
شیرین حرکات بلباس رنگارنگ و زیورہائے بوقلمون سر و بادہ
سے مخمور و سیہ مست سازنوازان و غزل خوانان اس طرف چلی آتی ہین
اور بعض گلعذارون کے ہاتھ مین رنگ زعفرانی کے شیشے ہین اور بطریق
شوخی و بازی ایک دوسری کے لباس پر رنگ افشانی کرتی ہین صاحبقران
اصغر کی نظر سے جو یہ جلوہ عالم فریب گزرا تمام تماشائے گذشتہ دل سے محو
و سہو ہوگئے - سالمہ پری نے عرض کی حضور جام یاقوت مین دو چار بار
مئے مرد افگن پئین اور ان نازنینون سے کہ حوران بہشتی کا حکم رکھتی ہین
عیش و عشرت فرمائین - صاحبقران اصغر خود اسی خیال مین تھا - سالمہ پری
کی اس تحریک کو مغتنمات سے سمجھا

جب ہوش و حواس درست ہوئے سالمہ سے پوچھا صاحب باغ
کیا نام ہے - سالمہ نے کہا مالک باغ کو قمر سیما پری خطاب کرتے ہین
اس گفتگو مین چند نازنینان شعلہ رو و رماہوشان سنبل مو لباس ہائے
رنگارنگ ایک طرف سے پیدا ہوئین - ایک تخت رواں بھی انکے
ہمراہ تھا - انہون نے صاحبقران کو تخت پر سوار کیا - اور مکان صندل
طرف روانہ ہوئین - جب سواری قریب پہونچی - قمر سیما باین جلوہ
ملائک فریب واسطے استقبال کے باہر آئی کہ صاحبقران کے ہوش
بجا نہ رہے - صاحبقران تخت رواں پر سے اتر کر محل کا ان مین تشریف

لایا۔ اور مسندِ عز و تمکین پر جلوس فرمایا۔ قمر سیما پری کی کنیزانِ باسلیقہ نازک بدن و نازک میان و شکر لب و سرو آزاد وغیرہ نے مجلس رقص و سرود گرم کی۔ بعد ازان خود قمر سیما پری باین اصول و لہجہ دلکش گانی کہ جملہ حاضرینِ مجلس کی زبان سے صداے تحسین و آفرین بلند تھی۔ صاحبقران بار بار اس نازنین سیم اندام کو جواہر گرانبہا انعام دیتا تھا۔ اور عالمِ بیخودی مین فرماتا تھا۔ واللہ ہم نے آجتک ایسا نغمہ روح پرور نہین سُنا۔ جب قمر سیما نے صاحبقران اصغر کو اپنی طرف متوجہ کامل پایا۔ دست بستہ کہا۔ مین بجز اس کے اور کسی امر کی طالب نہین ہون کہ پردہ دُنیا مین جب کوئی تقریب شادی و خوشی حضور منعقد کرین۔ براہ الطاف خسروانی کنیز کو ضرور طلب کرین۔ صاحبقرانِ اصغر نے اسکی درخواست منظور فرمائی

القصہ باغ ابر سیما مین ایک ہفتہ کامل صاحبقرانِ اصغر نے قمر سیما پری سے مشغلہ عیش و عشرت گرم کیا۔ جب طبیعت عیش و عشرت سے سیر ہوگئی۔ اور سالمہ پری سے پوچھا اب ہم کہان جائین سالمہ صاحبقران کو اور ایک باغ تازہ کے دروازہ پر لے گئی۔ اس باغ کا دروازہ مقفل تھا۔ صاحبقران نے ایک اسمِ جبر کے زور سے دروازہ کھولا اور باغ مین داخل ہوا۔ تمام باغ ایک دریا موجزن نظر آیا۔ اور بر خلاف باغ ابر سیما کے کہ اسپر ابر سپید رنگ سایہ افگن تھا۔ اس بحر مواج پر ابر سیاہ رنگ سایہ [illegible]

قندیل زمردی بہ زنجیر طلائی وسط ابر مین آویزان تہی- اور ایک چراغ بہ شکل گل سرخ رنگ قندیل مین روشن ہورہا تہا- چراغ کا دود سیاہ اوج ہوا پر جاتا تہا- اور منجمد ہوکر ابر غلیظ کی شکل پیدا کرتا تہا- ایک جانور سبز رنگ بصورت بلبل پروانہ وار اس چراغ کے گرد پہرتا تہا اور شکست طلسم پر افسوس کرتا تہا- وہ قندیل چراغ طلسمی کے سبب اس قدر روشن تہی کہ باوجود بعد صاحبقران نے کنارہ دریا سے بخوبی تمام یہ تماشائے حیرت انگیز دیکہا- آخر بہ ہدایت لوح ایک اسم جلیل سطح دریا پر پہونکا- بمجرد اسکے ایک ناگ پشت تہ دریا سے بالائے آب آیا- صاحبقران جست زدہ اس جانور کی پشت پر جو بجائے خود صفحہ مدور کی صورت تہا سوار ہوگیا- کچہوے نے چشمک زدن مین اُس قندیل زمردی کے پاس پہونچا دیا- صاحبقران نے تیر خانہ کمان مین رکہا اور زانو زدہ نہایت زور سے کمان کو تا بناگوش کہینچا- بوقت کشش دینے کمان کے اس بحر امواج خیز مین اس طرح کا شور و غل مچا کہ تمام دریا متلاطم ہوگیا- چند لمحہ کے بعد ایک نہنگ عظیم الجثہ طویل القامت مثل غار دہن کشادہ دریا سے نکلا- اسکے مونہہ مین ایک غول دیو پیکر سراپا پشمہ تیر و کمان در دست پکڑا تہا- یکایک وہ غول نہنگ کے مونہہ سے نکلکر پشت پر سوار ہوا- اور تیر بازدہ شستی چلہ کمان مین رکہا صاحبقران نے اس غول کو کہ ایک ساحر زبردست تہا تیر لگانے کی فرصت نہ دی اور اسکی طرف سے اول بایں قوت بازو قبضہ کمان پر تیر مارا

کر تیغہ کو سوراخ کرتا ہوا غول کے سینہ ناپاک سے بائین طرف گذر
گیا ضرب تیر سے غول اور نہنگ کے جسم مین از سر تا پا آگ لگ گئی
نہنگ آتش زدہ مع غول تمام دریا مین پہرتا تہا - اور باواز مہیب
فریاد کرتا تہا - آخر جس مقام سے نکلا تہا - اُس مقام مین دریا کے
اندر غرق ہوگیا

بروقت غرق ہونے نہنگ کے اِس طرح کا طوفان سیاہ برپا
ہوا جس کے روبرو شب دیجور کی بہی اصل نہ تہی - چند لحظ کے بعد رفع
ہوئی دریا اپنی ہیئت اصلی پر تہا - صاحبقران نے بار دیگر کمان کو کشش
دی بدستور اول دریا نے جوش کہایا اور ایک نہنگ نہنگ اول
سے کلان تر و مہیب تر دہن کشادہ دریا سے نکلکر صاحبقران کے
مقابل آیا اِس دفعہ ایک دیو مینار قامت نہنگ کے مونہہ سے نکلا -
صاحبقران نے اُسکی پیشانی پر تیر مارا - اس قدر خون روان ہوا کہ تمام
سطح دریا خون ہوگیا - نہنگ نے دیو کو بہی چار طرف دریا مین پہرایا
بالآخر اپنے مکان مین پہونچکر غرق ہوگیا

کمان کی کشش سویم مین ایک زنگی مہیب صورت مشعل چشم
نہنگ کے مونہہ سے نکلا - صاحبقران نے زنگی کے مقعد پر تیر مارا - نہنگ
و زنگی بہی بعد طواف دریا غرق ہوگئے - مرتبہ چہارم صاحبقران نے
ایک تیر اس طرح سے چراغ سرخ رنگ پر جو قندیل مین روشن تہا مارا
کہ چراغ کو کچہ آسیب نہ پہونچا - اور فتیلہ کا گل بجہ گیا - مجرد گل ہونے

ہوتے چراغ کے ایک نہنگ سبزرنگ نہنگان گذشتہ سے
درازتر و خوفناکتر دہن کشادہ دریا سے نکلا۔ پہ صاحبقران مویّد
من اللہ نے ایسی جست کی کہ نہنگ سبز کے مونہہ مین داخل ہوگیا۔
نہنگ کا شکم نہ تہا گویا ایک نقب تاریک تہی۔ صاحبقران اصغر نے خوف
سے آنکہین بند کرلین۔ جس وقت آنکہہ کہولی اپنے کو ایک حوض سنگ
بستہ آب کے کنارے پر پایا۔ بحکم لوح مہرہ خفا کے ذریعے سے غائب
ہوگیا دیکہا کہ اب اجزائے ہر متفرق و پریشان ہوگئے ہین اور تمام
گل ہائے خوش رنگ جو گرد و پیش حوض کے بہار کرتے تہے ترک
پژمردگی ہوچکے ہین۔ اور جانوران شاخ نشین نقشہائے زدہ پریزاد از
جمیلہ و حسینہ کی صورت ہوگئے ہین۔ ایک طرف ایک لشکر خوش
اسپ و خوش سو صف بستہ استادہ تہا اور ایک بادشاہ صاحب
تاج و کلاہ بلباس سبز تخت پہ سوار اس لشکر کی ترتیب و آراستگی کا
انتظام کررہا تہا۔ دوسرے تخت پہ جو تخت اول سے گران قیمت تہا
ایک مرد درویش سپید ریش کو سوار دیکہا۔ اسکے پہلو مین ایک نوجوان
بست سالہ بلباس سرہنگی و یراق شاطری اسپ پری پیکر پر سوار
استادہ تہا۔ درویش تخت نشین کے ہاتہہ مین اصطرلاب تہا۔ ہر
ساعت اصطرلاب آفتاب سے مقابل کرتا تہا اور بادشاہ سے کچہہ
کہتا تہا۔ صاحبقران اصغر تحقیق نظرون سے قریب آیا فوراً پہچان لیا کہ
یہ فقیر وہی سید دارمشرق آباد یعنے درویش ذاکر ہے۔ اور یہ جوان

شاداب مہتر شمیم شاہزادہ مہران مہر طلعت کا عیار تہا۔ جسکو مین نے لوح
کی اجازت سے اکتوب کتابدار کے مکان مین ملک امین کے ہمراہ کر دیا
تہا۔ صاحبقران اصغر بار دگر حوض کے کنارہ پر آیا اور موافق ارشاد لوح ایک
اسم بزرگ سمت جنوب دم کیا۔ دو ساعت کے بعد سمت مذکورہ سے ایک
گرد تیرہ و تار نظر آئی اور دامنہ گرد سے بارہ علم نمودار ہوئے۔ یہ تجمل اتقمہ جنی
دسوید اجنی کا تہا۔ اس بارہ ہزار لشکر اجنہ کے ہمراہ ایک تخت روان مرصع
نگار نما شیشہ دار بھی تہا۔ متعاقب لشکر چند محافہ ہائے زرنگار مین مستورات
سوار تہین۔ یہان اجنہ نے وہ تخت سلطانی لب حوض رکہ دیا اور لشکر تخت کے
روبرو صف زدہ استادہ ہوگیا

صاحبقران نے سمت دیگر وہی اسم ہونکا۔ بدستور گردباد متصاعد ہوا۔
اور حیطان جنی بارہ ہزار دیو پری کی جمعیت سے وہان آیا ایک محافہ زرنگار مین
گل رخ پری حیطان جنی کی معشوقہ سوار تہی۔ اس لشکر کے ہمراہ بھی ایک تخت
روان نما شیشہ پوش تہا۔ حمالون نے تخت حوض کے دوسرے کنارے پر رکہ
دیا اور لشکر تخت کے روبرو صف آرا ہوا۔ بار سوم انقوس سرخ پیشانی ہزار
نرہ دیو خونخوار کی جمعیت سے مع تخت روان جواہر نگار سکندری
نگار کا تہا۔ سب کے بعد سالمہ پری دس ہزار پریزاد کی جمعیت و حشمت سے
آئی اور اُس نے اپنا تخت روان حوض کے گوشہ چہارم پر رکہوا دیا۔ ملک
امین سبز پوش نے ابہی عصا کہینچا تہا۔ [illegible]
مین اس معنے کا [illegible]

عالم نے شہزادۂ بدر منیر آفاق گیر کو یہ مرتبہ صاحبقرانی و منصب سلیمانی عطا
فرمایا ہے کہ فرقۂ آتشی مثل غلامان با اختصاص مطیع حکم ہے۔ اِس خوشی مین
ملک امین حیطان جنی والغوس سُرخ پیشانی و سویدا جنی کے پاس آیا اور
اُن سے صاحبقران اصغر کا حال خیریت اشتمال پوچھا اُنہون نے کہا صاحبقران
کے حال سے تم واقف ہوگئے کیونکہ وہ خورشید علم گردون حشم تمہارے
مُلک مین تشریف لایا ہے۔ درویش ذاکر نے اُنکے قول کی تصدیق کی اور
کہا مجھے ازروئے علم دریافت ہوتا ہے کہ صاحبقران نے بہ تمکنت و اجلال
اِس سرزمین کو ضیائے قدوم ہمایون سے روشنی بخشی ہے ورنہ یہان اِس
سامان دولت اور جلوس و حشمت کے فراہم ہونے سے کیا نسبت عجب
نہین کہ مہرۂ شفا کی برکت سے ہمین نظر نہ آتا ہو۔ آخر ملک امین اور بادشاہ
دستِ غیب سے زرد و اثر پشیمانی صاحبقران اصغر کی قدر و منزلت اور شوکت و حشمت
کی حد سے زیادہ تعریف و ثنا کی۔ صاحبقران نے حسب حکم بہو تقرب کے
تخت پر جلوس فرمایا اور مہرۂ شفا پشت دست کی طرف پھیرا جیوانات اخضر جنی
و حیطان جنی نے صاحبقران کو مثل آفتاب نصف النہار تخت سلطنت و جلال
پر جلوہ افروز دیکھا ایک عالم شوق میں بیخیال قدمبوسی قریب تخت آئے
صاحبقران نے بار دیگر مہرۂ شفا کو دست کی طرف پھیرا اور حیطان جنی
تک تخت پر آ بیٹھا۔ جس وقت وہ دونون جنی متصل تخت کے قریب پہونچے
صاحبقران کا تخت پر نشان نہ دیکھا۔ صاحبقران نے قدق دوست سے صورت
[illegible] حیطان جنی سے کہ تخت پر [illegible] دیکھا [illegible] حیطان [illegible]

جس وقت ملازمت کے واسطے آیا بدستور صاحبقران کو تخت پر موجود
نہ پایا - غرض کہ اسی طرح صاحبقران نے النوس زیدا ور سالمہ پری کے تخت
پر جلوس فرمایا اور بوقت متوجہ ہونے آنکی نظر سے غائب ہو گیا صاحبقران
کی اس حرکت سے تمام سلاطین خوب ہنسے - آخر صاحبقران ملکہ مہین
سبز پوش کے تخت پر تشریف لایا - اور وہان تمام ادنی و اعلی شرف
ملازمت سے مشرف ہوئے - ملک امین نے پایہ تخت کو بوسہ دیا - اور
جنوبی آباد کے اہل نشاط و طرب نے صاحبقران کے جلوس تخت کا ترانہ مبارکباد
گایا - جو پریزاد بہت بصورت جانوران خوشرنگ قید طلسم مین گرفتار تھے
آنکو صاحبقران نے رخصت وہان دی - اور اعلی قدر مراتب اہل طلسم سے ہر
ایک پریزاد کو جواہر و زر نقد عطا فرمایا اور مع جلوس شہر جنوبی آباد کی طرف
روانہ ہوا

عقد زہرہ لقا پری سے سردار طلسم جنوبی آباد

[illegible] جنوبی آباد مین پہنچکر تخت سلطنت پر جلوس [illegible]
[illegible] عیش و کرم ہوا [illegible] نقد بخشش [illegible]
[illegible] گئے - ایک دن [illegible] مشغول [illegible]
[illegible]

مہ جبین نقابدار سبز پوش کا تہا جس نے بارہا سیگوش زرد شاخ کے
ہنگامہ جنگ مین صاحبقران کی مدد کی تہی - جس وقت صاحبقران نے وہ
تصویر دلپذیر غارتگر ہوش دیکھی حسب تاثیر طلسم مضطر و بیقرار ہوگیا -
آخر ملک امین سے پوچہا سچ بتاؤ یہ تصویر دل آویز کس نازنین قاتل عالم
کی ہے - ملک امین نے کہا قبلہ عالم اکثر شہزادان طلسم نے مجہے مرقع ہائے
تصاویر بہیجی ہین قصور حافظہ کے باعث یاد نہین رہا کہ یہ مرقع کس شہزادہ
نے بہیجا تہا - حضور یہ فرمائین کہ آپکو صاحب تصویر کے نام و منصب تحقیق کرنے
سے کیا حاصل ہوگا - صاحبقران نے نازنین سبز پوش کے احسانات
کا ذکر کیا - ملک امین نے کہا شاید درویش مغربی اس راز سے آگاہ ہون
صاحبقران نے اُسی وقت درویش کو خلوت مین بلایا اور بعد دکہانے وہ
تصویر کے فرمایا تم اس طلسم عالی منازل کے رکن اعظم ہو یا الیقین صاحب
تصویر کے نام و حال سے واقف ہوگے درویش نے اکر ہنسا اور کہا راز ہائے
طلسم سے آگاہ ہونا یا بانیان طلسم کا منصب ہے یا فاتح طلسم ایسے مجہول
حس کرتا ہے - حالانکہ مین تمام اہالی طلسم کی نسبت فی الجملہ واقف ہون
الا بعض امور ایسے ہین کہ میرے کرام انکا تبین کرہی آگہی نہین - بہرکیف
خاطر جمع فرمایئے جملہ راز و اسرار طلسم مثل آئینہ ضمیر مہر تنویر پر روشن
و منکشف ہو جائین گے مگر ہر شے کا ظہور ایک وقت پر موقوف رہا ہے -
بالفعل ماہ لقا کے عقد کی تقریب سے فرصت کرنی ضرور ہے صاحبقران
نے فرمایا اسکے حضرت موافق شریعت طلسمی ماہ لقا سے پیر انعقد ہوا

ایک امر تقدیری ہے مگر اُس مہوش نے دو چار جملے ایسے میرے روبرو
بیان کئے ہین کہ ہرگز میری عقل مین نہین آتے - ازانجملہ یہ بھی کہا کہ ایک
بزرگ میرا ازلی وسرپرست ہے اور وہ تم سے بھی راہ ورسم آشنائی
رکھتا ہے - درویش نے کہا یہ تخمشہ بھی آپکے دل سے دفع ہوجائیگا اب
بدولت وسعادت ماہ لقا کے محل مین رونق افروز ہون اور اُس صاحب
حق کو بھی خورشید لقا و زہرہ لقا کی مانند دولت وصل سے بہرہ اندوز
فرماؤ

صاحبقران اصغر درویش مشرقی کے کہنے سے بعد قطع مسافت
راہ مع ہمراہیان ملکہ ماہ لقا کے محل فردوس منزل مین پہونچا - درویش
ماہ لقا کی طرف سے اور ملک امین سبزپوش صاحبقران نامدار کی جانب
سے وکیل ہوئے - اور ان دونون نے بآئین شائستہ صاحبقران فلک
قدر اور ملکہ ماہ لقا کا عقد باندھا - بعد تقریب نکاح صاحبقران اصغر محل سرا
مین تشریف لے گیا - ماہ لقا اپنے خلوت کدے سے باہر نہ نکلی اور اُس نے
حمیدہ خاتون [illegible] خانہ کو صاحبقران کے پاس یہ
پیغام بھیجا - [illegible] شوق منزل تک [illegible]
[illegible] تصویر [illegible]
[illegible] نظر رہتی ہے - اس صورت مین میری محبت وحمیت
بھی اس امر کی مقتضی نہین ہوتی کہ خواہی نخواہی تمہاری خدمت مین حاضر
ہوکر [illegible] - صاحبقران اصغر نے فرمایا

شاید ماہ لقا کے وصال کے بعد ملکہ سبز پوش کی نوبت آئے۔ تم جاؤ
اور بہر کیف ملکہ ماہ لقا کو ہمارے پاس لے آؤ۔ حمیدہ خاتون ہنوز واپس
نہ ہوئی تھی کہ پردہ سے ایک مکان کا پردہ زر لفتی بلند ہوا اور پردے
میں سے ایک پریزاد صنم از سرتاپا سبز پوش نقاب افگندہ شعلۂ
جوالہ یا برق لامع کی مانند بجلوہ تازہ باہر نکلی اور بہزار غمزہ و انداز دلربائی
وہان آئی۔ اور بے تکلف مسند مروارید نگار پر صاحبقران کے پہلومین
بیٹھ گئی۔ کنیزون نے مصحف و آئینہ روبرو رکھ دیا۔ صاحبقران اصغر
نے جو آئینہ مین نظر کی کیا دیکھتا ہے کہ یہ وہی نازنین سبز پوش ہے۔
جسکی مواصلت کا مین خواستگار تہا۔ فرمایا اے آرام جان ہمکو تیرے
معاملہ مین بہت حیرت ہے۔ برائے خدا اپنا حسب و نسب بیان کر اور یہ
کہہ کہ تو ماہ لقا کے قصر مین کس طرح وارد ہوئی اور وہ ہمارے پاس کیون
نہین آئی۔ ماہ لقا نے بلب تبسم ریز از اول تا آخر تمام قصہ گزشتہ
اپنا نہایت لطف و کیفیت سے بیان کیا جب صاحبقران اصغر نے معلوم
کیا کہ یہی نازنین سبز پوش ماہ لقا صاحب حق ہے نہایت خوش ہوا
اور دو ہفتہ تک اس سے عیش و عشرت مین مشغول رہا

روز پانزدہم خود بخود صاحبقران کے دل مین تقریب طلسم کے فتح کرنے
کا خیال گذرا۔ علی الصباح [illegible] لوح مکاشفہ کو سینے سے
نکالا۔ بہ طریق مذکور عالم مکاشفہ مین ایک پیر نورانی بشکل [illegible]
[illegible] ظاہر ہوا اور اس نے کہا اے فرزند برگزیدہ [illegible]

بسم اللہ طلسم شمالی آباد فتح کرو - جس مقام مین تم نے اور مہ لقا نے آئینہ
و مصحف دیکھا تھا اُس مین ایک حوض سنگ یشب کا بنا ہوا ہے اُسکی
وسط مین فوارہ زمردی ہے اس فوارہ کو بزور بازو نے صاحبقرانی حوض
مین سے نکال لینا - پانی چشمہ کا زمین مین خوب جذب ہوجائیگا اور وہان سے
ایک تہ خانے کا دروازہ مقفل نظر آئیگا - فلان اسم کے زور سے دروازہ
کا قفل کھولنا - تہ خانے مین متعدد زینہ پائے مین - چنانچہ سات زینے
شماری طے کرنا - بعد ازان جست زدہ سطح زمین پہ پہنچنا - تہ خانہ مین اس قدر
تاریکی ہوگی کہ خود اپنا جسم نظر نہین آسکیگا - مہرہ خفا کف دست
پر رکھ لینا - اسکی روشنی مین ایک طاقچہ دیکھوگے - اس طاقچہ مین
ایک شیشہ آب خالص کا اور سات عدد تخم ایسے درخت اشنائی کے
رکھے ہونگے کہ تمام عمر اس درخت کا نام نہ سنا ہوگا - دست ادب
سے شیشۂ آب اور تخم درخت کو طاقچہ مین سے اوتار لینا اور دست
جیب مین شمشیر سلیمانی [illegible] - [illegible]
ایک شیر سیاہ رنگ مشعل چشم مہیب صورت تہ خانے کے گوشہ
سے پیدا ہوکر تمپر حملہ کریگا - پس تم فوراً کہ تیغ غلاف سے [illegible]
تہ خانہ تیرہ و تار ہوجائیگا - اور ہر طرف سے آوازہ ہائے ہولناک کا
مین آئینگی - اسوقت تخم ہائے درخت جیب مین رکھ لینا - اور
شیشۂ آب شیر کے دامن [illegible] لینا - بعد ازان اس تاریکی مین جس طرف
جو چیز محسوس ہو بے تحاشا دوڑ [illegible]

قوی مارنا - تاریکی طوفان کے دور ہونے پر ایک نقب کا دہانہ ظاہر ہوگا - اس نقب مین بخوف داخل ہوجانا - آیندہ جہان کوئی اور عقدہ اہم پیش آئے بار دگر لوح سے مشورہ لینا - والسلام

فتح طلسم شمالی آباد

صاحبقران اصغر نے شیر سیاہ رنگ کے قتل کرنے کے بعد تاریکی مین سات شیر طویل القامت مختلف رنگ ضربات مشت سے ہلاک کئے - ہر شیر کی ہلاکت کے بعد یہ آواز ہیبت ناک آتی تھی اے آدمزاد بے بنیاد - دریغ صد ہزار دریغ تو نے خلدن و بہما جادو ان طلسم کو مارا اور ان سے تیری ہلاکت کا کچھہ علاج نہ ہوسکا - جب تاریکی دفع ہوئی - صاحبقران نے دیکھا کہ سات شیر مختلف الالوان مردہ افتادہ ہین - اور ہر ایک کے دماغ سے مثل فوارہ خون جاری ہو رہا ہے اپنی سلامتی جان اور ان اشرار طلسم کی مرگ و فنا کا جناب باری مین سجدۂ شکر بجالایا - بعد ازان نقب مین داخل ہوا - مسافت قلیل مین نقب سے نکلکر ایک باغ مین پہونچا - وسط باغ مین ایک گنبد مرتفع بنا ہوا تھا - اس مین سے تسبیح و تہلیل کی آواز متواتر چلی آتی تھی صاحبقران اصغر بموجب حکم لوح باوضو اس گنبد کے دروازے پر تین روز بشغل عبادت الٰہی مین مصروف رہا - ایام عبادت مین بجز ایک ثمر زرد رنگ کے جو

مقرر تھا کہ جسے ہی کی صعوبت تھا اور کسی چیز کی کہانے کی اجازت نہ تھی - وہ
چلّہ مقبرہ کے گنبد کے دروازے کے مقابل واقع تہا - روز چہارم
کو ناگاہ گنبد کا دروازہ کھلا - اور ایک پیر مرد زرد پوش فرشتہ صفات
گنبد سے باہر آیا اور صاحبقران کو سلام کیا - اور تکلیف کشی کا باعث پوچھا
صاحبقران نے فرمایا - اے اصفر جنی بجز اس کے اور کیا باعث
ہے کہ تمنے جلد بلاؤ اور مجھکو بھی فتح طلسم شمالی آباد میں میری معاونت
کرنی واجب ہے - مہرہ مشتری زہرہ حکیم الاشراق کی جو زمانہ دراز سے
تمہارے پاس امانت رکہی ہے ہمیں لا دو - اصفر نے کہا چادر اس
شہرہ سے قدر تو سکتی ہے کہ میری ایک متوسلہ کی حاجت براری کا بر
موقع خیال رہے - انہیں پریزادان طلسم سے ایک پریزاد حور وش
خورشید ... مگر ایسے ایک مرد بلند قدر والا منزلت سے مرتبہ عشق
بہم پہونچا ہے جسکی خدمت میں اسکی مانند بلکہ بہتر صدہا نازنینان پری
وش زہرہ تمثال بطریق خدمت گزاری حاضر رہتی ہیں - اس مظلومہ
کو اندیشہ ہے کہ ان پریزادان خورشید رو کے روبرو میری کچھہ توقیر
و عزت نہ ہوگی - صاحبقران اصغر نے فرمایا ہر چند کہ یہ مطلب قابل اقرار
نہیں - الّا تمہاری سفارش سے ہم حتی الوسع دریغ نہیں کرنے کے
بعد عہد و پیمان اصفر جنی نے ایک چادر ابریشمی زرد رنگ صاحبقران
کی نذر گذرانی - صاحبقران وہاں سے ایک طرف روانہ ہوا - تمام
دن قطع راہ میں گزرا - شام کے وقت ایک خرابہ میں پہونچا - تمام

زمین خرابہ کی ایسی سبز رنگ تھی کہ دور سے سبزہ زار کا گمان ہوتا تھا۔ صاحبقران اصغر نے بحکم لوح سات عدد تخم ہائے درخت ایک مقام مین بو دیئے اور ان پر شیشے کا پانی چھڑکا اور خود وہین چادر استبرق ہر زر دکشیدہ ایک تختۂ سنگ پر سو رہا۔ صبح کو دیکھا کہ سات درخت سر بلند عظیم الشان کثیر الفروع اس جا ئے موجود ہین۔ ان کے برگون کا رنگ بعینہ مثل زعفران زرد و شفاف تھا اور ہر درخت کی شاخ بلند پر ایک ایک نسناس یعنے غول طویل القامت میمون صورت جنکی دسون کی درازی سو گز سے زیادہ تھی بیٹھا ہوا تھا۔ ان غولون نے باتفاق شور و غل مچایا اور بزبان انسانی کہا۔ او آدمزاد نامراد۔ تو جملہ مراحل طلسم فتح کرکے اس مقام مرگ انجام مین بھی پہونچا۔ بیشتر دیوان تنومند و غولان عظیم القامت تیرے ہاتھ سے ہلاک ہوئے ہین۔ مگر ہمارے جنگ و مقابلے کا طریق تجھے تمام عمر یاد رہیگا۔ صاحبقران اصغر نے جو ان غولون کی صورت خوفناک دیکھی جنکا چہرہ تا بہ گردن سیاہ مطلق تھا خدا سے پناہ مانگی

حکم یہ تھا کہ وقت شب بآرام تمام سو رہو اور بوقت صبح بعد نماز بامداد لوح کو دیکھو۔ مگر اس مقام مین جو صاحبقران کو نئی الجھن تکلیف بیشتر آئی تھی۔ بجائے ملاحظہ لوح اُن بوالعجبان بندے کے تماشا مین مصروف ہو گیا بلکہ خرامان خرامان زیر درخت تشریف لایا۔ اور فشانہ دہر تیر جانستان ایک غول کے پہلو مین مارا۔ ضرب کی ایسی آواز آئی کہ گویا

پیکان تیر سنگ خارا پر لگی - اور شرارہ ہاے آتش اسکے جسم پلید سے
نکلکر کرۂ اثیر تک پہونچے - تمام درختون کے غولون نے ایک حالت
خوشی مین ہاتھہ پر ہاتھہ مارا اور آواز بلند قہقہا لگائے - صاحبقران
کو انکے خندۂ بیمحل پر نہایت غصہ آیا اور تیر دوم دوسرے غول کے
سینہ پر مارا اس تیر نے بھی تیر اول کی مانند صدا دی - اور اس غول کے
بدن سے شرارہ ہاے آتش نکلے - غولون نے پھر باتفاق صداے
خندہ بلند کی - صاحبقران نے فرمایا او حیوانان انسان زبان مین
تمہارے معاملہ مین بہت حیران ہون - خدا جانے کس خلقت اور کس
جنس کے حیوان ہو - تاہم درخت سے اترو تو تمہاری روئین تنی کا بخوبی
امتحان ہو جائے - غولون نے کہا شاید ہم تیری مانند بے عقل ہین کہ
زیر درخت آئین ورنہ جانیکہ درختون پر سے ہم اپنا مطلب اصلی حاصل
کر سکتے ہین - صاحبقران اصغر نے پوچھا میری بے عقلی تمکو کس طرح ثابت
ہوئی - غولون نے کہا ظاہر ہے کہ بے دیکھے لوح طلسم کے زیر درخت چلا
آیا ورنہ ہمسے مارا ہوا زندہ رہنا محال تہا - اب اگر ہزار جان ہین - تمہا
ہوگا یہان سے سلامت نہین لیجانیکے

جسوقت صاحبقران نے یہ جملہ وحشت سنا ہوش جاتے رہے
اور اب لوح کا دیکھنا یاد آیا - فوراً لوح بغل سے نکالی - غولان سیاہ روئی
اول سے زیادہ ہنسے اور کہا او جوان یہ دوسری حرکت حماقت کی ہے - کیا
تو نے یہ نہین سنا

شمّہ کہ بعد از جنگِ دیا و اژدہا بر کوہ غوز باید رد

ادھر تجسم اسی قدر فرصت نہ دینا کہ لوح سے مشورہ لے۔ صاحبقران
اعظم نے انکی بات پر التفات نہ کیا اور لوح پر نگاہ کی۔ ایک غول نے
اپنی دم مثل ریسمان اسقدر دراز کی کہ صاحبقران کی کمر مین لپٹ گئی اور نہایت
زور سے اپنی طرف کھینچا۔ صاحبقران نے خیال کیا کہ اگر کوئی لمحہ غفلت کرتا ہون
پاؤن زمین پر قایم نہین رہنے کے۔ ناچار لوح کا دیکھنا موقوف کیا۔
اور غول کی دم طویل دونون ہاتھون سے خوب مضبوط و مستحکم پکڑ لی
اس طرف غول کشاکش کرتا تھا اور اس طرف صاحبقران بہ تن زور و
قوت مین مصروف تھا۔ ناگاہ درخت دوم کے غول نے دم اپنی صاحبقران
کے سینے مین بند کی۔ غرضکہ غولانِ ہفت گانہ نے صاحبقران کا اپنی دمون
سے ایک ایک عضو باندہ لیا۔ اگر صاحبقران تائید یافتہ یزدان اور
اور نظر کردہ مظہر العجائب نہ ہوتا۔ وہ لشناسِ طلسمی سنگِ منجنیق
کی صورت چند فرسخ دور پھینک دیتے

دوپہر کامل یعنی صبح سے تا وقتِ زوال یہی ہنگامہ برپا رہا بعد ازان
غولون نے اپنی اپنی دُم جسم صاحبقرانی سے جدا کر لی۔ اور اسی طرح
بالاتفاق قہقہہ زن ہوئے۔ باقی روز صاحبقران کا اسی تشویش و ملال
مین گذرا۔ اور وقت شب عبادت کردگار مین مشغول ہوا۔ غولون نے
پھر اپنی دُمین دراز کین۔ الا اسمائے جلیلہ کی برکت سے دم اُنکی صاحبقران
کے بدن تک نہ پہونچی۔ البتہ جسوقت لوح کے دیکھنے کا قصد کرتا تھا وہی

دن وہاں بھی دیکھا ہوتا تھا - دوسرے دن وقت صباح ایک غول
ایسی عورت چیلا سیا اور حقہ تحفہ کے عوض میں دیگ کی بہشت کے ساتھ تر کر کے ایک
لایا - جو تھالی میں تہ کرکے باہر بھیجے عزلون نے ایک ایک تم آپس میں
تقسیم کرلیا - کھاتے تھے اور اسکے ذائقہ کی صاحبقران سے تعریف کرتے تھے
صاحبقران کو گرسنگی نے گھیر رکھا تھا اُسپر اُنکا تمسخر اور بھی برہم کرتا تھا
لیکن جب اُنکی تادیب و تنبیہ کا کچھ علاج نظر نہ آتا تھا ناچار ہوا

قہر درویش بر جان درویش

دم تقرد ہو رہا تھا - اس شہر اسب میں مہرہ خفا یاد آیا - اُسکو کعب دست کی
طرف پھیرا اور اپنے گمان کے موافق عزلون کی نظر سے مخفی ہو کر مطالعہ لوح
کا قصد کیا - عزلون نے ایسی صورت سے دم مارے طویل دراز کہیں اور
صاحبقران کے تمام اعضا سے بدن کو بازوہ لیا - مہرہ کی مکاری سے صاحبقران
کی طبیعت اس قدر برہم ہوئی کہ حکیم اشراق کے حق میں کلمات ناسزا
کہنے کو تیار ہو گیا

دوسرا دن بھی عزلون کی کشمکش میں گذرا اور وقت شب بعد نماز
چادر استبرق نیم پر سر رکھ کر سو رہا - اُس چادر کی برکت سے شب امن
و امانیت بسر ہوئی - قریب صبح صادق عالم واقعہ میں ایک قصر دلکشا میں
پہونچا - وسط قصر میں ایک نازنین پری زاد حور وش از سر تا پا ناجی
پوشش مسند زرنگار پر بہ ہزار تمکین و استغنا جلوہ فرما تھی - اُس نے بمروقد
تعظیم دی اور سامان دلکشی حاضر کیا - جب صاحبقران کی طبیعت کسی قدر

شگفتہ ہوئی اُسنے حزن وملال کا سبب پوچھا - صاحبقران اصغر نے
غولون کی ہنگامہ آرائی کی حقیقت بیان کی - وہ پیرزادہ صاحبقران کو ایک
مرد بزرگ کے پاس لے گئی اور بہ منت والحاح مدد کی خواستگار ہوئی
مگر اُسکے ساتہہ ہی یہ استدعا کی کہ اول میرا دست حاجت صاحبقران کے
دست حاجت روا مین دیدو اُس مرد بزرگ نے جو گویا اصغر جنی تہا نہایت
عجز والتجا سے اُس شعلہ رو کا ہاتہہ صاحبقران فلک مکان کے ہاتہہ مین
دیا - اور کہا قبلۂ عالم - مین نے اِس زن پیرزاد حاجتمند کی سفارش بارگاہ
اقدس مین کی ہی - بعد ازان عرض کی اگر حضور کو لوح مکاشفہ کا دیکہنا
مرکوز خاطر ہے وہان غولان سیاہ رو ور اژدہم کے روبرو چادر استبرق
نیزہ پر بصورت علم استادہ کردینا - اِس عمل سے وہ جسم مبارک کو کسی
طرحکا ضرر و آسیب نہ پہونچا سکینگے

جب صاحبقران کی خواب سے آنکہہ کہلی غولان درخت نشین بخاطر
جمعی تمام اِسکے ہلاک کرنیکا باہم مشورہ کر رہے تہے - صاحبقران اصغر نے
حسب وصیت خواب چادر زرد رنگ نیزہ پر استادہ کردی اور زیر چادر
بے خوف وخطر تفرج کو دیکہا - اِس دفعہ بہی غولون نے اپنی دمہائے طویل
دراز کین - مگر جب دُم چادر کے قریب پہونچتی تہی خودبخود اِس مین آتش
غضب لگ جاتی تہی اور غول دُم کہینچ لیتا تہا - جب چند بار یہی معاملہ پیش
آیا غولون نے بہیئت اجتماعی شور وغل مچایا - اور کہا او جوان زشت
استخوان چادر سے باہر نکل تو ہم تجہہ سے صلح کرلین گے - بلکہ اپنا ہمدرد

محفوظ و سلامت نکالدین گے۔ صاحبقران نے اُنکی گفتگوے ہزل و مزخرف پر التفات نہ فرمایا۔ اور بہرزاد ان طلسم کی طرف متوجہ رہا اس نے کہا تم نے جو لوح کو نہ دیکھا تین روز و شب عذاب گرسنگی اور تشنگی کی آزار رسانی کی تکلیف پائی۔ خبر آگاہ ہو۔ یہ غول طلسم بدترین مخلوق آلہی سے ہین۔ کوئی دیو طویل القامت قوی ہیکل بھی توت دست و بازو مین اُنکا ہمسر نہین ہوسکتا۔ یہ فرقہ خلقی روئین تن ہے اور تمذا اُنکی ثمر کبود رنگ ہے جسکو حنظل کبود کہتے ہین۔ چادر سر پر باندہو۔ اور مہرہ خفا کے ذریعہ سے مخفی فلان سمت جاؤ۔ اب چادر کے سایہ مین مہرہ کی وہی خاصیت ظاہر ہوگی۔ قلیل مسافت کے بعد ایک کوہ کے دامن مین پہونچو گے۔ وہان ایک غار عمیق ہے اور اُسکے وسط حقیقی مین ایک درخت ہے۔ اسی درخت کے ثمرہاے پختہ یہ غول کہاتے ہین۔ سات ثمر شماری درخت کے لے لینا زان بعد یہ اسم تلیل پیکان تیر پر دم کرنا اور چشم بند وہ تیر درخت حنظل کے تنہ پر مارنا۔ اِسم کی برکت سے پیکان تیر حقیقاق کا مرتبہ ہم پہونچائیگی۔ پیکان تیر سے شرارہاے آتش نکلکر اِس درخت کو مع بیخ پاک و صاف جلا دینگے۔ غار سے باہر نکل آنا اور غار کے مونہہ پر اِس تیر آتش فشان سے جو درخت پر لگاؤ دایرہ کہنچدینا۔ اور دائرہ مین یہ اسم دویم مجو لوح کے حاشیہ پر مرقوم ہے تین بار ثمرہاے درخت پر پہونکنا یہ لستاسان حق ناشناس تمہاری روانگی کے وقت

چادر زرد کی برکت سے ایسے بیہوش و غافل ہو جائیں گے کہ اپنے حال
کی خبر نہیں رہنے کی۔ حسرت ہوش نہ آئیگا اور تمکو وہاں موجود
نہ پائیں گے بلائے گرسنگی ان کے خود ان پہ حد سے زیادہ غلبہ
کریگی۔ آخر بہیئت مجموعی اسی درخت حنظل کے پاس جائیں گے اور
درخت کو آتش زدہ دیکھکر جس قدر ان نابکاروں نے تمہارے حال
پر خندہ زنی کی ہے اسی قدر اپنی سیاہ بختی پر روئیں گے۔ ان میں
سے ایک غول اجل رسیدہ دائرہ محفوظ کے نزدیک پہنچیگا اور ثمر ہائے
درخت دیکھکر حالت خوشی میں جست رنج ماریگا۔ بعد ازاں ثمر کھانے
کیواسطے دائرے میں جائیگا۔ جب وہ ثمر خوری میں مشغول ہو
دم گرفتہ گردش چرخ دیکر باین ضرب شدید سنگہائے کو دے مارنا
کہ تمام اعضائے بدن سرمہ سا ہو جائیں۔ اسی طریق سے غولان
ہفتگانہ کو واصل جہنم کرنا بعد ازاں بفراغت دست راست جانا
وہاں اکثر درخت انار ثمر دار کے ہیں۔ ان میں سے ایک انار کھا لینا
بھی کے کھانے سے تمہارا اشتہا بجھ جائیگا پیر مرد نے یہ بھی
نصیحت کی تھی کہ جہاں آفتاب غروب ہو جائے اُسی جائے چادر زرد
رنگ بطور خیمہ استادہ کر دینا۔ اور چادر کے سایہ میں بہ عافیت
تمام استراحت فرمانا۔ یہ دشت خونخوار جان فرسا ساٹھ منزل
تک برابر آفات زمینیات ہے۔ بصورت دیگر ذات اقدس کو اذیت
پہونچنے کا اندیشہ ہے

صاحبقران اصغر سوائش احکام کے اسی طرح شب بسر کرتا تھا ایک زن پری نژاد تسبیت و چالاک اجنبی ناآشنا خوان طعام ہائے رنگا رنگ میوہ گونا گون مع مینائے شراب ریحانی حاضر کرتی تھی - اگر صاحبقران اُس سے پوچھتا تھا کہ اصل مین تو کون ہے وہ یہ جواب دیتی تھی کہ مین حضور کی کنیز خاص کی ایک خادمہ ہون - صاحبقران پھر پوچھتا تھا کہ آیا میری کنیز کون ہے - وہ کہتی تھی یہ حال بھی عنقریب ظاہر ہوا جاتا ہے - جبوقت خواب سے آنکھ کھلتی تھی ایک دیو خونخوار یا غول بدمست سد راہ ہوتا تھا صاحبقران بمردی و مردانگی اسکو ہلاک کرتا تھا - ایک ہفتہ اسی طریق سے گذرا

قصہ دلپذیر صاحبقران ذیشان نور چشم خاتم المرسلین شاہزادہ معز الدین ابو تمیم صاحبقران اکبر

جس وقت شاہنامہ خورشیدی جسکا لقب تاریخ الاعظم ہے اِس مقام تک پڑھا گیا صاحبقران اکبر حکیم ابو المحاسن و حکیم اخشیجان کے مشورہ سے توسن مشک فام پر سوار ہوا اور طلسم مخفیا کی راہ لی مرکب طلسمی نے چشمک زدن مین جس مقام سے نسخہ کتاب خوانی مین لکہا تہا اسی مقام مین پہونچا دیا - وہان پر ستو ہنگامہ مغشوش برپا ہو رہا تہا صاحبقران اکبر نے شہزادہ نظر زہرہ کے خیمہ مین داخل ہو کر جس نے بہ مکر و دغا جگہ لے لی تہی تکمیہ

جلوس فرمایا۔ اور چند جام شراب آتار رسانی کر وہان موجود تہے نوش کئے اور با شمشیر برہنہ خیمہ سے باہر نکلکر ایک مقام بلند پر استادہ ہوا تب تو فخلان جنی سپاہ سالار کی نظر صاحبقران پر گئی۔ حیرت زدہ تیغول دیو سے کہا۔ او تیغول تیرا بیان درست تہا۔ الحق کہ آثار شجاعت و تہوری اس آدمزاد عالی نژاد کے جبین پیشانی نورانی سے ہویدا ہین دلبوس نے جو لشکر اجنہ کا ایک افسر کلان تہا کہا مین اس آدمزاد کے مقابلہ کو جاتا ہون فخلان نے اجازت دی دلبوس جست زنان و شورکنان میدان جنگ مین آیا اور صاحبقران کو مقابلے کے واسطے طلب کیا۔ جب صاحبقران کے قریب پہونچا دلبوس نے بقوت تمام دار شمشاد فرق مبارک پر لگائی۔ صاحبقران اکبر نے بفن مبارزت اس ترکیب سے وہ ضرب خارا شگاف سپر فولادی پر دفعہ کی کہ دلبوس کے ہاتہ سے دار شمشاد کا قبضہ نکل گیا بعد ازان تیغہ دیوکش باین قوت بازو دلبوس کے سر پر پایا کہ تا کمر گاہ شگافتہ ہوگیا

تا زوال آفتاب بیس دیو وجن عیش دلبس معرکہ مصاف مین آئے اور صاحبقران مریخ صولت کے ہاتہ سے درکہ اسفل مین پہونچے۔ آخر فخلان خود مقابلہ کے واسطے آیا اور صاحبقران اکبر سے جنگ دست و بازو مین مشغول ہوا۔ حتی الامکان کشش و کوشش مین اس نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ مگر وقت غروب آفتاب صاحبقران اکبر نے دشمنے مغلوب کیا اور پشت کمر بستہ باندھ کر ایک طرف میدان

مین رکھہ دیا۔ لشکر دیو واجنہ نے ملتیسول دیو کو بجائے فخلان سپہ سالار کیا اور یہ ٹھہرایا کہ اگر روز فردا بہی جنگ مفرد مین ناکامی ہوئی جنگ مغلوبہ کرین گے

ناظرین افسانہ نے یہ امر فراموش نہ کیا ہوگا کہ جب شمرانہ نے صاحبقران اکبر کو بیہوش کرکے لوح لے لی اور غاشیہ کے حوالہ کرکے اس نور دیدہ مرتضوی کی ہلاکت پر آمادہ ہوئی تھی ملکہ رنگ آفروز بیٹی بنت لاقوت جنی بادشاہ غاصب نے اسکو کہیہ دو حوالہ کیا۔ اور جس وقت صاحبقران ہوش مین آیا اور اُس نے شمرانہ کے قتل کا ارادہ کیا۔ ملکہ رنگ افروز شمرانہ کو تخت روان پر بٹھا کر اپنے ہمراہ لے گئی۔ راوی کہتا ہے کہ رنگ افروز مع شمرانہ دار الخلافہ مین وارد ہو کر قصر سرا مین داخل ہوئی شمرانہ براہ راست لاقوت جنی کے پاس پہونچی۔ اور کہا کہ مین نے بعد روانگی غاشیہ کے اس شہزادہ علوی کی قتل و ہلاکت مین کچہ اٹھا نہ رکھا تھا مگر تمہاری دختر نے جو یقیناً اس مرد سے محبت باطنی رکھتی ہے مجھہ کو اس حرکت سے باز رکھا اور زد وکوب کی۔ لاقوت نے ملکہ رنگ افروز کو بلایا۔ اور یہ حال پوچھا۔ اس نے کہا اگر میرا کچھہ بھی تعلق خاطر ہوتا شمرانہ کا کیا مقدور تہا کہ لوح لے لیتی۔ رنگ افروز کی والدہ نے جو یہ حال سُنا غضبناک شوہر کے پاس آئی اور شمرانہ غاصبہ کو کنیزون سے اسقدر کفش کاری کرائی کہ بیدم ہوگئی بارے لاقوت نے بمنت و التجا ملکہ کے زوجہ سے شمرانہ کی جان بچائی اور تعمیل ... تھا

دیوان تمام مین جنگم جادو اور فرتوت وزیر حاضر تہا - انہون نے ایک دیو کو پیش کیا جو یہ خبر لایا تہا کہ فخلان اسیر اور تیسول سپہ سالار ہوا لاقوت اِس خبر سے بہت گہبرایا جنگم نے کہا ہنوز زانچ مہرہ اور تیرہ دوسی صاحبقران کے پاس موجود ہے - تاہم محل خوف نہین - بغیر لوح کے طلسم کشائی معلوم - شمرانہ نے جو یہ سُنا کہ فخلان اسیر ہوا بہت داد بیداد کی جنگم نے اُسکو طلب کر کے کہا مضطرب نہ ہو ہم تجہے تیسول کے حوالے کر دین گے

اُدہر صاحبقرانِ اکبر خیمہ مین داخل ہوا - اور بعد نمانہ فخلانِ جنی سے پوچہا اب تیرا کیا قصد ہے - فخلان نے کہا - مین بجز تمنائے غلامی وکفش برداری اب اور کوئی آرزو نہین رکہتا - صاحبقران اکبر نے توحید و نبوت مین چند فقرے موثر کہے اور اس جن کو مشرف باسلام کیا - فخلان نے جنگم جادو کے آنے اور شمرانہ و غاشیہ کے لانے کا قصہ مفصل بیان کیا - صاحبقرانِ اکبر نے فرمایا - الحمد للہ اب تیرے بیان سے خاطر ہماری جمع ہوئی - ورنہ بار بار یہی خیال آتا تہا کہ اذفر شاہ کی دختر باوجود خدا پرستی باین رویہ نامرضیہ پیش آئے - معلوم ہوا کہ انہین رشیا طین بے ایمان کی فتنہ پردازی تہی - بعد ازان شمرانہ کے آبا و اجداد یعنی فرقہ خوارج اور خاندان ذی شان نبوی کی باہم خصومت و عداوت کی روایت بیان کی - فخلان نے یہ روایت سُنکر فرقہ خوارج پر لعنت کی صاحبقران اکبر نے بعد پینے شراب رمانی اور تناول فرمانے کہانا کے

جو اس خیمہ مین شمراتہ کے وقت سے تیغ نما داغ مہرہ پانے راست
سے کہولکر بائے جیب مین باندہ لیا اور تخت پر دراز ہو گیا۔ نخلان نے
جو صاحبقران کو موجود نہ پایا بہت پریشان ہوا صاحبقران اکبر اسکی پریشانی
پر ہنسا اور فرمایا متوہم نہ ہو مین اپنی عبا سے موجود ہون۔ نخلان نے کہا
پیر و مرشد آتشی خاکیون کو نظر نہین آیا کرتے یہان برعکس حضور مجہہ
آتشی سے نہان ہین۔ صاحبقران نے فرمایا یہ اسرار بہی تجہہ پہ روشن
ہو جائینگے۔ اس شب بہی اکثر شیاطین خیمہ مین آئے اور نخلان جنی
کے ہاتھہ سے ہلاک ہوئے

بابائے کوہ زانخان دائرہ محفوظہ مین رفقائے ثلثہ یعنے سکلون جنی
و آتشبار و سیفان جنی کو صاحبقران اکبر کے تشریف لانے کا انتظار تہا
جب دو شب برابر صاحبقران اکبر نہ پہونچے آتشبار نے کہا۔ ہرچہ بادا باد
مین صاحبقران اکبر کی تلاش کو جاتا ہون۔ سکلون و سیفان مانع ہوئے
مگر اُس نے قبول نہ کیا۔ سکلان نے کہا۔ فی امان اللہ۔ نیزہ دوسر
بہی ساتھہ لئے جاؤ۔ اور یہ اسم بزرگ مین بتاتا ہون اسے سراپا پر
دم کر لینا۔ اسم کی برکت سے کوئی دشمن تمہین بنظر دشمنی نہین دیکہیگا
آتشبار جنی نیزہ دوسر لیکر بادِ تند و تیز کی مانند کرہ پر سے روانہ ہوا جس
وقت درہ کوہ سے نکلکر دیکہا کہ وسط میدان مین ایک خیمہ عالی برپا
ہے اور خیمہ کے گرد و پیش لشکر شیاطین خیمہ زن ہو رہا ہے۔ قیاساً
سمجہا کہ اسی خیمہ مین صاحبقران اکبر تشریف رکہتا ہوگا۔ بیخوف لشکر

شیاطین مین چلا گیا - اسم کی برکت سے جملہ دیو واجنہ آبشار کو اپنے ہی لشکر کا ایک جن سمجھے - ایک ساعت شب باقی تھی کہ آبشار صاحبقران کے خیمہ مین پہونچا - صاحبقران اکبر اُسی وقت خواب سے بیدار ہوا تھا اور نماز مین مشغول تھا - نخلان نے جو آبشار کو دیکھا متوہم ہوا اور قبضہ شمشیر پہ ہاتھ رکھا صاحبقران نے رکعت نماز قطع کی اور فرمایا سے نخلان اِس شخص کا متعرض حال نہ ہو - ہمارا دوستدار یا اعلام ہے - جب صاحبقران نماز سے فارغ ہوا آبشار نے سگون وسیفان کی پریشان حالی اور اپنے آنے کی حقیقت بیان کی

اِس گفتگو مین آفتاب نکلا - صاحبقران نے آبشار کو رخصت کیا - اور ہنیچہ پوکش اور نیزہ دوسرے ہاتھ مین لیکر شیرنیستان کی صورت خیمہ سے باہر نکلا - نخلان جن بھی بصورت انسان قوی ہیکل مسلح و مکمل ہمراہ تھا - ایک جن ہیکل کوب نام میدان جنگ مین آیا - نخلان اُسکے مقابلہ مین گیا - ہیکل کوب نے کہا او نخلان ترک حرام صد حیف کہ تیری مانند جن زبردست ترین اجنہ طلسم ہوشیار و کار آزمودہ ایک آدمزاد دشت آشخوان کی رفاقت اختیار کرے - نخلان نے کہا مین اُس والا ہمت کی شجاعت کا دالا اور دین حق کا شیدا ہون - تو اگر مقابلے کے واسطے آیا ہے زبان بند کر اور حربہ لا - ہیکل کوب نے چند ضربات وار شمشاد دنگا مین - نخلان نے اِن ضربات کو رد کر کے ایک ہی ضرب ارہ پشت نہنگ سے اِسکا کام تمام کیا - اِسی طرح اس دلاور نے

چودہ دیو جن بمردی و مردانگی قتل کئے۔ اسوقت تیسول نے جنگ
مغلوبہ کا حکم دیا۔ تمام دیو ان لعین و جنیان پر خصم دکین باشکال
مختلف و حربہ ہائے عجیب مقرر ہائے ہائے کمان ہر طرف سے نخلان دلاور
اور صاحبقرانِ اکبر پر حملہ آور ہوئے۔ صاحبقران اکبر نے جو نیزہ دو مہر کو
گردش دی صدہا شرارہائے آتش نکلے اور ہر شرارہ ایک ایک
انبوہ دیو کو ہیزم خشک کی مانند جلاتا تھا۔ نخلان جن بھی ہمہ تن حرب و
ضرب مین سرگرم تھا۔ قریب غروب آفتاب نخلان دلاور اور تیسول
بدگہر کا معرکہ جنگ مین مقابلہ ہوا۔ تیسول نے جو نخلان کو از سرتا پا
مجروح دیکھا اس موقع کو غنیمت سمجھا اور ایک زخم سخت نخلان کے
سر پر لگایا۔ نخلان بہادر زخم سر کو اصلا خیال مین نہ لایا اور ایک ضرب
قوی دار شمشاد خار آتشکاف تیسول بددین کے سر پر ماری کہ شل قرص
ہزبر سر و سینہ کو چاک کرتے ہوئے زیر سرین نمایان ہوئی بروقت
قتل ہونے تیسول کے لشکر شیاطین نے چار طرف سے نخلان مجروح کو
گھیر لیا۔ قریب تھا کہ نخلان دلاور شیاطین کے ہاتھ سے جام شربت
شہادت پئے کہ صاحبقران اکبر اسکی مدد کو پہونچا۔ اور دیوان ملاعین کو
کہ بشکل پروین ایک جائے جمع ہو رہے تھے نیزہ دو سر مہر دو سوزندہ نبات النعش
کی مانند پراگندہ کر دیا۔ اور نخلان سے فرمایا اب تم براہ راست کوہ زاغان
پر دائرہ محفوظہ مین پہونچو۔ زاغان سکون جنی و خیرہ تکلو شہ اب رہائی پا کر
گئے اور تھوڑے گوشت زاغ سینہ کا اس مینا دین سے گر۔ بوقت پینے اثر

مرکب سکے تمام زخم اُسکے بدن سے مندمل ہوجائیں گے۔ نخلان جنی نے
بادل ناخواستہ دایرہ محفوظہ کی راہ لی۔ صاحبقران اکبر نے اسوقت تک
نخلان کی حفاظت کی کہ نظر سے غائب ہوگیا بعد ازان پھر اُسی طرح جنگ
و جدل مین مشغول ہوا

تیرہ و دو سمرکی ہر ضرب مین سودایو و اجنہ جلتے تھے۔ اس طرح تا نصف
شب جملہ شیاطین معرض ہلاکت مین آئے۔ قلیل نابکار وہ بھی خستہ
و سوختہ معرکہ جنگ سے سلامت نکل گئے۔ صاحبقران اکبر خیمہ مین تشریف
لایا۔ اور بعد خورد و نوش زاغ مہرہ پاسے تیپ مین باندہ کر بے غل و غش
استراحت کی

دیوان ہزیمت یافتہ شہر عسکریہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حسب اتفاق
اس دن لاقوت جنی شکار کے واسطے نکلا تھا۔ دیوان مذکور شکارگاہ مین
پہونچے اور لشکر شیاطین کے استیصال کی حقیقت لاقوت کے روبرو
بیان کی۔ لاقوت نے فرتوت کو خنگم کے پاس بھیجا اور خود موقع کارزار پر
پہونچا اور خیمہ کے جلانے کا حکم دیا۔ دس نفر دیو لقمہ آتش نمرود
ہوئے۔ ہرگاہ خیمہ کے نزدیک پہونچے تاثیر طلسم سے ہر ایک کے سر پایک
مین دیوار آہنی کی ایسی ضرب شدید پہونچی کہ مغز انکا پاش پاش ہوگیا
یہان خیمہ مین جسوقت صاحبقران اکبر نے سمہ مرکب کی صدا سنی اللہ اکبر
سے آراستہ ہوکر باہر تشریف لایا۔ اس دن بیشتر دیو فوج فوج اندر
اکبر کے مقابلہ کے واسطے گئے اور تمشیر جنگ انکی ضرب سے اپنی جان دی

آخر لاقوت نے بہی لشکر ابتر کو جنگ مغلوبہ کا حکم دیا۔ صاحبقران اکبر نے بار دگر نیزہ دوست سنبہالا اور اس طرح نرغہ کفار میں در آیا جیسے نیستان میں آگ جس وقت نصف سے زیادہ لشکر ابتر معرض ہلاکت میں آیا۔ لاقوت نے گریز پر تیز و فرار بر قرار اختیار کی۔ صاحبقران خیمہ میں داخل ہوا اور چند جام شراب رمانی نوش فرمائے۔ راوی کہتا ہے کہ اب اسیقدر شراب رمانی باقی رہی تہی جب صاحبقران اکبر کو یہ امر تحقیق ہوا کہ اس دفعہ خود لاقوت حرب و پیکار کے واسطے آیا تہا اور ہزیمت یافتہ شہر میں چلا گیا خیمہ عافیت سے نکلکر دائرہ محفوظہ کی طرف روانہ ہوا

اثنائے راہ میں لاقوت کی فرتوت سے ملاقات ہوئی۔ لاقوت نے کہا ہم نے سمجہا تہا کہ وہ جوان لوح کے گم ہونے سے بیکار محض ہوگیا ہوگا۔ لیکن نیزہ دوست وہ بلا ہے کہ بغیر لوح بہی معزالدین جملہ اہل طلسم کو خس و خاشاک کی طرح جلا سکتا ہے۔ غرض یہ بیان کر کر توجہ جنگم جادو کے پاس گیا اس نے کہا کہ فرتوت نے کہا کہ وہ اس وقت غاشیہ سے عیش و عشرت میں مشغول تہا۔ بمشکل خلوت گاہ سے باہر نکلا اور فقط یہ کہہ کر پہر خلوت میں چلا گیا کہ لاقوت جو بن پوچہے میدان حرب میں گیا ہے یہ اسکی کوتاہی ہے

لاقوت و فرتوت یہی ذکر کرتے ہوئے شہر عسکریہ میں آئے اور براہ راست جنگم جادو کے در عشرتگاہ پر پہونچے۔ جنگم با کراہ تمام غاشیہ سے جدا ہوا اور تمام احوال سُنکر کہا ہرگاہ طبیعت میری عیش و نشاط سے سیر ہوگی تمام حال و مقال طلسم کی کتاب میں دیکہونگا۔ اس کتاب کا مضمون

خاص حکیم اسقلنوس الہی کی زبان کا ترجمہ ہے - لاتوت جگمہ سے رخصت ہوکر شرابہ سے عیش و نشاط مین مشغول ہوا جو نخلان کے رنج مین قریب المرگ ہوگئی تھی

ادھر صاحبقرانِ اکبر دائرہ محفوظ مین پہونچا - فضل الہی سے نخلان کے زخم بدن مندمل ہوگئے تھے چارون رفیق قدمبوس ہوئے صاحبقرانِ اکبر بذاتِ خود چند انار پختہ لایا اور اُنکی شراب رمانی بنائی - جب ایک دو جام پیئے کہانا بخواہشِ نفس کہایا جو سکون جنی نے تیار کیا تہا بعد ازان آرام فرمایا - ہنوز آنکہہ گرم ہوئی تہی کہ کارپردازان قضا و قدر نے عالم خواب مین یہ تماشائے حیرت انگیز دکہایا - ایک شہر معمور و آباد مین پہونچکر ایک باغ فردوس منزل مین داخل ہوا مگر کوئی ذی حیات وہان نظر نہ آیا - مکانِ صدر مین ایک تخت مرصع نگار بچہا ہوا تہا - صاحبقرانِ اکبر بے تکلف تخت پر بیٹہہ گیا - ناگاہ جوق جوق نازنینانِ شمع رخسار و مہوشانِ شیرین حرکات وہان آئین ایک پیرزال و معمر صاحبقرانِ اکبر کے پاس آئی اور کہا اس مقام عشرت انجام مین آدمی کا گذر نہین ہوسکتا تو جو مین نوع انسان ہوکر کس طرح پہونچا

بہتر یہ ہے کہ جس طرف سے باغ مین آیا ہے اسی طرف سے روانہ ہوجا - صاحبقرانِ اکبر نے فرمایا کہ خیر مین چلا جاؤنگا مگر اول یہ بتاؤ کہ تمہاری خاتون کا نام کیا ہے اور کس بادشاہ کی دختر ہے اس پیرزال نے کہا تم بعزت آبرو تخت پر سے اُترآؤ تمہارے سوال کا جواب بہی دیا جائیگا صاحبقران

اکبر مجبوراً تخت پر سے اُتر آیا۔ پریزاد نے کہا اے جوان مرد ہماری ملکہ دوران
اسم گرامی صبح روشن گہر ہے اور اسکے پدر عالیمقام گرفتار دام بلا کو ملک
اذفرشاہ جنی بادشاہ طلسم کہتے ہین۔ شاید خالق ہژدہ ہزار عالم نے اس
حسن عالم آراء کے اور کوئی عورت بھی صفحہ ہستی پر پیدا کی ہوگی جو حسن ملائک
فریب ہماری ملکہ کو کرامت فرمایا ہے۔ لیکن ان ایام بفرجام مین ملکہ آفاق
ایسی ایک مصیبت سخت مین گرفتار ہوئی ہے کہ کوئی لمحہ اس دُرِ شہوارِ بحر حسن
وسلطنت کو خوش نہین گزرتا۔ صاحبقران اکبر نے جو پریزاد کی زبانی صبح روشن
گہر کا نام سُنا۔ بے اختیار اشک حسرت آنکھون سے جاری ہوئے اور
فرمایا یہ حکایت تم نے بھی ضرور سُنی ہوگی کہ ایک مرد ستم رسیدہ عاشق خستہ
پروبال شکستہ معمورۂ طلسم مین آیا ہے اور اس نے فتح طلسم اور ملک اذفر
شاہ بادشاہ طلسم کی نجات پر کمر ہمت چست باندہی ہے۔ مین تم سے اس قدر منت
کا خواستگار ہون کہ مجھ کشتۂ تیغ فرقت دلدار کو ایک بار ملکہ صبح روشن
گہر کی مجلس مین پہونچا دو پھر مین بزبان خود ملکہ کے روبرو اپنا حال
کہونگا۔ اس پریزاد معمر نے جسکا نام نرگس پری اور صبح روشن گہر کی دایہ
تہی کہا۔ تو نے [illegible] ساتہ مجھ بیچاری بیگناہ کو بھی ہلاک کرایا اب جو دیکھتی
ہون کوئی صورت تیرے اخراج کی بھی نظر نہین آتی۔ بہرحال قدم بڑھا [illegible]
حجرۂ مقابل مین چلا جا۔ یہ حجرہ کا دروازہ بند کردینگے خبردار [illegible]
[illegible]
[illegible]

حجرہ کے دروازہ پر ایک تابدان شبکہ دار تہا۔ جب تاریکی سے دم گہبرایا اس تابدان مین جا بیٹہا وہان سے تمام آرائش محل پیش نظر تہی۔ اثنا رمین ملکہ روشن گہر کی سواری نہایت تزک و جلوس سے باغ مین آئی۔ صدہا نازنینان سیم اندام قمر دیدار دستہ دستہ اس صورت سے تخت کے گرد و پیش آتی تہین جس طرح ماہ تابان کے گرد ہجوم نجوم ہوتا ہے اور دور و یہ صف بستہ استادہ ہوتی جاتی تہین وسط مین ملکہ کی سواری کا تخت روان تہا ہر چند کہ رُخ انور حجاب نقاب مین مسدود تہا باز ہم حُسن عالم افروز اور ضیاے رخسار ماہ پارہ سے تمام باغ روشن و منور ہو گیا۔ صاحبقران نے دل مین انصاف کیا کہ دل میرا اس صیاد جن ولبشر کی دام زلف پیچان مین گرفتار ہے نہ کہ وہ زن خارجیہ فاحشہ کہ خدا تعالی دین و دنیا مین اسکا روسیاہ کرے۔ جس وقت تخت روان مکان کے قریب پہونچا ملکہ بہزار ناز و انداز دلربائی تخت روان پر سے اُتر کر اس تخت پر متمکن ہوئی جو مکان مین بچہا ہوا تہا۔ صاحبقران اکبر کو اس معنے کا یقین کامل تہا کہ جس وقت ملکہ روشن گہر میرا قصئہ دلسوز سُنی گی اپنے پاس بلا کر میرا حال پوچہیگی۔ جب نرگس پری کے بیان کرنے پر بہی ملکہ نے کچہہ پروا نہ کی اور اپنی عادت کے مطابق افراشاہ کی قید و نجات کا ذکر چہیڑ دیا بے تاب ہو کر نبرد پنجہ دست تابدان کا شبکہ آہنی نکال لیا اور اُس روزن سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا مگر چونکہ تابدان تنگ تھا گردن صاحبقران اکبر کی تا بسینہ باہر نکل آئی اور باقی جسم نہ نکل سکا۔

بلکہ تابدان مین اس طرح پھنس گیا جیسے کوئی شے شکنجہ مین کھچی جاتی ہے یعنے نہ باہر نکلنے کی قدرت تہی نہ اندر جانے کی قوت اِس کشمکش مین صاحبقران کی آنکہہ کہل گئی - اِس قدر وحشت دامنگیر ہوئی کہ بعد ادائے نماز صبح زیر کوہ تشریف لایا اور جس طرف دل نے گواہی دی روانہ ہوا

تمام دن قطع مسافت مین گذرا - شام کے وقت ایک مقام دلکشا نظر آیا - صاحبقران اکبر اُس محل عالی مین داخل ہوا - ایک طرف سے تسبیح و ذکر الہی کی آواز کان مین آئی - صاحبقران اکبر آواز کے اثر پہ گیا دیکھا کہ دست راست ایک گنبد فلک فرسا بنا ہوا ہے - اُسی گنبد مین سے ذکر الہی کی آواز متواتر چلی آتی ہے - صاحبقران اکبر گنبد مین داخل ہوا وسط گنبد مین ایک حوض پُر از آب صاف واقع تہا جسکا قطر دس گز اور کنارون پر پارچہ ہائے یاقوت احمر نصب تھے - حوض کے وسط مین پانی کے اندر ایک تخت زمرد نگار رکہا ہوا تہا اور اُس تخت پر ایک پیر بیزاد سر تا پا مروارید پوش بہ شوکت تمام متمکن تہا - اُسی کے حلق سے ذکر الہی کی آواز آتی تہی - صاحبقران اکبر لب حوض پیر مرد کے روبرو دوزانو بیٹہہ گیا - پیر مرد کو ذکر اذکار سے ہرگز فرصت نہ ہوئی صاحبقران اکبر نے بعد انتظار بسیار خود کلمہ و کلام مین سبقت کی - پیر مرد پہر بہی کچہ نہ بولا - جب دیکھا کہ یہ شخص ذکر موقوف نہین کرتا اور میری طرف مخاطب نہین ہوتا - مجبور فرمایا - اے مرد ذاکر ہم سمجھے کہ تیرے قلب کو

صفائی کامل حاصل نہین ہے - ورنہ ضرور مستفسر حال ہوتا
اِس پر بہی اُس پیکر نورانی کے حلق سے کچہہ صدا و ندا نہ آئی صاحبقران
اکبر برہم ہوکر گنبد سے باہر نکل آیا - گنبد کے باہر درخت ہائے خرما کثرت
سے ہتے - صاحبقران نے ایک درخت خرما مع بیخ زمین سے نکالا اور
گنبد مین آکر ایک سرا درخت کا حوض کے کنارہ پر رکہا اور دوسرا
سرا تخت تک پہونچایا - اور درخت پر سے ہوکر پیر مرد کے پاس پہونچا
اور بہ خوش زبانی کلمہ و کلام کا طالب ہوا - پیر مرد اُسی طرح ذکر مین مشغول
رہا - صاحبقران اکبر نے حالت غصہ مین ایک تہپانچہ سخت اُسکے کلہ پر مارا
بروقت تہپانچہ زنی معلوم ہوا کہ وہ ایک پیکر سنگ ہے - اُستادان نادر
دست نے خط و خال ایسے درست کئے ہتے کہ قریب سے ہی صورت انسان
زندہ ہی تمیز ہوتی تہی اور آواز ذکر اُسکے حلق سے بہم جاری تہی

صاحبقران اکبر اس امر عجیب کے مشاہدہ سے زیادہ تر حیران ہوا اور
اُس گنبد سے نکل کر ایک طرف روانہ ہوا - ہنوز چند قدم راہ طے کی تہی
کہ گوشہ بیابان سے ایک گرد باد اُٹہا اور دامنہ گرد سے ایک لشکر مختصر
باہر آیا - سردار لشکر ایک جوان نقاب دار تہا اس نے لشکر کو ایک طرف
صف بستہ ہونے کا حکم دیا - اور خود پا پیادہ صاحبقران کے پاس آکر
آداب ملازمانہ بجالایا - اور دست بستہ حال خیریت اشتمال پوچہا -
صاحبقران اکبر کو نقاب دار کی آواز مثل زنان نرم و شیرین معلوم ہوئی
آخر فرمایا اسکے پہلے اول تم اپنی حقیقت سناؤ - نقاب دار نے کہا کہ ایک مدت

مین میرا حال حضور پر خود بخود ظاہر ہو جائیگا فی الحال یہ وعدہ فرماؤ کہ جس وقت بعہ الخیر آپکا مدعائے دلی حاصل ہو جائے بعد فتح طلسم سے فرصت پاؤ مجھکو منزل مقصود پر پہونچاؤ - پھر مین حضور کو ایسی ایک راہ مستقیم بتاؤنگی مطلوب کا وصل حاصل ہو جائے - صاحبقران نے فرمایا از ین چہ بہتر نقابدار صاحبقران کو پھر اُس گنبد مین لایا اور کہا حضور کا مطلب اِس پیکر تخت نشین سے متعلق ہے صاحبقران نے فرمایا یہ تو ایک پیکر سنگ ہے اِس مردک نے مجھکو بہت پریشان کر رکھا ہے - نقابدار نے انگلی دانتون مین دبائی اور کہا اس بزرگ کی شان مین لفظ مردک نہ فرمائیے - یہ تمثال سنگ حکیم طمطفوس کی ہے جو حکیم بزرگ استقلیوس الہی کا شاگرد رشید تہا - یہ مقام حکیم بزرگ کا عبادت خانہ تہا اور حکیم طمطفوس نے اپنے استاد سے مانگ لیا تہا - اِس گنبد کا نام خلوت طلسم ہے اور یہ دروازہ اس شہر کا ہے جس مین تمہاری محبوبہ والا منزلت مقام گزین ہے - حکیم طمطفوس نے اِس پیکر سنگ کو بعینہ اپنی صورت بناکر اِس تخت پر نصب کیا اِس پیکر کے دونون کانون کے مقابل مین دیوار ہائے گنبد مین دو سوراخ ہین سوراخ یمین کی طرف سے ہوا گنبد مین آتی ہے اور سوراخ یسار کی طرف سے ہوا داخل نہین ہوتی - حضور اِس پیکر تخت نشین کے پاس تشریف لیجائین اور اسکے گوش چپ کو انگشت کوچک سے کہولین بعدہ اپنا حرف مطلب کان مین کہین یقین ہے کہ اِس دفعہ پیکر سنگ جواب باصواب دیگی

صاحبقران اکبر تخت پر گیا اور ہیرزادا کر کا گوش چپ انگشت چپ سے کھولا۔ بمجرد اس عمل کے اُس سوراخ سے جو گنبد کی دیوار دست چپ مین تھا پیکر کے گوش چپ مین ہوا بھرنی شروع ہوئی۔ صاحبقران والا قدر پیکر سنگ کے مقابل مین بیٹھ گیا اور فرمایا اے تمثال حکیم محفوظ آگاہ ہو مین معزالدین ملقب بہ صاحبقران اکبر ہون۔ لوح طلسم مبتیا کی ہدایت سے اس طلسم دشوار مراحل مین آیا لیکن اب لوح میری غفلت سے شہزادہ طلسم کے قبضہ مین چلی گئی۔ بارے طالع سعد کی رہبری سے اس مقام مین پہونچا مقصد ان طلسم سے لوح کے مسترد ہونے کی تدبیر بتاؤ۔ نیز یہ فرماؤ کہان جاؤن اور کیا کام کرون۔ پیکر سنگ کے حلق سے آواز آئی سلام علیک یا صاحبقران اکبر تو بدو اولاد پیغمبر اول اس حوض مین غسل کر۔ پھر ہم لوح کے دستیاب ہونے کا طریق بتا دین گے

صاحبقران اکبر لباس اوتار کر حوض مین داخل ہوا۔ جس وقت حوض سے نکلا اُس گنبد کا نشان نظر نہ آیا اور حوض بھی غائب ہو گیا۔ مگر حیث فقط ننگ مند ہوا تھا۔ عریانی بدن سے کمال پریشان خاطر ہوا۔ ناچار ایک طرف روانہ ہوا۔ قلیل مسافت کے بعد اس بیابان سنسان بے آب و علف مین ایک آبادی مختصر نظر آئی۔ چند آدمی خوش وضع و خوش لباس ایک درخت کے سایہ مین جمع تھے۔ انھون نے جو صاحبقران کو دیکھا۔ بالاتفاق قریب آئے اور بہ ادب تمام سلام کیا۔ صاحبقران اکبر نے سلام کا جواب دیا۔ مگر غلبہ برہنگی کے سبب نظر بلند نہ کی۔ اُن مین سے ایک شخص

پیر مرد نے کہا ذات والا آفتاب جہاں تاب کا حکم رکھتی ہے اور آفتاب کو بے نگی سے ننگ و عار نہیں ہوتا۔ تاہم مطمئن رہیے کہ لباس حضور کا کوئی چور نہیں لے گیا۔ یہ فقط آثار طلسم کا ظہور ہے جو وقت حمام زنان میں غسل کر کے نکلے لباس و پارچہ بھی خود بخود موجود ہو جائینگے۔ صاحبقران اکبر نے فرمایا اس گُل و گلزار شگفت حمام زنان کیا مکان ہے اور کس طرف ہے۔ پیر مرد نے کہا یہاں سے قریب تر ہے آج کی شب شب بخیر غریب خانہ ہی اس درخت کے سایہ میں استراحت فرمایئے کل روز جمعہ ہے غلام حضور کو حمام زنان میں پہونچا دیگا

صاحبقران اکبر اسی طرح زیر درخت بیٹھ گیا۔ پیر مرد نے اپنے ہمراہیوں کو جو اسکے فرزند تھے کچھ اشارہ سے کہا۔ انہوں نے طرفۃ العین میں تمام سامان مے کشی و خورد و نوش حاضر کر دیا۔ صاحبقران اکبر نے فرمایا میں مسلمان ہوں مجھے شراب سے کیا نسبت۔ پیر مرد نے کہا یہ شراب وہ شراب نشاط افزا افسردگی زدا ہے جسکا حضور کو دن رات ان پر شغل فرماتے ہیں۔ صاحبقران نے پوچھا۔ وہ افسردہ زنان کون ہیں کہاں سے جمع ہونگی۔ پیر مرد نے کہا اس مکان میں ایک درخت انار ہے افسردہ ہے۔ شہزادی نیلم نے مجھکو خبر دی تھی کہ جب یہ درخت بار آور ہو فلاں درخت کے سایہ میں جمع ہونا۔ طلسم کشا تشریف لائینگے۔ اسکی افسردگی زدائی [illegible]۔ صاحبقران اکبر نے دو چار جام شراب جو پیئے اور کچھ نوش فرمایا لیکن جب عریانی [illegible] کو دیکھتا تھا دل میں ہنستا تھا اور کہتا تھا کہ یہ عریانی بارہ دری اسلام کے تحمل و حلم کا جز ہے۔ جب ایک پہر شب گذری ساتھ کے تند و تیز عشق مشرب ہو کے چہرہ

اور اُسکے فرزندون کے پاس بالش و بستر وغیرہ سامانِ سرما موجود تھا
ہر ایک اپنے اپنے سامان مین دبک گیا۔ جب صاحبقران متحمل نہ ہوسکا
پیر مرد سے فرمایا۔ او مرد شدید القلب لعنت خدا تجھہ پر اور تیری مہمانی پر
یہ دعوت بدتر از عداوت ہے۔ چشم کور سے دیکھتے ہو کہ ہوائے سرد کی
تخفیف سے جان میری تحلیل ہوئی جاتی ہے اور تم پرسان حال نہین ہوتے
پیر مرد نے جسکا ضیغام مقدم نام تھا کہا۔ شہریار اگر حکم ہو ہم بھی اپنا اپنا
سامان سرما پھینک دین۔ خوف یہ ہے کہ ہوائے سرد ہمکو ہلاک کردیگی
صاحبقرانِ اکبر نے فرمایا مین کب کہتا ہون کہ تم بھی میرے جیسے عریان ہوجاؤ میرے
کہنے کا یہ حاصل ہے کہ مجھے بھی کوئی شے گرم دو۔ ضیغام مقدم نے کہا
بعد غسل حمام حضور کو اسی طرح عریان و برہنہ رہنا لازم ہے فی الحال
بجز اسکے کوئی تدبیر نہین ہوسکتی کہ ہیزم خشک لاکر روشن کردون۔
صاحبقران اکبر نے اسی بات کو غنیمت سمجھا اور اسکے فرزندون نے ہیزم
خشک لاکر آگ روشن کی

جب آفتاب طالع ہوا صاحبقران اکبر ضیغام مقدم کے ہمراہ ہو لیا
چند قدم کے بعد روبرو سے برجہائے بلند و خوش قطع نظر آئے۔ اِن کے
دیکھنے سے یاقوتی اسقدر مجلی و مشعشع تھے کہ آنکھہ قایم نہ ہوسکتی تھی۔ ضیغام
مقدم نے کہا یہ مینار ہائے یاقوتی اسی حمام زنان کے ہین مجھہ کو اب رخصت
دیجئے۔ میری اب بیشتر قدم رکھنے کی مجال نہین۔ مگر میری یہ نصیحت یاد
رکھیئے کہ جو عورت کی بابت حمام مین میان نہ فرمائیے گا کہ یہ عمل مانع حصول

مقصود و موجب سرگردانی ہے

صاحبقران اکبر ضیغم مقدم کو رخصت کر کے حمام کے دروازہ پر پہونچے جو وسیع و رفیع و منقش و رنگین اور اندر سے بند تہا - صاحبقرانِ اکبر نے تختہ ہائے در پر آہستہ ہاتہ مارا بمجرد اسکے دروازہ کہل گیا - وسط دروازہ مین ایک عورت معمر سیاہ سوتی تہی - دروازہ کی صدا سے اسکی آنکہہ کہل گئی اور چلا کر [illegible] صاحبقران کو دیکہہ کر [illegible] صاحبقرانِ اکبر [illegible] آگے بڑہتے گیا - وہان یہ سامان نظر آیا کر تمام [illegible] [illegible] کار [illegible] [illegible] اسباب خس ترتیب دار رکہا ہے اور صدہا نازنیان [illegible] خورشید ضیا ہر طرف خواب غفلت مین مبتلا ہین - پیرزال [illegible] دروازہ نشین [illegible] پوشش نے ایک چوب جواہر نگار صندوقچہ سے نکالی اور حمام کے [illegible] ایک محل عالیشان مین گئی - اس مکان مین چند طاس [illegible] [illegible] خورد و کلان رکہتے تہے - پیرزال نے ایک [illegible] [illegible] وہ چوب لگائی کہ تمام حمام گونج گیا - جس قدر نازنینین سوتی تہین [illegible] کی صدا سے بیدار ہوئین - جو پیرزال [illegible] گئی تہی - اول اپنے [illegible] [illegible] وزیور [illegible] آراستہ کر آتی تہی بعد ازان صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہو کر از سر تا پا بلائین لیتی تہی - حالانکہ ہر ایک نازنین شوخ ادا شیرین حرکات تہی الا ان مین سے سات پریزاد [illegible] جمال خورشید منظر و قمر پیکر تہین [illegible] [illegible] اور انکو خیرہ کرتی تہی [illegible] [illegible] دروازہ [illegible] اور [illegible]

اکبر کو ایک باغ میں لائی کہ جو قصر تھا اگر بہ تمامیت آراستہ اس کے وسط میں ایک تخت
مرصع کار بچھا تھا۔ صاحبقران اکبر کو تخت پر بٹھایا اور خود بھی بے تکلف پہلو
میں بیٹھ گئی۔ چند پیالے بادۂ گلفام و جام صہبا کے لاتے مہ سیمایان نقش و
نگار بھی تخت پر رکھے تھے۔ اس نے دلبر نازک میان نے ایک جام
لبریز کمال عشوہ و ناز سے صاحبقران کو دیا اور کہا

نفس باد صبا مشک فشان خواہد شد — عالم پیر دگر بارہ جوان خواہد شد
ارغوان جام عقیقی بہ سمن خواہد داد — چشم نرگس بہ شقائق نگران خواہد شد
این تطاول کہ کشید از غم ہجران بلبل — تا سراپردۂ گل نعرہ زنان خواہد شد

صاحبقران اکبر نے فرمایا عیش و عشرت درست مگر میری خرابی کی کچھ علاج
کرو۔ اس حور لقا نے جس کا دلبر نازک نام تھا خندہ زنان کہا۔ اے جوان دانا
قدر زیبا یہ لباس فرقہ مستورات سے مخصوص ہے۔ بفضل ایزدی سے مرد
کو بر غلطان کا حکم رکھتے ہیں۔ صاحبقران اکبر خاموش ہو رہا اور رفتہ رفتہ
اس خوبصورت سے سرگرم اختلاط ہو گیا

وہ پری اول فی الصباح صاحبقران اکبر کو غسل کے لئے حمام میں لے گئی
تمام پریزادان باطلعت مع کنیزان گلعذار کار دست بستہ زرین حاضر ہوئیں
صاحبقران اکبر نے اس شان و زینت کا حمام دیکھا جس کے تمام حوض سنگ
یشب کے تھے۔ در و دیوار و سقف و جدار میں جواہر سے نگینہ کے
مختلف الالوان کے جا بجا جڑے ہوئے تھے۔ ان نازنینان ماہ
پیکر سیم تن نے ہزار غمزہ و ادا سے صاحبقران کے جسم بلوریں کو مشت مال کیا

سپہ سالار ان کیا۔ جب حضور قران حوض میں کھولنے سے متصل کرین صاحبقران
نے بخوف اس حوض میں غوطہ مارا ہر نگاہ پانی سے باہر نکالا پہنچے
پائے صحرا سے پر خار [illegible] دیکھا کہ سوزش ہوا اور حرارت
زمین سے تعبیہ خونہ حسینہ کا حکم رکھتا تھا۔ صاحبقران بشکوہ کنان ایک طرف
روانہ ہوا تھوڑی سی راہ میں رستے [illegible] کی طرف سے ایک دیو سر
بفلک کشیدہ پیدا ہوا اور دار شمشاد فرق مبارک پر لگائی۔ صاحبقران
نے ایسی جست کی کہ وہ ضرب تخت خالی گئی چند بار ان دیو سے دست و بغل
ہوگیا آخر کر دستے جہیج دیکھا ان ضرب شدید سطح زمین پر ایسا کہ کوئی
عضو سلامت نہ رہا

دیکھا کہ [illegible] صاحبقران تھے ایک طرف سے روانہ ہوا [illegible]
[illegible] تا شام قطع راہ کی اس وقت [illegible] میں [illegible]
سے [illegible] نہایت خوش ہوا اور دل میں کہا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صاحبقران [illegible] غنچہ [illegible] صاحبقران
[illegible] سوال کیا [illegible] کی طرف سے کہا

[illegible] مالی [illegible] باغبان [illegible]

[illegible] شمع [illegible]

صاحبقران اکبر نے یہ جواب [illegible] کر دو چار جام شراب ربانی کے پیئے

اور دلربا ملک سے عیش ونشاط مین مصروف ہوا۔ وقت صباح حمام مین تشریف لے گیا اور جب حوض مین غوطہ مارا صحراے لق و دق میز پہونچا ہر چند کہ حرارت زمین کے سبب صاحبقران اکبر کے پاؤن تر آبلہ ہو گئے مگر چونکہ بجز راہ روی و قدم فرسائی کچھہ بن نہ آتا تھا ناچار اِس بیابان جہنم نشان مین ہر طرف پھرتا رہا جب زیادہ تنگ آیا اس اسم بزرگ کا ورد کیا جس کے پڑہنے سے ادہم جنی مع توسن مُشک فام حاضر ہوتا تھا۔ ہنوز اسم تمام نہ ہوا تہا کہ ادہم مع توسن حاضر ہوا صاحبقران اکبر نے ادہم جنی سے خزانہ بات طلسم خصوص اپنے لباس کا حال پوچھا اسنے عرض کی مین اس خدمت پر متعین ہون کہ حضور کو طلسم سے باہر لیجاؤن اور طلسم مین داخل کر دون اِس سے زیادہ مجھہ سے کچھہ توقع نہ رکھیئے۔ صاحبقران اکبر نے ناچار لنگ بستہ رکاب مین قدم رکھا جب خانہ زین مین بٹھیا اپنا سراپا پیراہن ولباس سے آراستہ پایا۔ تشکر گویان مجلس جشن مین پہونچا اور حکیم ابوالمحاسن اور حکیم اخشیجان سے اپنی سرگذشت نہایت لطف وخوبی سے بیان کی۔ جوہر ابوالحسن نے یعقوب حرانی کو طبل نوازی کا حکم دیا بوقت صداے طبل تمام سلاطین و امرا حاضر ہوئے حکیم ابوالمحاسن نے چراغدان سلیمانی روشن کرایا اور خورشید نامۂ خلافت زربافت سے نکالا

احوال صاحبقران ممالک سواحل شہزادہ والا شوکت

صالوت فرخزاد فرخروز بن شہبات ہودانا

ہم نے یہ قصہ بیان تک بیان کیا تھا کہ شہزادہ فرخزاد ملک سلوق کی رہنمائی سے شہرافروز کے قصر مین تشریف لے گیا اور اُسکو مسلمان کیا - راوی کہتا ہے کہ وہ شب شہزادہ فرخزاد نے شہرافروز کی التجا اُسی محل مین بسر کی - شہزادہ مخلس کو جو موقع ملا متہر نمریو کی تدبیر سے اس شب شہرافروز سے ملا دوسرے دن شہزادہ فرخزاد نے ملکہ شہرافروز کو ایک رقعہ بدین مضمون لکھا کہ مخلس نوجوان سے منسوب ہونا قبول کرو اور ہم پر منت رکھو شہرافروز نے بجواب اسکے کہلا بھیجا کہ بے موجود ہونے فریدون جبیں کے مین خود کو صفحۂ دنیا پر ایک حرف غلط سمجھتی ہون شہزادہ فرخزاد نے تمام لشکر کو بیرون درہ رہنے کا حکم دیا اور خود چند سرداران معزز اور چارسو سوارون کی جمعیت سے درہ کوہ مین داخل ہوا اس طرح کا مقام دلکشا وسیع الفضا نظر سے گذرا کہ نزہت وکیفیت مین گلستان ارم کو خجل کرتا تھا - جب بارہ فرسنگ مسافت طے کی ایک نہر پر پہونچا جو تخمیناً ۳۰ گز عریض تھی اسکا پانی اس قدر صاف وشفاف تھا کہ تہ کے سنگریزے نظر آتے تھے - نہر کے دونون طرف بانتہائے نظر ہزارہا ہزار چمن ہائے گل ولالہ ونرگس وریحان وشگفتہ ہائے ارغوان وشقایق وسنبل وضمیران شگفتہ وشاداب تھے - اور اکثر جائے بر سر نہر پل ہائے وسیع ورفیع بنے ہوئے تھے - جب نہر سے

اس طرف گذرتے تمام بیابان و شہر پر میوہ و درخت سیب و سنگترہ
شفتالو زرد آلو و تاکہائے انگور و فالیزہائے خربزہ و ہندوانہ سے مملو
نظر آیا - مگر یہ کہ میوہ کے واسطے کوئی فصل مقرر نہ تھی

ملک سلوق نے کہا اس سے پیشتر جانے کی ممانعت ہے - شہزادہ
فلک شوکت نے دو چار روز وہاں [illegible] پیش قدمی کا حکم دیا اور
خود ان کے عقب میں ہوا - جب بارہ فرسخ راہ طے کی روبرو دو مینار
سنگین و مرمر نظر آئے پایہ ہم سے تو ہم کے فاصلہ سے تھے - جس وقت
دو اجل رسیدہ ان میناروں سے اس طرف گذرے آتش شعلہ زن نیچے
سے پیدا ہوئی اور انکو صاف و پاک جلا دیا - شہزادہ فرخزاد نے میناروں
سے ایک فرسخ ادہر مقام کیا اور شادیانہ الہی اور ورد [illegible] میں جو
کہ باپ نے وقت رخصت دیا تھا مشغول ہوا

شب چہارم غنودگی میں بشارت ہوئی - حکیم شیاموس دانا نے ایک
چادر حریر سبز رنگ فرخزاد کو دی تھی جس پر چند اسمائے جلیلہ منقوش
تھے اور کہا تھا کہ یہ متبرک چادر حضرت [illegible] علیہ السلام
کے وقت سے ہمارے خاندان میں میراث چلی آتی ہے - یہ خاصیت
ہے کہ صاحب چادر تمام آفات و بلیات عالم سے محفوظ رہتا ہے - شہزادہ
فرخزاد نے حسب ہدایت چادر متبرک سر پر باندھی اور اسی وقت کہ نصف
شب کا وقت تھا نہر پر گیا اور وضو کیا اثنائے وضو میں چادر سر سے کھل کر
نہر میں گر پڑی اور تند ہوا [illegible] کے سبب تیر خدنگ کی مانند روانہ ہوئی —

فرخزاد بھی نہر مین کودا اور چادر کے عقب مین ہوا۔ نہر مین پانی تا بزانو تہا تاہم چادر تک پہونچنا مشکل ہوگیا باقی نصف شب راہ روی مین گذری۔ جب صبح طالع ہوئی چادر ایک جاے قایم ہوگئی فرخزاد چادر لیکر نہر سے باہر نکلا۔ نہر کے قریب ایک چاہ عمیق دیکہا۔ اوس وقت اِس مین سے پانی جوش کہا کر نکلتا تہا اور نہر مین داخل ہوکر جنوب کی طرف روان ہوتا تہا۔ شہزادہ نے وہ تمام روز اسی نواح مین گذارا۔ شام کے وقت دیکہا کہ آب نہر جنوب کی طرف پلٹ کر آیا اور چاہ مین داخل ہونا شروع ہوا۔ شہزادہ اُسی نیرنگی سے حیران تہا۔ وہ روز و شب اقسام میوہ کہا کر بسر کیا ہر ایک سے ایک خوش ذائقہ تہا

دوسرے دن صبح کے وقت ایک طرف روانہ ہوا۔ ایک فرسنگ طے کرنے کے بعد ایک قصر رفیع الشان نظر آیا جسکی چار دیواری طلاے احمر کی تہی اور دروازہ کشادہ تہا۔ شہزادہ اِس قصر مین داخل ہوا۔ قصر کے صحن مین ایک باغیچہ مختصر اِس آرایش و رونق کا دیکہا کہ یہ بہار و کیفیت بیابان طلسم مین بہی نہ تہی۔ شہزادہ ہر چمن و ہر مکان کی آرایش بہ نظر اجمالی دیکہتا ہوا ایک مکان عالیشان مین گیا وہان لب حوض ایک تخت جواہر نگار پر ایک امرد طفل سیزدہ سالہ خوش جمال بیٹہا تہا۔ اِس نے باعزاز و وقار شہزادہ کو اپنے پہلو مین بٹہایا۔ اور پوچہا اے جوانمرد تو کون ہے اور کس طریق سے

یہان پہونچا اور کس کی تلاش میں یہان آیا۔ شہزادہ نے فرمایا
مین تسخیر کنندۂ ممالک سواحل اور رواج دہندہ دین حق ہون۔ چادر
متبرک کی رہنمائی سے پہونچا ہون اور فریدون حمیل کی تلاش مین آیا ہون
اب تو اپنا حال بیان کر

وہ طفل قدمبوس ہوا اور کہا۔ میرا نام ہی فریدون حمیل ہے
مین بہ عمر نہ سالگی اپنے جد امجد ملک اسلوق کے ہمراہ بیابان طلسم
مین آیا اور ایک سیب خوشرنگ بطریق تحفہ اپنی پہوپہی کے
واسطے جیب مین رکھہ لیا۔ جس وقت ہم نہر کے اس طرف گذرے
ایک مرد نقاب پوش توسن قوش پر سوار بصلابت تمام و مہابت مالاکلام
وہان آیا اور اُس نے بعد سوال و جواب ایک نازنین ماہ جبین
کی صورت جسکا نام حمیلہ تہا اور میری ہم سن و ہم سال تہی دکہائی مین
اس نازنین کو دیکہہ کر بخوشی دل نقاب پوش کے ساتہہ ہولیا اُس
نے مجہے اُسی مرکب عبار رفتار پر اپنی پس پشت سوار کیا چشمک زدن
مین یہان لے آیا۔ تین روز برابر مجہہ سے کچہہ بات نہ کی اور حمیلہ پری
کو بہی میری نظر سے مخفی کردیا۔ فقط ایک نان خشک وہ بہی وقت
شب کہانے کو ملتی تہی۔ مجہے بجز گریہ وزاری اور کچہہ کام نہ تہا۔
بروز چہارم وہ سوار بے نقاب میرے پاس آیا اور کہا میرا نام خزان
جنی ہے اور زمین بیابان کا کہ طلسم حکیم اتنار کے متعلق ہے وارد ہون
اب تو بہہ بتا کہ تیرا طریق وملت کیا ہے۔ مین نے کہا اے بزرگ قوم

اجنہ میرے آباؤ اجداد جبل الحمار نام ایک بتِ سنگ کی پرستش
کرتے ہین - مین بہی اسی کو خالق کائنات جانتا ہون خیزران نے کہا
اے فریدون وہ لوگ ضلالت مین گرفتار ہین - بجز ذاتِ کبریا
خالق ارض وسما جسکو انسان بچشم ظاہر دیکہہ نہین سکتا کوئی قابل
بندگی و پرستش نہین ہے - اسکی عبادت کے واسطے انبیا علیہ السلام
کی متابعت واجبات سے ہے اور اس طلسم مین حضرت سلیمان علیہ السلام
کی ملت کی پیروی کرتے ہین - مین بصدقِ دل مسلمان ہوا اگر جمیلہ پری
کی جدائی مین زار زار روتا تہا - خیزران جنی نے کہا وہ میری فرزند
زادی ہے اُس سے تجہہ کو کیا نسبت اور اُس روز جو اُسکی صورت
تجہہ کو دکہائی گئی [illegible]
حق مین حکم ناطق [illegible]
بہی واضح ہو کر مین [illegible]
ایک دختر [illegible]
نام [illegible]
اپنے متعلقان کے پاس بہیجا جائیگا - ایک منجم [illegible]
کہا ہے کہ ایک [illegible]
ممالک کو [illegible] آباد کریگا [illegible]
سے [illegible]
[illegible]

وہ جوان بیابان طلسم مین تشریف لاویگا ہم بہ پاس خاطر اُسکے کہ مروج
دین حق ہے فریدون کو قید سے آزاد کر دین گے - مین زار زار رو دیا
اور خیزران سے کہا مین متعلقین کے پاس جانا نہین چاہتا - میری ایک
بیوی ہے فقط اُسی سے محبتِ مفرط رکھتا ہون - اُسکو طلسم مین طلب کرو
اور جمیلہ سے نکاح کر دو اور مجھے اپنا خانہ زاد سمجھو - خیزران خاموش چلا گیا
اور پھر مدت تک نہ آیا - البتہ بعض پریزادین آتی تھین اور میرا دل بہلاتی
تھین - اب مجھکو طعامہائے لطیف اور شراب ہائے مسرت افزا
بوجہ مسلمان ہونے کے میسر آتی تھین ایک مرتبہ بادشاہ کی کنیزان
خاص میرے پاس آئین اور اُنہون نے میرا عذر سُنکر بادشاہ سے
عرض کیا - بادشاہ نے خیزران جنی سے فرمایا - جمیلہ پری کو ہفتہ مین
دو بار اُس طفل کے پاس بھیجدیا کرو تاکہ اُسکے دل سے متعلقون کی
جدائی کا رنج بھولے - اگر یہ بیچارہ مرد طالع بلند ہے طلسم سے باہر
نکلا اور والدین سے ملا فبہا - اور بالفرض بر تقدیر کسی معاون زبردست کے
وسیلہ سے بار دگر طلسم مین آیا - پھر تم بے عذر و حیلہ جمیلہ پری کا اُس
سے عقد کر دینا - جس وقت مین نے یہ مژدہ جان بخش سُنا درگاہ
خدا مین متواتر سجدہ ہائے شکر بجا لایا - اب ایک سال و چند ماہ سے
ہفتہ مین دو شب وہ ماہ پیکر میرے پاس آتی ہے اور تمام شب مجلس
عیش و نشاط گرم رکھتی ہے - اب حضور اپنے سوانح مفصل بیان فرمائین
شہزادہ فرخزاد نے جملہ جنگ و جدال کا وقایع بیان کیا - اُسمین

یہ ذکر بھی کیا کہ تمہارا باپ ساروق میرے ہاتھ سے قتل ہوا فریدون
باپ کے واسطے رویا اور افسوس کیا کہ بحالت کفر قتل ہوا۔ شہزادہ فلک
شوکت نے فریدون کی تسلی کی اور کہا اب ہمین بجاے پدر مقتول سمجھ
فریدون جمیل قدمبوس ہوا

اس گفتگو مین شام کا وقت قریب پہونچا۔ خیل خیل پریزادین بہ
لباس ہاے رنگا رنگ و زیور بوقلمون اس محل عالی مین آئین اور
اپنے اپنے منصب پر قائم ہوگئین۔ سب کے بعد ایک نخچہ نازنینان پری
سنبل مو کا آیا کہ ہر ایک کے ہاتھ مین ایک ایک فانوس یاقوتی و زمردی
روشن تھی۔ ان کے وسط مین ایک پریزاد سیزدہ سالہ تخت پر سوار
آہستگی اس شان و تجمل سے چلی آتی تھی

کہ لب از دیدنش ہرگز نماند — وجود سے پارسایان ناشکیبے

شہزادہ فرخ زاد ایک حجرہ مین داخل ہوگیا اور فریدون نے تا لب
صحن استقبال کرکے اپنی محبوبہ کو مسند مروارید پر بٹھایا۔ چار ساعت کامل
پریزادان اہل طرب کا ہنگامہ رقص و نوا گرم رہا۔ بعد ازان کنیزون
نے دسترخوان بچھایا اور طعام ہاے رنگا رنگ و میوہ ہاے گوناگون چنا
فریدون جمیل نے ہر ایک قاب مین سے تھوڑا تھوڑا کھانا اور
میوہ ایک خوان مین رکھا اور بدست خود وہ خوان حجرہ مین پہونچایا۔
جمیلہ نے پوچھا۔ اے فریدون یہ کیا حرکت ہے۔ فریدون جمیل کچھ واہی
تباہی جواب دیکر دسترخوان پر بیٹھ گیا۔ بعد خورد و نوش عالم تخلیہ مین

صحبت مے کشی شروع ہوئی ۔ جمیلہ نے بار دگر پوچھا ۔ حجرہ مین کیا اسرار ہے ۔ فریدون نے بجز سرنگونی کچھہ جواب نہ دیا ۔ بلکہ جس قدر جمیلہ اور اُسکی دایہ مستفسر ہوتی تھین اسی قدر فریدون کے مونہہ کو مہر خموشی لگتی جاتی تہی ۔ شہزادہ فرخزاد فریدون کی خموشی و ناچاری اور پریزادون کے اصرار پر بے اختیار اس آواز بلند سے ہنسا کہ جمیلہ پری کے کانون مین آواز خندہ پہونچی ۔ اول متحیر ہوئی بعد ازان کہا او فریدون اب ہم سمجھے کہ تسخیر کنندۂ ممالک سواحل قصر زینت نگار مین رونق افروز ہوا ہے جلد تر حجرہ کا دروازہ کہول ۔ فریدون نے دروازہ کہولا جمیلہ اور دایہ دونون بخلوص عقیدت قدمبوس ہوئین ۔ شہزادہ نے جمیلہ سے پوچھا تم نے کس طرح جانا کہ مین تسخیر کنندہ ممالک سواحل ہون اُسنے کہا مین نے بارہا اپنے جد بزرگوار خیزران جنی کی زبانی تمہارے عظم و شان کا حال سُنا ہے اور اُس سے ایک منجم کامل دانش افروز نامی نے کہا تہا کہ ایک شہزادہ موصوف بہ این صفات آئیگا

جس روز شاہزادہ فرخزاد قصر زینت نگار مین داخل ہوا خیزران جنی دانش افروز منجم کے پاس گیا اور پوچھا کہ نجات دہندہ فریدون کب تک طلسم میں آئیگا ۔ اب فریدون کا یہان رہنا ناگوار گذرتا ہے ۔ جمیلہ کا اُسکے پاس جانا مجہہ کو ہرگز پسند نہین ہے ۔ دانش افروز نے کہا ۔ مجہکو از روے علم نجم معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہ موعود قصر زینت نگار مین وارد ہوا ۔ خیزران جنی بہ یاد زمانہ گذشتہ قصر زینت نگار مین شاہزادہ کی

خدمت مین حاضر ہوا- شاہزادہ نے خیزران سے اُس طلسم کی حقیقت پوچھی - اُسنے کہا - یہ طلسم غرائب بنیاں ایک حکیم خدا پرست اثمار حبشی کا بنایا ہوا ہے جو دانش افروز منجم کا جد کلان اور ایک زن پرہیزگار عصفور النعم بمین الحمرا کی سلطنت کا وزیر اعظم تہا- بمین الحمر ملکہ اول شمالیہ تا شمالیہ حکمران ہتی - وریثہ اُسکی اولاد خاص سے ہمین السحر ور ہے پہی بادشاہ ملکہ مذکور ہے - یہ ٹیلہ طلسم قات مین سے ہے اور اُسکا دروازہ بمرزوہ دنیا مین یہ بیابان ہے حکیم اثمار نے اپنے نام کی مناسبت سے یہان میوہ وثمر کا بہ تاثیر طلسم ایسا انتظام کیا کہ فصلی و غیر فصلی ہر قسم کا میوہ پیدا ہوتا ہے

شاہزادہ فرخزاد نے کہا- اِس طفل بے گناہ کی رہائی کیا ممکن ہے - خیزران حبشی نے کہا - بادشاہ نے بہ پاس خاطر تمہارے اِسکی رہائی منظور کرلی ہے - آپ ایک ہفتہ یہان عیش وعشرت کرین بلکہ ملکہ ہمین السحر ور نے اجازت دی ہے کہ اپنے رفقا کو بہی طلب فرمائین جو شمار مین چالیس سے زیادہ نہ ہون - حضور اپنے رفقا کی فہرست مجہے عنایت فرمائین - مین روز سویم انکو یہان پہونچادونگا- اُس وقت تک حضور شکار کا شغل فرمائین - مگر شمال کی طرف نہ جائیگا شاہزادہ فرخزاد نے کہا- مین ایک شب سے بہی کم عرصہ مین تنہا پہونچا ہون - تعجب کا مقام ہے کہ رفقا تین روز وشب کے عرصہ تک آئین گے - اِسی طرح یہ امر بہی قابل استفادہ ہے کہ شمال کی طرف جانا کیون

ممنوع ہے - خیران جنی نے کہا - جس راہ سے آپ اس قصر مین پہونچے
ہین وہ بانیان طلسم نے مخصوص تمہارے واسطے مقرر کی تہی - مین چند
تخت روان لے جاؤنگا - اُن تختون پر جملہ سرداروں کو سوار کرونگا اور
اسقدر اوج ہوا پر لے جاؤنگا کہ زمین مثل بیضا نظر آئیگی وہان سے پردہ
قاف مین پہونچونگا - بعد ازان جس راہ سے اہل قاف طلسم مین آتے
ہین اُس راہ سے اُنکو قصر زینت نگار مین لے آؤنگا - اگر اسکے برخلاف
کوئی شخص بیابان طلسم مین داخل ہونے کا قصد کرتا ہے آتش غیب
اُسکو جلا دیتی ہے باقی رہا یہ کہ شمال کو جانا ممنوع ہے اسکا جواب مین
عرض نہین کرسکتا الا یہ کہ بہر تاکید منع کرون

دوسرے دن خیران جنی شاہزادہ کے رفقا کے لانے کے لئے روانہ
ہوا اور شہزادہ سوار ہو کر شکار کے واسطے نکلا - تین سمت خاطر خواہ
شکار کہیلا - لیکن بار بار یہی خیال دل مین گذرتا تہا کہ شمال کی طرف جانا
اور ایک نظر اُس مرغزار کا بہی دیکہنا ضرور ہے - آخر جس طرف خیران
نے منع کیا تہا اُسی سمت کو روانہ ہوا - نیم فرسخ سے زیادہ راہ طے کی تہی کہ
روبرو ایک کوہ سر بفلک کشیدہ سرسبز و پر بہار نظر آیا - شاہزادہ
فرخندہ بالائے کوہ گیا - سیر کنان ایک درخت عظیم الشان کثیر الفروع
کے قریب پہونچا جو پچاس گز سے کم بلند نہ تہا - اسی سے بیخ درخت کا قیاس
کرنا چاہیئے - طرفہ یہ کہ تمام شاخہائے درخت بے برگ تہین اور بجائے برگ
ہر قسم کا میوہ شاخون پر موجود تہا حتی کہ خربزہ و ہندوانہ بہی لگے ہوئے تہے

ہر یک ہیان ہر شاخ پر ہزار در ہزار جانوران عجیب خلقت جمع تھے جنکا بدن
زیبا طاؤس کی مانند منقش تھا اور چہرے زنان پریرو کی صورت تھا
پر بینی مین حلقہ ہائے طلائی پڑے ہوئے تھے اور سرون پر تاج جواہر نگار
تھے - اُس درخت بے برگ کے گرد دس گز فاصلہ سے چند درخت سرو قامت
کشیدہ بشکل دائرہ واقع تھے

شاہزادہ فرخزاد کو قصد ہوا کہ قریب سے اُس درخت اور اُن جانوران
پری پیکر کو دیکھے - ہرگاہ درخت ہائے سرو کے قریب آیا جانورون نے
بالاتفاق شور و غوغا مچایا اور کہا آدمی زاد خبردار آگے قدم نہ رکھنا ورنہ پشیمان
ہوگا اگر خیریت حال چاہتا ہے یہ درخت تماشاگاہ نقش قدرت کردگار اور کلام الٰہی
سے یہ آیت کریمہ افحسبتم انما خلقناکم عبثاً پڑھ - فرخزاد کے دل مین باوجود
کمال تہوری و شجاعت اُن جانوران پری چہرہ طاؤس بدن کے کلمات تہدید
نے ایسی تاثیر کی کہ اُسی وقت زین کو چلا آیا اور براہ راست قصر عشرت نگار
مین پہونچا - مگر اُس درخت عجیب و جانوران غریب کا خیال کوئی لحظہ دل سے
نہ ہوتا تھا - جمیلہ پری نے جسکو خیزران جنی شاہزادہ فرخزاد کی مہمانی کے
لیے قصر مین چھوڑ گیا تھا ہر چند تکدر مزاج کا باعث پوچھا شاہزادے نے
کچھ جواب نہ دیا

اب چند کلمے شاہزادے کے لشکر کے بیان ہوتے ہین - وقت
صباح جو مہتر غزیو نے شاہزادہ کو بستر خواب پر نہ پایا شور قیامت برپا
کیا - ملک اسمر اور ملک اسلوق و شاہزادہ مخلص و دیگر امرا شہزادہ کے

خیمہ مین جمع ہوئے آخر مہتر غزیونے ایک سمت مہتر شہریو کو روانہ کیا اور
دوسری جانب خود سیجاس سرہنگان چالاک کی جمعیت سے روانہ ہوا -
لیکن آتش طلسم سے بیشتر جانے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی - تین روز تک
لشکر مین قیامت کبرا برپا رہی روز چہارم یکایک ایک پیر مرد ریش سفید
چند جوانان خوشرو متکلف لباس کی جمعیت سے بارگاہ مین در آیا - اور
بطریق اسلام حاضرین کو سلام کیا - جملہ سلاطین و امرا اسنے سلام کا جواب
دیا اور بہ اعزاز تمام کرسیون پر بٹھایا اور جام بادہ ارغوانی کو گردش
دی - اہل مجلس مین سے کسی کو اُس پیر مرد سے گفتگو کرنے کی جرأت نہ
ہوئی - آخر اُس نے خود کلام مین سبقت کی اور چالیس شاہان و سرداران
کے نام لیکر کہا - تم صاحبان اپنا اپنا سامان سفر درست کر دمین تمکو اپنے
ساتھ لیجاؤنگا - اُسکے اس جملہ سے تمام حاضرین کو شاہزادہ کا گم ہونا
فراموش ہوگیا اور اپنی اپنی جان کے لالے پڑے - آخر مہتر غزیو کہ اس نے
جرأت کرکے پیر مرد سے پوچھا تم اول یہ بتاؤ کہ ہمارا آقا سکندر شاہزادہ
فلک شوکت کہان ہے - پیر مرد نے کہا جہان شہزادہ ہے وہ سمجھ لے اسی
جا کے تم کو لیجاتا ہون - اس فقرہ سے اہل مجلس کی رہی سہی جان جاتی
رہی - جب پیر مرد نے دیکھا آتش طلسم کے خوف سے اہل مجلس شل تاب
ہیجان ہوگئے ہین شہزادہ کا خط مہتر غزیو کے ہاتھہ مین دیا - مہتر غزیو نے خط
کا مضمون باواز بلند سُنایا - پھر شاہان و سرداران مقررہ بارگاہ سے
باہر آئے اور تخت ہائے روان پر سوار ہوکر کنیزان جنیہ کے ہمراہ روز سیوم

قصر زینت نگار مین پہونچے وہان شہزادہ کو تخت رفعت و جلال پر متمکن
دیکھا۔ سب نے جان تازہ پائی اور پس و پیش قدمبوس ہوئے

شہزادے نے جمیلہ پری اور فریدون جمیل کو محلسرا مین بھیجدیا اور شاہان
و اُمرائے کے واسطے مجلس عیش و طرب آراستہ کی پریزادان رقاصہ و
مطربہ نے اہل مجلس کو اس قدر محظوظ کیا کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی۔ دن کو
سرداروں کے ہمراہ شکار کھیلا۔ باوجود اس لہو و لعب کے فرخزاد کے دل
پر اس درخت بے برگ کا خیال اس قدر غالب تھا کہ کسی طرح شگفتہ نہ ہوتا تھا
آخر ایک شب شغل بادہ نوشی موقوف رکھا اور ایک گوشہ تنہا [illegible] مین جو
[illegible]
بند ہو گئی عالم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اُن مین سے دو شخص صاحبِ تاج و کلاہ تھے اور ایک سر سے پا تک لباس عیاری و چالاکی سے بخوبی آراستہ تہا۔ جس وقت اِن جوانون نے شاہزادہ فرخزاد کو دیکہا۔ بالاتفاق کہا اے شخص تو کون ہے اور اِس مقام تخلیہ مین چہ زدہ کیونکر چلا آیا صاحبقرانِ گیتی ستان نے اپنے ناموس کے ساتہہ صحبت بے تکلفانہ گرم کر رکہی ہے۔ فرخزاد نے جواب دیا۔ مین بہی تمہاری مانند اِس سلطان عالی وقار کے غلامان خاص سے ہون۔ بلکہ میری غلامی و خانہ زادی کو تمہاری غلامی پر ایک نوع کا فوق ہے۔ یہ سنکر جوان عیار فرخزاد کو صاحبقران اعظم کی خدمت مین لے گیا۔ جس وقت صاحبقران اعظم نے فرخزاد کو دیکہا۔ کمال شفقت و الطاف سے قریب بُلایا اور پیشانی کو بوسہ دیا۔ فرخزاد نے اپنی سرگزشت سُنا کر کہا۔ یا صاحبقران والا شان غلام کو زیادہ تر اِس بات سے مسرت حاصل ہوئی کہ حضور اپنی مطلوبہ مونس جان کی مواصلت سے کامیاب ہوئے اور مطلوب بہی ایسی اطاعت کیش کہ مثل خادمہ و کنیز خدمت کرتی ہے صاحبقران اعظم نے بہ لب تبسم ریز فرمایا۔ مسبب الاسباب کی جناب سے توقع ہے کہ اُس دلبر عنقا صفت کا وصال مجہے میسر ہوئے البتہ اِس ملکہ سے بہی مجہے بوجہ اس کے صدق و اخلاص کے ایک نوع کی محبت ہے

ہنوز یہ گفتگو ہو رہی تہی کہ ایک زن پریزاد نے صاحبقران اعظم سے کہا حسب الحکم تخت ہائے رواں حاضر ہین۔ صاحبقران اعظم ایک تخت پر سوار ہوا اور باقی تختون پر رفقا کو سوار ہونے کا حکم دیا حمالان تیز پرواز

تخت اُسکے روان دوش پر رکھکر طرفۃ العین مین اوج ہوا پر پہونچے
فرخزاد نے حد سے زیادہ داد و بیداد کی اور کہا۔ اے آقاے نامدار
یہ حرکت انصاف سے بعید ہے کہ مجھ غلام رفیق طریق کو اپنے ہمراہ نہین
لے چلتے۔ صاحبقران عظم نے اُسی حالت روا روی مین فرمایا۔ بالفعل
جس ولایت و سرزمین مین مجھکو آب و دانہ لئے جاتا ہے ایک راہ اُس
ولایت غیر مشہور کی وہ درخت بے برگ نیرنگ نام ہے جسکا خیال تمہارے
دل پر ہر وقت غالب رہتا ہے۔ اگر منظور الہی ہے اُسی راہ عجب ہے ہمارے
پاس آ پہونچوگے

فرخزاد کچھ اور کہا چاہتا تھا کہ تخت نظر سے غائب ہو گیا۔ بوقت
غائب ہونے تخت کے فرخزاد نے اضطرار دل سے بے اختیار ہاے کا
نعرہ مارا اور خواب سے آنکھ کھل گئی۔ خیزران جنی و مہتر غربو و ملک اسلوق
و ملک اسمر و مخلص نوجوان وغیرہ رفقا حاضر ہوئے اور نعرہ کشی کی علت
پوچھی۔ فرخزاد نے اپنا درخت بے برگ کے پاس جانا اور اُسکے تصوّر
مین یہ خواب دیکھنا سب حال مفصل بیان کر کے خیزران جنی سے کہا۔ اب
ہمکو لازم آیا کہ اُس درخت کے راز و اسرار سے آگاہ ہون۔ خیزران نے
ہر چند منع کیا مگر فرخزاد نے نمانا اور مرکب پر سوار ہو کر اُس کوہ کی راہ
لی جسکو کوہ خرم کہتے تھے۔ خیزران جنی وغیرہ بھی افسوس کنان ہمراہ ہوئے
جس وقت مردمان ہمراہی نے اُس درخت کو دیکھا ہوش بجا نہ رہے۔
اُس طرف بالاے درخت وہ مرغان فصیح البیان آدمیون کی صورت دیکھتے

تھے اور بالاتفاق نغمہ ہائے خوش آہنگ لگاتے تھے۔ شاہزادہ فرخزاد نے دائرہ اشجار کی طرف پیش قدمی کی۔ جانوران درخت نشین نے بدستور شور وغل مچایا اور کہا۔ اے جوان ہم پھر کہتے ہیں کہ بے تائید آسمانی کوئی جن و بشر اس درخت صاحب الاسرار کے قریب نہیں آسکتا ورنہ بلائے سخت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ خیزران جنی نے جو دیکھا کہ فرخزاد اپنے عزم پر مستعد ہے اپنی فرزندزادی جمیلہ پری کو ہمراہ لے کر بہ دہ قاف کو روانہ ہو گیا

جس وقت فرخزاد درخت نیرنگ کے سایہ میں پہونچا۔ جانوران درخت نشین سے ایک جانور بزرگ قامت فرخزاد کے پاس آیا اور اُس درخت کی شاخ کا پوست فرخزاد کی پیشانی پر ملا۔ اِس عمل سے پیشانی درخشان ہو گئی اُس جانور نے کہا۔ تو نے غلطی کی کہ بلائے طلسم میں گرفتار ہوا تاہم بوجہ طلیعہ اقبال ہونے کے اور پیشانی میں اس نور کے پیدا ہونے سے جو [illegible] تجھ کو اذیت نہ دی جائے گی۔ بسم اللہ میری پشت پر سوار ہو۔ فرخزاد نے رفقا کے گریہ و نالہ سے تعجب کیا۔ ایک دفعہ دائرہ سے نکل کر ان کی تسلی کرے مگر اب جو دیکھا دائرہ اشجار سراسر دیوار آہنی ہو گیا تھا اور ہر سمت دائرہ کی آتش فشان ہو گیا تھا۔ شاہزادہ فرخزاد خائف و ترسان اُس جانور کی پشت پر سوار ہوا جانور نے آسمان کی طرف پرواز کی اور جس قدر بلند ہوتا تھا اُسی قدر بزرگ ہوتا جاتا تھا یہاں تک کہ فیل بلند قامت کے برابر ہو گیا

جب وہ جانور شاہزادہ کے رفقا کی نظر سے غائب ہو گیا مخلص نوجوان وہ بہتر فرخزاد و فرید [illegible] جمیلہ [illegible] دائرہ اشجار [illegible]

طرفہ یہ کہ تاریکی طوفان میں ملکہ اسلوق و ملکہ اسمرو غیرہ کو یہہ
معلوم ہوتا تہا کہ گویا کوئی شخص باز و گرفتہ لئے جاتا ہے - جس وقت ظلمت
طوفان دفع ہوئی شاہان مذکور نے مع خدم و حشم خود کو بیابان اتہار میں
لشکر کو جلک کے اندر پایا - تین روز و شب لشکر میں شور محشر برپا رہا
روز چہارم علی الصباح عالم غیب سے یہ آواز مہیب آئی - اے فلان و بہمان
اس بیابان سے بلا توقف نکلے جاؤ - ورنہ کبہی کوئی شخص بیابان طلسم
میں نہ آسکے - اب وہی ملکہ آذر بیابان اتہار میں تشریف لانیکو ہے
جسکے مقدم کا اہل طلسم کو زمانہ دراز سے انتظار ہے - اس آواز کے خوف
سے اُسی وقت ملکہ اسمرو ملکہ اسلوق نے مع لشکر کوچ کیا اور لشکر بزرگ
میں چلے آئے اور دوسرے دن بوجہ شمشیر شہر افروز کے قریب خیمہ زن
ہوئے

اُس قصر میں ملکہ تاج افروز محبوبہ فرخ زاد و شہر افروز مغلوبہ مخنس و
بازیگر مذکورہ غریب جمع تہیں - انہوں نے جو شاہزادوں کے گم ہونے کی
خبر سُنی تا بہ دامن گریبان چاک کیا اور دیوانہ وار کبہی ہنستی تہیں اور کبہی
ماتم کرتی تہیں - روز چہارم دیو جبلی نے پانی لاکر اور پڑہ کے ایک
اسم الٰہی دم کرکے زنان مجنون زدہ کو وہ پانی پلایا - بمجرد پینے اُس
پانی کے تینوں نازنینیں بیہوش ہوگئیں - جس وقت ہوش میں آئیں عوارض
جنون رفع ہوگیا تہا - البتہ آثار ضعف و ناتوانی البتہ رہے تہے اور
اشک حسرت و افسوس ہمیشہ آنکھوں سے جاری رہتے - دل میں ایک اشتیاق

ملک اسمر سے کہا مجھ کو عالم واقعہ میں ان شہزادیوں کی اطاعت مزاج
کا حکم پہونچا تھا۔ اب رخصت ہوتا ہوں مگر یہ نصیحت کرتا ہوں کہ تم ان کے
کسی فعل و قول کے معترض نہ ہونا

درویش جبلی کے جانے کے بعد ملک اسمر اپنے ملک کی طرف روانہ ہوا
اور ملک اسطرقی اسکا قید میں اور فیروز بخت ریوانہ میں جا گزین ہوا اور
ملکہ تاج افروز و شہزادہ افروز و ناز پیکر بوقت شب ایک نقب کی راہ سے اپنی
محل سے پوشیدہ بیابان طلسم کی راہ لی حسب دستور مقررہ پہاڑ آتش طلسم کے
سد راہ ہوئی۔ وہاں سے واپس ہو کر رود عظیم دریا کے شور کے کنارے
پر پہونچیں۔ وہاں ایک کشتی شکستہ شہ والی خود بخود سے بہتی ہوئی نظر
آئی۔ اسپر آب و غذا کا مختصر سامان بھی باقی تھا۔ پیکر ناز نے کہا اے ملکہ
تاج افروز و شہزادہ افروز یہ شہ اسباب سامان ہے مرد کی سرگشتگی سے لبریز
ہے کہ اس کشتی میں سوار ہوں۔ یا غرق دریا ہونگی یا خدا منزل مقصود پر پہنچا
دیگا۔ ملکہ تاج افروز و شہزادہ افروز نے پیکر ناز کی رائے کو پسند کیا و تینوں
نازنینیں اس کشتی پر سوار ہوئیں موج دریا نے شکل ہمگرد قسمت اسکی کشتی کو

داستان وحشت نشان شہزادہ پریچہر صاحبقران اصغر

جب شہزادہ فرخزاد رفیق اعمال سے صاحبقران اعظم کا قصہ دلپذیر
بیان مندرجہ صدر تک پہونچا حسب فرمایا خورشید نما صاحبقران اصغر کا بہرستان

شروع ہوئی اور اُسکو حکیم اخشیدان نے پڑھا

یہ قصہ رنگین بیان ایک جوان ہے جسکے کہ صاحبقران اعظم نے بعد فتح
طلسم کو قتل کر کے ساتھ روز قطع مسافت کی اور ہر روز ایک دیو کو مار گیا
راوی لکھتا ہے کہ روز ہشتم صاحبقران اعظم الیسے شہر میں کہ جسمیں بہار رہتی
پہونچا جسکا ہر قطعہ چمن و گلشن کا حکم رکھتا تھا اور اُسکی ہوا سے خوش نسیم بہشت
پر طعنہ زن تھی - اُس مرغزار کا سیر و تماشا دیکھتا ہوا ایک کوہ سربلند کی عیت
کے دامنہ میں پہونچا - زیر کوہ ایک جوان خوشرو و گندم زرد رنگ خشک
لب بہ لباس درویشی ملول و محزون ایک تختہ سنگ پر بیٹھا تھا اور چند
ملازم کمربستہ وہ بھی مغموم و دل شکستہ روبرو استادہ تھے - اُس نے جو
صاحبقران اعظم کو دیکھا بعد سلام و تعظیم لائے کوہ ایک قصر دلکشا میں لے
گیا اور صاحبقران اعظم کو ایک تخت زرنگار پر بٹھا کر خود زیر تخت بیٹھ گیا اور
میوہ طلب کیا - صاحبقران اعظم نے فرمایا - تم عوض تعظیم و تکریم کے اپنا قصہ
سناؤ تو بہتر ہوگا - اُسنے کہا - حضور جب جام بادہ کہ درخت زر دانوش فرمائیں
اور اُس حضرت سے آرام ہوکر آرام کریں وقت صبح بندہ اپنا قصہ لال اقرار چر
کر دیگا - میں حضور کو اپنا طبیب سمجھتا ہوں - کوئی وجہ نہیں کہ مرض پنہاں رکھوں
وہ شب گذری جس وقت صاحبقران اعظم نے عبادت و وظیفہ سے فراغت
حاصل کی وہ جوان حاضر ہوا اور زمین خدمت کو بوسہ دیکر عرض کی - غلام شہزادہ
جن شہر شرافت نگار کے بادشاہ کا فرزند ہے - شریف نوجوان میرا نام ہے
ایام خوردسالی سے مجھے اپنی چچا کی دختر حسن آرا بیگم سے تعلق دل تھا جب

میرے باپ کو اِس حال کی خبر ہوئی اُس نے اپنے برادر کلان ملک معروف جنی کو میری نسبت کا پیغام بہیجا۔ ملک معروف نے بطیب خاطر نسبت منظور کی۔ چند روز کے بعد شادی کی تیاری ہوئی عین شب کتخدائی جس وقت ہم دونون زن و شوہر تخت عروسی پر مقابل بیٹھے ہوئے تہے ایک دیو کوہ تن مہیب صورت وہان آیا اور عروس کو بغل مین دیکر آسمان کی راہ لی اور ہنگام پرواز مجہ سے کہا۔ او شریف میرا مسکن کوہ اصفر ہے۔ جس اجل رسیدہ کو اِس عروس کا رہا کرنا منظور ہو کوہ پر آئے۔ مین نے تا بہ دامن گریبان چاک کیا اور دوسرے روز با لشکر جنگ گذار کوہ اصفر کی راہ لی۔ بعد صف آرائی اُس دیو خونخوار کے ہاتہہ سے نصف لشکر میرا معرض ہلاکت مین آیا۔ آخر بمقتضائے غیرت بذات خود میدان مصاف مین گیا۔ اس دیو نے طفل دو سالہ کی مانند مجہے زندہ گرفتار کر لیا۔ اور بالائے کوہ لے گیا۔ مین زار زار روتا تہا۔ دیو نے کہا۔ اے جوان پریزاد مین تیری منکوحہ کو بجائے دختر سمجہتا ہون۔ آگاہ ہو۔ میرا نام کالوس سخت گردن ہے۔ جس طرح مین تیری معشوقہ کو لے آیا ہون اسی طرح ایک دشمن قوی زبردست ترین دیوان قاف میری معشوقہ کو زبردستی لے گیا ہے مین اس پریشانی مین ملوق جنی کے پاس گیا جو منجم کامل ہے۔ اس نے کہا تو شہر شرف نگار مین جا اور وہان سے کوئی ایسی شئے واجب المحبت لے آ کہ ملک شرفین بیقرار ہو جائے۔ مجہے از روئے علم معلوم ہوا ہے کہ ملک مذکور فاتح طلسم کو اپنی مدد و حمایت کے واسطے کوہ اصفر پر لاویگا۔ اس سے جنگ و اصلاح نہ کرنا کہ اِس مین تیری جان کا خطرہ ہے۔ جب طلسم کشا تجہہ کو جنگ

دست وبازو مین مغلوب کرے تو اِس شرط سے اطاعت قبول کرنا کہ میری محبوبہ
کو کلواط آہن تن کی قید سے رہائی دو۔ بس مین اِس خیال سے تیری خدمت مین آیا
ہون۔ اپنے لشکر مین جا اور طلسم کشا کے آنے کی جنابِ باری سے دعا مانگ۔
اپنا قصہ بیان کرکے شریف اِس درد سے رویا کہ صاحبقران بھی اُسکے
حال پر آبدیدہ ہوا اور شریف سے بعد مطالعہ لوح کہا۔ مجھکو کوہِ اصغر میرے
شریف صاحبقرانِ اصغر کو شہر شرف نگار مین لایا ملکہ [illegible]
ہزار جن وپریزاد کا بادشاہ ہے۔ بخلوصِ عقیدت صاحبقران سے ملاقات کرکے
اور تین دن شاہانہ دعوت کی۔ روز چہارم معہ لشکر ہمراہ صاحبقران
کوہِ اصغر کو روانہ ہوا۔ شریف پیشتر گیا اور کالوس کو جسم کشا کی خبر
کا مژدہ دیا۔ کالوس سخت گردن زیر کوہ آیا اور صاحبقران سے جنگ دست
بازو کی اور مغلوب ہوکر محبوبہ کی نجات کا خواستگار ہوا۔ صاحبقران اصغر
کالوس کے ہمراہ کلواط آہن تن کے مقام مین گیا۔ کالوس کے ساتھ بارہ
ہزار دیو کی جمعیت تہی۔ کالوط نے جو یہ سُنا کہ کالوس کسی جوان آدمزاد کو
جنگ وحرب کے واسطے لایا ہے تیس ہزار دیوان خونخوار کے ساتھ اُسکے
مقابل خیمہ زن ہوا اور دوسرے دن بذات خاص معرکہ جنگ مین آیا۔ جس
وقت کالوس نے اپنے رقیب کی صورت دیکھی خونِ غیرت نے جوش کہایا اور
باصرار صاحبقران اصغر سے اجازت لیکر حریف کے مقابل گیا۔ تین دن
کامل دونون دیوان کوہ پیکر حرب وضرب کرتے رہے۔ بآخر جنگ دست
وبازو مین در آئے۔ کالوط نے کالوس کو پرکاہ کی مانند سر سے بلند کرکے

جاتا تہا کہ گرد سر چرخ دے کر سطح زمین پر مارے کہ صاحبقران اصغر میدان
حرب مین پہونچا اور تازیانۂ طلسم کی چند ضربین مارین تو رت کلواط کی پشت
و پہلو پر مارین کہ اُسنے بیقرار ہوکر کالوس کو چہوڑ دیا اور ایک تختۂ سنگ
اٹھا کر بقوت تمام صاحبقران کے سر پر مارا - صاحبقران اصغر نے وہ ضرب
خالی دی اور بجواب اسکے شمشیر لسان الجان باین صفائی کلواط کی کمر مین
لگائی کہ اُسکے جسم ناپاک کے برابر دو حصے ہوگئے - کلواط کی ہلاکت کے بعد
اکثر دیو مسلمان ہوئے اور جنہون نے ابلیس پرستی سے انکار نہ کیا قتل ہوئے
صاحبقران اصغر نے کلواط کی حکومت بہی کلواس کو بخشی اور اُسکی محبوبہ سے
جسکا نام حمازہ بزرگ جشم تہا عقد کردیا - شریف نے حسن آرا پری سے ملکہ
صاحبقران اصغر کا شکر احسان ادا کیا اور باصرار شہر شرف نگار مین لایا

ایک دن شریف نوجوان نے ایک ورق تصویر صاحبقران اصغر کی نظر
اشرف سے گزرانا اور کہا - میرے والد نے عرض کیا ہے - مین اس سے
زیادہ اور کوئی تحفہ اپنی بساط مین نہین رکہتا - اگر حضور میرے غلام کی یہ نذر قبول
نہ فرمائین گے - تو مین اپنے کو خاص حضور کے روبرو ہلاک کردونگا - وہ تصویر
ملکہ شرف افزا پری ملک شرنین کی دختر کی تہی - صاحبقران اصغر نے ملک شرنین
کی خاطر سے یہ عقد منظور کیا - ملک شرنین نے تمام شہر کے آئینہ بند ہونے
کا حکم دیا اور ساعت سعید مین جملہ سرداران سلطنت کمال تزک و شان
اور تجمل و جلوس سے صاحبقران اصغر کو شہر مین لائے - قاضی نے حسب
شرع محمدی صاحبقران کا شرف افزا پری سے عقد باندہا اور خواجہ سرائیان

محل اعظم طلسم میں پہنچ گئے - اپنا مقصود دیکھنے کی ہمت کے وقت
ستورامت نے نکلی تو راہ میں جواہر ریز رشک فردوس داماد کے سر سے
نثار کیا - ایک اُن میں سے بیش بہا درِ صبح پوش سے ایک گوہر شب چراغ شریفہ
خاتون کو دیا اور کہا کہ خاتون الملک نے یہ گوہر تمہارے داماد کو بطور تحفہ
بھیجا ہے۔ شریفہ خاتون گوہر صاحبقران اصغر کے پاس لائی اور عرض کی
ہماری ولی نعمت ملکہ خاتون الملک نے جو مقابل کی شاہ نشین میں ہیں
یہ در نہایت بیش بہا رونق افزا ہے یہ گوہر شب چراغ حاصل کیا - آپکو حضور کے
بطریق ہدیہ بھیجا ہے - یہ سنکے شکریہ میں آداب و تسلیمات بجالا کر صاحبقران
اصغر اس کا متامل ہوا - بعد ازاں کہا - خیر خاتون الملک کی خاطر سے قبول کی -
لیکن شکریہ میں خود اُسکو ہمارے پاس آنا اور تسلیم و مجرا بجا لانا لازم ہے۔
شریفہ خاتون سرنگوں ہو گئی اور چپ رہ کے پھر آہستہ سے کہا ہم نے یہ
محمد واثق کہا ہے کہ اُس شخص کو اپنی صورت دکھائیں گے جو ہماری مراد و
حاجت کا کفیل ہوگا - ایک نجم شناس نے ہم سے کہا ہے کہ تمہاری عمر کی
ہے کہ تمہارا نصیبہ مقدر ایک جوان والا قدر بلند اقبال سے وقوع میں آئیگا
جسکی خدمت گذاری کے واسطے تمہاری مانند بلکہ تم سے بہتر صد ہا پریزادان
خورشید رو بطریق کنیزی حاضر ہیں اور اُسکا مہربان ہونا ایک شاہزادہ
سپہر قدر کی توجہ خاص پر موقوف ہے - تم صاحبقران روزگار و ہم فاتح
طلسم ہو شاید تمہاری سعی و تردد سے مراد مطلب بر آئے - صاحبقران اصغر
نے فرمایا - اصغر یا ہمارے پوش نے بھی شاید تمہاری ہی سفارش کی تھی - اگر

تم اپنے مطلوب کا نام و نشان بیان کرو۔ ہم تا بہ مقدور کوشش کرینگے بشرطیکہ وہ اہل دل ہو۔ پر۔ دہ نشین نے کہا۔ میرے مطلوب کے اہل دل ورحیم الطبع ہونے مین کلام نہین۔ البتہ یہ عیب ہے کہ وہ والا قدر بنی نوع انسان سے ہے اور انسان مین جزو مہر و وفا کا ہونا معلوم۔ یہ بہی واضح ہو کہ حضور اُسکے مقام و نام سے خود بخود واقف ہو جائینگے۔ صاحبقران اصغر کی طبیعت اِس اعتراض سے برہم ہوئی اور فرمایا۔ خلیفۃ اللہ کی اولاد کے حق مین الفاظ ناشایستہ کا استعمال کرنا کفر مین داخل ہے خصوص میرے روبرو کہ مین بہی خلقت انسانی سے ہون۔ اِس دفعہ اُس نازنین نے بلند قہقہہ مارا اور کہا۔ حضور برہم نہ ہون اور شرف انسان ہی سے عیش و عشرت کرین۔ روز سیوم مین بہی ساعت سعید مین شرف ملازمت حاصل کرونگی

روز چہارم علی الصباح صاحبقران اصغر نے بعد غسل و عبادت اُس شاہ نشین کے قریب جلوس فرمایا۔ کنیزون نے پردہ زنبوری بلند کیا۔ اور ایک تخت صاحبقران اصغر کے برابر بچہا دیا۔ خاتون الملک گلہائے خوشرنگ کی ایک گیند ہاتہ مین لئے ہوئے باین جلوہ ملایک فریب باہر نکلی کہ صاحبقران بے قرار ہو گیا۔ وہ حور لقا بہ ہزار کرشمہ و ناز تخت پر متمکن ہوئی۔ ایک پردہ باریک چہرہ ماہ مثال پہ افتادہ تہا۔ وہ بہی بار بار ہوا کے جہوکے سے یکسو ہو جاتا تہا۔ صاحبقران اصغر نے جس وقت اُس نازنین کی صورت بہ غور دیکہی صاف پہچان لیا کہ یہ وہی آفت جان ہے

جسکو مین نے عالم واقعہ مین خرابہ طلسم یعنے غولان دراز دم کے مقام
مین دیکھا تھا اور مین اُسپر عاشق ہو گیا تھا۔ آخر فرمایا۔ اے ملکہ۔ یہ طرفہ
بات ہے۔ مجھہ کو تم سے روز بروز الفت بڑہتی جاتی ہے اور تم بدستور
دوسرے کا اشارہ کیئے جاتی ہو اور پھر مجھہ کو ہی نلال بناتی ہو۔ خاتون الملک
نے کہا حضور نے خوب وقت اطلاع دی۔ کنیز کا اب بیان توقف کرنا
جایز نہین۔ ہو سکے تو میرے مطلوب کی اصلاح طبیعت کا ہر وقت اُسکے
ظاہر ہونے سے خیال رکھیئے گا

بعد جاںنے خاتون الملک کے صاحبقران اصغر نے شرف افزا پری سے
پوچھا۔ خاتون الملک کا اصل نام کیا ہے اور اُسکا دارالملک کہان ہے
اور وہ تمہاری افسر کس وجہ سے ہے۔ شرف افزا نے کہا۔ ہرگاہ خود
خاتون الملک نے باین ہمہ گرمی صحبت اپنا نام ونشان نہ بتایا پھر مجھے کیا
شایان ہے کہ مین کسی کی پردہ دری کرون۔ حضور لوح مکاشفہ کر دیکھین

صبح ہونا طلسم حوض و غمام شمالی آباد کا اور منعقد ہونا صاحبقران اصغر کا سہیلہ بانو سے

جس وقت صاحبقران اصغر نے بہ طریق معینہ لوح مکاشفہ سے مشورہ
چاہا عالم غنودگی مین پیر مرد ظاہر ہوا اور بعد سلام کہا۔ اے شکنندہ طلسم حکیم

استغراق ہے تو اس میں اس حسینۂ شمالی آباد کا طلسم حرفی و فرد ہم فرخ اور نالہ
الجبر زردہ پوش کو منتا دار تگ [illegible] ہاتھ کو اپنے قبضے سے آزاد کردو۔
صاحبقران اصغر نے فرمایا۔ میں اسی طرح کار بند ہونگا۔ مگر اول خیریت اس
پیر خورشید زلع کردو کہ خاتون الملک کہاں ہے اور وہ کس طلسم میں ہے اسکا تبیان ہو عاشق
اور مجھے اس سے کیونکر رغبت ہے۔ پیر مرد نے کہا۔ تمام عقبہ شمالی
آباد میں کس جا ہونگے اور اس [illegible] غرض گئے دیتا ہوں کہ [illegible]
ایسے ہو گئے ہو کہ جہان کوئی صورت نرم گرم دیکھی عاشق ہوگئے

صاحبقران اصغر حالت غنودگی سے عالم ہوش و تیقظ میں آیا اور
شرف نگار سے روانہ ہو کر کوہ اصغر پہ پہونچا۔ اس کوہ کے دامنہ
میں ایک عالیشان واقع تھا۔ صاحبقران اصغر اس عمارت میں داخل ہوا۔ تمام
روز و شب مہر و ماہ کی روشنی میں اس عمارت [illegible] میں قطع مسافت
کی [illegible] رسم [illegible] اور ایک باغ کی دیوار نظر آئی [illegible]
[illegible] اس باغ میں گیا [illegible] ایک [illegible]
[illegible]
[illegible] کشتی [illegible] سوار ہر طرف دریا کا سیر
تماشا دیکھتی پھرتی تھی۔ صاحبقران اصغر آواز بلند کیا را۔ او گوہر آرا [illegible]
[illegible] کس گنبد [illegible] کے گرد پھرتی ہے۔ دریا کے کنارہ پر آؤ اور دو چار ساعت ہم
صحبت گرم کرو۔ گوہر آرا نے کہا۔ شاید تو طلسم کشا ہے کہ علم غیب رکھتا ہے
اگر واقعی تو ہی من اللہ ہے تو بتا کہ کس سبب اور کس نے مجھ کو زندان دریا میں

نظر بند کر رکھا ہے۔ صاحبقران اعظم نے فرمایا تو عقرب جادو
کی قید مین گرفتار ہے۔ پری نے کہا۔ جب یہ حال جانتا ہے تو میری
کشتی کی سرگردانی موقوف کرنے پر بھی تو قادر ہوگا

صاحبقران اعظم نے ایک اسم بزرگ کشتی کی طرف پھونکا۔ کشتی
تیر خدنگ کی مانند کنارہ پر پہونچ گئی۔ صاحبقران اعظم نے گوہر آرا سے
اسکی حقیقت حال پوچھی۔ اُسنے کہا۔ مین گوہر شاہ جنی کی دختر ہون۔
وطن میرا پردہ قاف ہے عقرب جادو بزور علم سحر مجھکو اس طلسم مین
لے آیا اور جب مجھ سے روائے مطلب نہ ہوا اس کشتی مین قید کیا۔
تمام دن کشتی دریا مین پھرتی ہے شام کو کنارے پر قیام کرتی ہے مجھ
کشتی سے اُترنے کی ہرگز قدرت نہین۔ صاحبقران اعظم گوہر آرا کی حقیقت
سنکر اُس باغ مین ایک شجر کے پاس آیا۔ اُسکے برگ زرد اور پھول
سُرخ تھے اور بلندترین شاخ مین انار نخچہ زمردی رنگ لٹکا
ہوا تھا۔ اُس انار پہ ایک عقرب سیاہ دراز نیش چھپا تھا اور بہت تر
نیش ملا رہا تھا اور دو مار سیاہ و سپید بیخ درخت سے لپٹے ہوئے
تھے۔ صاحبقران اعظم نے ایک اسم بزرگ آہستہ سا پڑھکر با
آواز بلند کہا۔ اے ابیض جنی و اسود جنی۔ تم دونون مین جو شخص
خداپرست ہے میرے پاس چلا آئے۔ یہ سنکر مار سپید درخت سے
جُدا ہوا۔ مار سیاہ نے اسکو اس حرکت سے روکا۔ صاحبقران اعظم نے
ایک تیر بانگ بر عقرب سیاہ اژدر شکن کے نشتر پہ مارا۔ بروقت ضرب

عقرب کے نیش سے ایک شعلہ آتش نکلا اور اسی شعلہ نے عقرب اور مار سیاہ کو جلا دیا۔ مار سپید جو درخت سے جدا ہو چکا تھا اسی وقت غائب ہو گیا۔ ایک لمحہ کے بعد ایک مرد خوش رو صاحقران اعظم کے پاس آیا جسکا سر و سینہ زخمون سے منقش ہو رہا تھا۔ اُسنے وہ انار رسیدہ نذر گذرانا اور عرض کی۔ میرا نام ابیض جنی ہے اور میرے شریک خدمت مار سیاہ کا نام اسود جنی تھا اور عقرب جادو طلسمی تھا مین خدا پرست ہون اور اسود ابلیس پرست تھا۔ مین بانیان طلسم کی جانب سے اِس خدمت پر مامور ہوتا آیا ہون کہ یہہ انار طلسم کشا کی خدمت مین پیش کرون۔ الحمدللہ مین آپکی خدمت بجا لایا اسوجہ رخصت ہوتا ہون

صاحقران اعظم نے انار طلسمی گوھر آرا پری کے ہاتھہ مین دیا۔ اور کہا اپنی سرگذشت پھر بیان کرو۔ گوھر آرا پری نے اپنی حقیقت لفظ بلفظ بیان کی۔ صاحقران اعظم نے فرمایا۔ اب تم کوئی جملہ دروغ کہو۔ پری نے ایک قصہ بے اصل بیان کیا۔ انار وسط سے شق ہوا اور ایک صورت حسینہ غنچہ دہان بیدندان اُسکی آلودگی مین نظر آئی۔ جب صاحقران اعظم کے حکم سے گوہر آرا نے مضمون واقعی بیان کیا وہ صورت ایسی مندمل ہوئی کہ خط تک باقی نہ رہا۔ صاحقران اعظم نے فرمایا۔ اے گوہر آرا یہ انار اِس مراد سے بانیان طلسم نے پیدا کیا تھا کہ طلسم کشا متکلم کی راست و دروغ کا امتحان کرے۔ بحمد اللہ کہ تمنے

اپنا حال واقعی بیان کیا تھا

شام کے وقت عقرب جادو آیا اُس نے جو صاحبقران سے گوہر آرا پری کو گرم صحبت دیکھا سحر خوانان قریب آیا۔ جب اپنے اعمال ناپاک کا کچھ ظہور نہ دیکھا قریب تر آ کر ایک ضرب تیغ بیدریغ صاحبقران کے سر پر لگائی صاحبقران اصغر نے بہ فنون سپہ گری شمشیر جادوگر کے ہاتھ سے چھین لی۔ اور دست گرفتہ شہرخ کلان گرد سر چرخ دیکر بضرب سخت زمین پہ مارا اور سر ناپاک اُسکا جسم پلید سے جدا کیا۔ بعد ازان اُسکا بازو چاک کیا اور ایک لوح آہنی نکالی

بعد ہلاکت عقرب جادو کے صاحبقران اصغر تین روز و شب گوہر آرا پری سے عیش و عشرت میں مشغول رہا۔ زان بعد اُسکو رخصت وطن دی اور بحکم لوح مکتوبہ لوح آہنی کو تین بار اُس دریا میں غوطے دیکر پیکان تیر پہ باندھا اور وہ تیر دریا میں مارا۔ بمجرد اس عمل کے اس شدت کا طوفان باد تند شروع ہوا کہ تمام دریا تہ و بالا ہو گیا۔ اور جس قدر ہوا چلتی تھی اُسی قدر آب دریا خشک ہوتا جاتا تھا تا آنکہ دو ساعت کے عرصہ میں ایک قطرہ آب بھی نہ رہا اور ایک گنبد سیاہ اور عجیب جس کی تعمیر سنگ زرد رنگ سے تھی دریا کے وسط حقیقی میں نظر آیا۔ گنبد کے دروازے پر ایک مرد زنگی الاصل قوی ہیکل نمرود شمشیر کلاہ کمند در بر دست لئے بہ مہابت تمام و صلابت لاکلام استادہ

تھا۔ اُسنے جو صاحبقران کو دیکھا جست زنان قریب آیا اور وہ عمود
پارہ کو نہایت زور سے صاحبقران کے سر پر مارا۔ صاحبقران اصغر
نے عمود نگار سرخ چشم کے ہاتھ سے چھین لیا اور اُسی عمود کی ضرب سے
اُس بدبخت کو نقش زمین کر دیا۔ وہی عمود در گنبد کی کلید تھا۔ صاحبقران
اصغر دروازہ کھولکر گنبد مین داخل ہوا۔ اُس مین ایک راہ مسقف نظر
دار نظر آئی۔ ہزار قدم شماری کے بعد ایک دوسرے دروازہ پر پہونچا
اُس دروازے پر ایک شیر ببر بیٹھا تھا۔ جسکے تنومندی دروازہ کی قفل بندی
سے کم نہ تھی۔ اُس حیوان درندہ نے بھی صاحبقران اصغر پر حملہ کیا اور
شمشیر آتشبار کش سے ہلاک ہوا۔ بروقت ضرب شمشیر شیر کے جسم سے
ایک شعلہ آتش نکلا اور اُس شعلہ نے شیر کے جسم کو جلا کر خاکستر
کر دیا۔ تودہ خاکستر مین سے ایک استخوان خورد بصورت کلید نکلی۔
اُس کلید سے دروازہ دویم کا قفل کھولا اور دروازہ مین قدم رکھا۔
در سیوم پر ایک فیل سفید رنگ کو قتل کیا اور چہارم و پنجم و ششم
پر غول و خرس و میمون حربہ ہاے مختلف سے معرض ہلاکت مین آئے۔
در ہفتم پر ایک عفریت منار قامت کو جو پیکر عجیب الخلقت کو ہلاک
کیا جسکا تنہ بالا بعینہ ہاتھی کی صورت اور تنہ پائین انسان کی مانند
تھا۔ بعد قتل ہونے ہر ایک حیوان کے بہ ترکیب مختلف دروازہ
کا قفل کھلتا تھا۔ ہرگاہ عفریت کو قتل کرکے جسکا درباش جادو نام
تھا دروازہ ہفتم مین قدم رکھا ایک مکان عالیشان [illegible]

مرنج دیکھا۔ اُسکے صحن مین دریائے زخار پُرشور تمام رواں تھا اور ایک
نہنگ طویل القامت صندوقچہ یاقوت زرد رنگ موںھ مین لیئے ہوئے
دریا مین ہر طرف پھر رہا تھا۔ جس وقت نہنگ کی نظر صاحبقران پر گئی
دریا مین ایسا غوطہ مارا کہ پھر باہر نہ نکلا۔ صاحبقران اصغر نے لوح مکاشفہ سے
ایک اسم بزرگ تعلیم پایا تھا۔ صاحبقران اصغر نے وہ اسم پڑھا۔ جب حد
نصاب کو پہونچا نہنگ صندوقچہ دار نے پانی سے سر باہر نکالا صاحبقران
اصغر نے ایک تیر بآئین نادر اندازی نہنگ کی چشم راست پر مارا کہ
ترازو ہو گیا۔ نہنگ نے بار دگر دریا مین غوطہ لگایا اور ایک لمحہ کے بعد
پھر پانی سے نکلا۔ صاحبقران اصغر نے اسکی دوسری چشم پر تیر مارا۔
نہنگ ضرب دویم سے بر پشت سطح آب پر روانہ ہو گیا۔ صاحبقران اصغر
شمشیر کشان دریا مین گیا اور نہنگ کو بطریق گوسپند خنجر سے ذبح
کیا۔ نہنگ کے حلق سے مثل فوارہ اس قدر خون جاری ہوا کہ تمام دریا
خون سے رنگین ہو گیا۔ صاحبقران صندوقچہ لیکر بجلدی تمام کنارے
پر آیا۔ اور اُسے کھولا۔ صندوقچے سے ایک کاغذ منقش نکلا۔ اس
کاغذ کو آب دریا مین خوب دھویا۔ اُس مین تمام نقشہ حرز طلسم
کا بنا ہوا تھا اور ابھی منقوش تھا۔ جس قدر کاغذ کے نقش باطل ہوتے
تھے اوسی قدر آوازہائے ہولناک بہرہ خراش کان مین آتی تھین
اور پانی دریا کا صاف و شفاف ہوتا جاتا تھا۔ جب کاغذ پر کسی نقش
کا نشان باقی نہ رہا دریا آمیزش خون سے بالکل پاک ہو گیا صاحبقران

انھون نے اُس کاغذ کو آگ مین جلا دیا اور خاکستر اُسکی دریا مین
پھینک دی بر وقت اِس عمل کے دود غلیظ زرد رنگ دریا سے
متصاعد ہوا اور طرفتہ العین مین سقف مکان کے منافذ سے
باہر نکل گیا - اول اُسی طرح آوازہاے ہولناک کا شور مچا - آخر ایک
کشتی نہایت مکلف و پاکیزہ بالاے آب آئی - صاحبقران اصغر
کشتی مین سوار ہوا - کشتی وسط دریا مین پہونچکر چرخ زدہ غرق ہوگئی
چند لمحہ کے بعد صاحبقران اصغر نے آنکھہ کھولی اپنے کو کشتی مین
سوار اور اُس حوض گلاب مین دیکھا جو شمالی آباد کی سرحد مین واقع
تھا - اُسوقت جوق جوق پریزادان حور تمثال باساز ہاے ہندی و
ولایتی حوض کے گرد و پیش جمع تھین - جسوقت اُن ماہ پیکرون نے
صاحبقران کو دیکھا بالاتفاق ساز ہاے خوش آواز بجاے اور بہ آواز
دلکش ترانہ مبارکباد گایا - اُن پریزادون کے عقب مین ایک
لشکر استادہ تھا اور لشکر سے پیشتر ایک شخص ریش سپید تاجدار
اور دوسرا شخص مرتاض لباس درویشی پہلو بہ پہلو تخت روان
پر سوار تھے - ایک طرف صدہا نازنینان پریزاد زرد رنگ ضعیف
و زار جو اول جانوران خوشرنگ کی صورت تھین صف بہ صف استادہ
تھین - صاحبقران اصغر نے بادی النظر اُس درویش کو پہچان لیا
درویش مذکور بھی تخت پر سے اُترکر تسلیم و آداب نیاز شاہانہ بجا لایا
اور ملکہ الیعہ زرد پوش حاکم شہر شمالی آباد کو نذر ست و ...

سرفراز کرایا

صاحبقران اصغر کشتی سے اترا کشتی حوض مین غرق ہو گئی اور ایک دیو زرد رنگ ارہ پشت نہنگ کندھے پر رکھے ہوئے حوض سے باہر نکلا اور آواز گردون شگاف تہدید کر کے حربہ اپنا بہ ضرب سخت صاحبقران کے سر پر مارا۔ صاحبقران اصغر نے اُس ضرب کو بآسانی دفع کیا اور حوض مین باین صفای دست شمشیر لسان الجان اُس دیو بدست کی کمر مین ماری کہ دو لخت ہو گیا۔ ہرگاہ کہ دیو زرد رنگ کا خون ناپاک حوض مین داخل ہوا تاریکی زمین و آسمان پر محیط ہوئی بعد برطرف ہونے ظلمت طوفان کے حوض مین ایک قطرہ آب نظر نہ آیا۔ صاحبقران اصغر نے جملہ سپہ نیز ادان اسیر طلسم کو اُنکے اوطان کی رخصت دی۔ ملک الیسر و درویش مغزلی نے صاحبقران کو تخت روان پر سوار کیا اور خود پیادہ پا ہمراہ ہوئے

اثنائے راہ مین صاحبقران نے دیکھا کہ ایک مرکب عربی نژاد پیشا پیش تخت کے چلا جاتا ہے۔ اُسکے سر پر ایک کلغی مرصع نگار لگی ہوئی تھی۔ اسی طرح تمام ساز وسامان شاہی سے آراستہ تھا صاحبقران اصغر نے درویش مغزلی سے اُس توسن خوشخرام کا حال پوچھا۔ درویش نے کہا یہ مرکب شاہزادہ مہران سپہر طلعت بن آفاق شاہ کی سواری کا ہے۔ نقشبات طلسمی سے پلہ ہو کر اس سرحد مین پہونچا۔ چونکہ وہ زردطلسم کی عزت کرتا ساکنین طلسم کی ایک عادت

مستمرہ ہے اِس لیے اِسکا بہی احترام کیا جاتا ہے - صاحبقران اصغر نے پوچہا تم کب یہان آئے اور کس طرح تمکو میرے آنیکا وقت معلوم ہوا - درویش مغربی نے کہا - جس وقت حضور ظاہر طلسم جبلی آباد سے باطن طلسم شمالی آباد کی طرف متوجہ ہوئے مین یہان حاضر ہوگیا اور بروز وقت اول علم نجوم سے اور گذشتہ شب رویائے صادق سے دریافت ہوا - اب حضور مجہکو رخصت دین کہ ملکہ سہیلہ بانو کو شہر کی تشریف آوری کا مژدہ دون جس سے حضور کا عقد مانند دیگر سرحد داران کے ایک امر تقدیری ہے - صاحبقران اصغر نے فرمایا - تم شوق سے سہیلہ بانو کے قصر کو تشریف لیجاؤ مگر یہ تو فرماؤ کہ خاقان الملک کون ہے - درویش مغربی نے فرمایا - اِس امر کو لوح مکاشفہ سے دریافت کرنا مناسب ہے - صاحبقران نے فرمایا - لوح مکاشفہ سے اِسی قدر دریافت ہوا کہ اُسکا حال شمالی آباد مین خود بخود ظاہر ہوجائیگا - درویش نے کہا - پہر جلدی کیا ہے - ارج کا فرمودہ ضرور پورا ہوگا

درویش مغربی کے جانے کے بعد صاحبقران اصغر سیر و شکار مین مشغول ہوا - لیکن بار بار خاقان الملک کا خیال آتا تہا ایکدن اثنائے شکار مین درویش مغربی کا رقعہ صاحبقران کے پاس آیا کہ حضور بہ یمنیت و اقبال ملکہ سہیلہ بانو کے قصر مین رونق افروز ہون صاحبقران اصغر سہیلہ بانو کے قصر کی طرف روانہ ہوا - ملکہ الیسع جو خادم و حشم ہمراہ رکاب تہا - تہوڑی دیر مین ملکہ شہر پہنچی تو تشریف لیجا رہی تو

سکالوسس سخت گردن دیو ملازمت عالی سے سرافراز ہوئے - ہر گاہ صاحبقران بہ شوکت وجلوس سلیمانی ملکہ سہیلہ بانو کے قریب قصر پہونچا جبکا قصر اصفر نام تہا درویش نے مراسم استقبال وتعظیم بجا لاکر لشکر اور ہمراہیان کو زیر قصر اقامت کا حکم دیا اور صاحبقران کو قصر مین لے گیا اور دیوان خاص مین ٹہرایا - صاحبقران اصغر صبح وشام پریزادان مہوش کے رقص وسرود کا تماشا دیکہتا تہا اور یاران جلسہ سے حرف وحکایات مین مشغول رہتا تہا مگر ملکہ خاتون الملک کا تصور ہر دم ستاتا تہا - تا آنکہ شب عروسی درویش مغربی نے صاحبقران کا عقد ملکہ سہیلہ بانو سے باندہا اور ملک الیسر اور ملک بشر فیین دونو گواہ ہوئے

بعد اختتام رسوم عقد خواجہ سرایان محلی صاحبقران کو محلسرا مین لے گئے اور تخت رفعت پہ متمکن کیا - مگر خلاف دستور عروس تخت پہ موجود نہ تہی - صاحبقران اصغر نے مستورات محل سے عروس کے موجود نہ ہونے کا باعث پوچہا - شرف افزا نے کہا - شہزادی - اصل حقیقت یہ ہے کہ ملکہ خاتون الملک عروس کے آنے مین مانع ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ صاحبقران حسب وعدہ شادی میری مراد بر لائین - صاحبقران اصغر نے جو خاتون الملک کا نامہ سربستہ آیا تھا سر دسینہ سے کہینچی اور فرمایا - اے ملکہ شرف افزا خاتون الملک کو ملکہ سہیلہ بانو سے کیا تعلق - شرف افزا نے کہا - خاتون الملک اور ملکہ سہیلہ بانو میں باہم اس قدر اتحاد ہے کہ گویا ایک جان و دو قالب ہین اس وجہ سے خاتون الملک بیشتر اوقات اس قصر دلکشا مین رہتی ہے

ہنوز یہ گفتگو ہو رہی تہی کہ خاتون الملک کنیزان زرین لباس کے حلقہ مین بہزار غمزہ و ناز آئی اور اُسی تخت پر صاحبقران کے پہلو مین بیٹہہ گئی - ایک پردۂ باریک رُخ انوار پر افتادہ تہا - اُسنے بہ نگاہ جادو خیز و بہ لب خندہ ریز کہا اے شہریار عمیم الاحسان - اول حضور مجہہ مراد مند کا کام انجام دین بعد ازان عروس کے ساتہہ ہم آغوش ہون - صاحبقران اصغر نے فرمایا - اگر بالمشافہ اپنا دیدار خورشید انوار دکہاؤ گے - ہم بہی وعدہ کا ایفا کرین گے خاتون الملک نے بدست خود وہ پردہ باریک چہرہ پر سے ایک طرف کر دیا - یہ معلوم ہوا کہ ماہ تابان حجاب سحاب سے باہر نکل آیا - صاحبقران اصغر نے غلبہ شوق سے آہ سرد کا نعرہ مارا - خاتون الملک نے کہا - ہمین حضور کی آہ سرد کی علت معلوم نہ ہوئی - اگر طبیعت عالی مجہہ کنیز کی طرف متوجہ ہوئی ہے - زہے خوش نصیبی میری - الّا انصاف یہ ہے کہ حضور سہیلہ بانو کا ہاتہہ میرے مطلوب کے ہاتہہ مین دے دین - صاحبقران نے فرمایا - خبردار بار دگر ایسی گفتگو بیہودہ نہ کرنا - ہم تمکو اور سہیلہ بانو دونون کو اپنے تصرف مین لائین گے اگر کوئی شخص زید و بکر اس معاملہ مین مجہہ سے دعوی کریگا - رخت ہستی اپنا عالم نیستی کو باندہے گا - خاتون الملک مسکرائی اور کہا مین حضور کے ارشاد سے متنبہ ہوئی - مگر حضور بہی ایسا حکم میرے مطلوب کے حق مین زبان سے نہ فرمائین - وہ جوان والاقدر شجاعت مجسم ہے - کیا مجال کسی جن و بشر کی کہ نگاہ تیز سے بہی دیکہے - اِس گفتگو سے صاحبقران اصغر زیادہ تر برافروختہ ہوا اور کہا وہ جوان کس مزبلہ کا سگ خارشتی ہے کہ ہمارے روبرو تمہارے

عشق و محبت کا دم مارے - اس دفعہ خاتون الملک آواز بلند ہنسی اور کہا
حضور اپنی زبان کو لگام دین - جس وقت میرے منظور نظر کی صورت دلپذیر
دیکھو گے - اپنے قول سے بہت پشیمان ہو گے - صاحبقران اصغر نے فرمایا کہ آخر
معلوم ہو کہ اصل مین وہ کون ہے - اب ہمین ایک نظر اُسکا دیکھنا لازم آیا
اگر نفس الامر تمہارے بیان کے موافق ایسا ہی صاحب مرتبہ و حسین و وجیہ
ہے - بے تامل تمہارا ہاتھ اُسکے ہاتھ مین دیدین گے - خاتون الملک نے کہا
اُسکی تصویر صحیح مثل حرز جان مین اپنے پاس رکھتی ہون - اگر ناگوار خاطر نہ گذرے
وہ تصویر مقبول دل و دیدہ آپکو دکھاؤن - بروقت استماع اس جملہ کے صاحبقران
شدت غیظ و غضب سے کانپنے لگا اور فرمایا - وہ تصویر جلد پیش کرو - خاتون الملک
نے ایک ورق تصویر سینہ بند سے نکالکر صاحبقران کے ہاتھ مین دیا - ہرگاہ
اُس ورق تصویر کو صاحبقران اصغر نے بچشم غور دیکھا - فوراً پہچان لیا کہ میری
تصویر ہے اور تصویر بہی کہ گویا غولان دشتی سے جنگ و حرب کے وقت
کہینچی گئی ہے - صاحبقران اصغر نہایت متحیر ہوا اور کہا - اے خاتون معلوم
ہوا کہ تمہارا مطلوب مین ہون اور تم سمہیہ بانو ہو - مگر یہ کہو کہ اس نیرنگ سازی
و شعبدہ بازی کا کیا حاصل - ملکہ سمہیہ بانو خندہ زنان صاحبقران کے سینہ
سے لپٹ گئی - صاحبقران اصغر نے بہی مثل جان عزیز اُسکو بغل مین تنگ
دبایا - مستورات محل یہ تماشا دیکہکر ایک طرف ہو گئین اور وہی مقام
خلوت خانہ ہو گیا

صاحبقران اصغر دو ہفتہ ملکہ سمہیہ بانو سے عیش و نشاط مین مشغول

رہا ہے گا ہے گاہے شرف افروز پری بہی فیض ہم آغوشی حاصل کرتی تہی ایک دن میں سر وربین صاحبقران اصغر نے فرمایا - اے خاتون حیلہ ساز - اپنی شعبدہ بازی کی صحیح کیفیت بیان کرو - سہیلہ بانو نے کہا - جب میں نے تمہاری اور زہرہ لقا و ماہ لقا کی مجالس ناز و نیاز کی داستانیں سُنیں بہ بازوے عجلت درویش خضر کی خدمت میں گئی - درویش نے ایک اسم مجہہ کو بتایا - اور فرمایا - اِس اسم الہی کی برکت سے تجہہ کو باطن طلسم میں جانے کی قدرت حاصل ہوگی - وہان اخضر پلاس پوش سے ملنا جو تمہاری قوم میں ایک مرد مرتاض عبادت گذار ہے - میں باطن طلسم میں اخضر کی خدمت میں پہونچی - اُسنے مجہہ کو ایک اسم بتایا - میں نے صبح و شام وہ اسم اعظم پڑہا اور مجیب الدعوات سے اپنے انجاح مطلب کی دعا مانگی دعا میری قبول ہوئی اور تم نے خواب میں مجہہ کو دیکہا اور میری شکل زشت پر بہ دل وجان عاشق ہو گئے

روز پانزدہم صاحبقران اصغر محلسرا سے نکلا اور دیوان عام میں تشریف لایا درویش مغربی و ملک الیسر و دیگر اہالی طلسم نے مبارکباد دی - صاحبقران اصغر نے بعد غسل واداے دوگانہ نماز حاجت لوح کو سینہ سے لگایا پیر مرد سرخ پوش عالم مراقبہ میں تشریف لایا اور بعد عرض مبارکباد طلسمات حیار گانہ کہا - خالق ہژدہ ہزار عالم نے تین نوع کے اجنہ پیدا کئے ہیں - اُنکی زاد سعادت - جس قدر اجنہ تم نے کائنات طلسم میں دیکہے ہیں وہ تمام طبقہ زادتی میں داخل ہیں - وہ کہاتے پیتے عیش و عشرت کرتے اور

بنی نوع انسان سے رشتہ داری کرتے ہین بلکہ بعض اجنہ اس طبقہ کے دیوؤن سے بھی سلسلہ قرابت جائز رکھتے ہین - اجنہ طبقہ متوسط وہ ہین کہ بجز اپنے نوع و کفو کے اور کہین رشتہ نہین کرتے مگر کھاتے پیتے ہین اجنہ طبقہ اکل و شرب کے محتاج نہین ہین - اُنکو بوئے طعام و شراب بس ہے - اِس نوع کے اجنہ دس ہزار برس تک زندہ رہتے ہین - میرا والد بزرگوار ظفران زاہد اُسی جنس اعلی سے ہے - جس وقت حکیم اشراق رحمۃ اللہ علیہ نے یہ طلسم عالی منازل ترتیب دیا - میرے پدر سلطان ظفران جنی کو مسخر کیا اور بعد تفویض کرنے لوح طلسم کے فرمایا - اے ظفران جب طلسم کشا معمورہ طلسم مین تشریف لائے اور وہ مؤید من اللہ حسب ہدایت لوح طلسم کو سینہ سے لگائے - تم اُسکو بہ صدائے غیبی رہنمائی کرنا - یا عالم مکاشفہ مین ظاہر ہوکر حصول مقصود کا طریق بتانا - میرے پدر بزرگوار نے حکیم صاحب کا ارشاد بہ طوع و رغبت قبول کیا - میرے باپ ظفران زاہد کے چار فرزند رشید ہین - از انجملہ ایک مین ہون - میرا نام حیاتو جنی ہے - اُس زمانہ مین میری عمر چھ برس کی تھی اور اب قریب چھ ہزار برس کے ہوپہنچی ہے - میرے برادران نیک سیر کے نام صفنوس و دنافوس و مفنوس ہین - سلطان ظفران نے [illegible] ہم چارون نے ذمے کی [illegible] رکھا - ہم نے موافق حکم [illegible] اپنے نور نظر کو [illegible] کر دیا - تمہارے بھائیون سے بھی اب کوئی بھائی تمکو نظر نہ آئیگا - طلسم [illegible]

میرے پدر والا قدر سے تعلق رکھتی ہے اور ظفران زاہد سے تمہاری ملاقات کا ہونا ریاضت شاقہ پہ موقوف ہے اور وہ ریاضت بجز زیارت گاہ حکیم اشراق اور کسی مقام غیر مین نہین ہوسکتی - حکیم مغفور کا باغ ریاضت بہ قدم انسانی چار منزل ہے - بدولت و اقبال اُس باغ فردوس نشان مین تشریف لیجاؤ اور ان چارون رئیسان سرحد دار طلسم ملکہ کل عمائد امرائے طلسم کو ہمراہ رکاب لو - جب اِس مقام برکت خیز فیض بخش مین پہونچو - اول موشکر گنبد ریاضت کا طواف کرنا - بعد ازان دو ہفتہ کامل ریاضت گاہ مین فلان اسم جلیل بہ ترکیب معینہ پڑہنا - بعد اختتام اوراد اسم بار دگر لوح مکاشفہ تمکو رہنمونی کریگی - اگر اثناے اوراد خوانی مین سہواً بہی کسی دن لوح کے دیکھنے کا قصد کروگے پہر تا قیامت ہدایت لوح کی توقع نہ رکہنا - یہ بہی نصیحت کرتا ہون کہ لوح طلسم سے کسی وقت غافل نہ ہونا - عالم طلسم ملکہ دنیا مین دوست کم دشمن زیادہ ہین

بعد بیان کرنے اِس عبارت کے حیاؤس جنی نظر سے غائب ہوگیا -

صاحبقران اصغر بہی حالت غنودگی سے ہوش مین آیا اور درویش مغربی کو بلا کر حقیقت خواب بیان کی - اُسنے کہا مبارک ہے - مین درویش مشرقی کے پاس جاتا ہون - وہ بزرگ اپنی مشکلین ظاہر و باطن طلسم کو اور مین اپنی سمتون کے عمائد کو حسکم عالی سناتا ہون - ہرچند کہ خورشید لقا زہرہ لقا کے تنازع مین حق بجانب پہر سے تہا لیکن بہتر یہی ہے کہ مین اُس کے پاس جاؤن - اور بعد صفائی فیما بین ہم دونو امر مرجوعہ کو بانا تفاق انجام دینگا

صاحبقران اصغر نے درویش مذکر کی صفائی طینت کی ستائیش کی اور
اسکو رخصت کرکے ہرچہار شاہان چار سمت طلسم کو طلب نامے بھیجے
دوسرے روز ملکہ سہیلہ بانو کو پردہ قاف کے جانے کی رخصت دی
اور خود مع لشکر و ہمگناہ ریاضت گاہ کی طرف نہضت فرمائی - اثنائے
راہ مین ہر طرف سے عمائد ظاہر و باطن طلسم آتے تھے اور لشکر صاحبقرانی
کا شمار بڑھاتے تھے حتی کہ جب صاحبقران اصغر نے فوج ظفر موج کی موجودات
لی - سات لاکھ ستر ہزار انسان شمار مین آیا

ماجرے ملکہ رضیہ سلطان شہنشاہ طلسم حکیم اشراق

اس داستان فرحت نشان کے ناظرین نے یہ جملہ فراموش نہ
کیا ہوگا کہ جس وقت درویش ذاکر مذکر مین مہران طلعت دکو کہ سوشن
تن کے باعث نزاع واقع ہوئی ملکہ رضیہ سلطان حکیم اشراق روشن ضمیر
کے حکم سے پردہ قاف کو چلی گئی - اُسکا باپ شہر نوس کبھی ایک مذکر
دیو و پریزاد کی حمیت سے قلعہ چہارم مین باستقلال تمام سلطنت کرتا ہے
اور اُسکے دار الملک کو استبرق نگار کہتے ہین - اُس شہر کا حصار ایسے
سنگ سبز تجلی کا بنا ہوا ہے کہ اگر اُسے زمرد حصار خطاب دین بجا ہے
اِس حسینہ و فہیمہ ملکہ کی تفریح طبع کے واسطے استبرق نگار مین

ہی کچھ کم اسباب عیش و تفرح موجود نہین ہین - مگر یہ خیال ہر وقت لگا
ہوا ہے کہ طلسم کشا سے دامن بندی ایک امر تقدیری ہے اور نہین معلوم
کہ وہ انسان ذی شان کس مزاج و طبیعت کا ہے - اُسکی ایک حقیقی خانزاد
خواہر ہے زکیہ سلطان نام - وہ بہی حسن و جمال و وضع و خصائل مین ملکہ
رضیہ سلطان سے درجہ کم نہین رکھتی - چنانچہ رضیہ کا شاہ بانو لقب ہے
تو زکیہ کا ماہ بانو اور اتحاد خصائل کے سبب سے رضیہ کو زکیہ سے کمال محبت
ہے اور ہرچند کہ خورشید لقا و زہرہ لقا و ماہ لقا و سہیلہ بانو ملکہ رضیہ سلطان
کی مقرب و مشیر ہین مگر فی الواقع ماہ بانو ہی محرم راز ہے - ایک دن اثنا
صحبت مین شاہ بانو نے زکیہ سے فرمایا - اے خواہر گرامی قدر - آیا تجھکو
کچھ آگاہی ہے فاتح طلسم کس صورت و شان کا انسان ہے اور اُسکا جوش
اخلاق و محبت کس درجہ پر ہے قطع نظر شہرت عام کے حکیم اشراق روشن
ضمیر نے مجھکو عالم واقعہ مین خبر دی ہے کہ بحسب مشیت الہی و تقدیر
طلسمی وہی جوان والاقدر میرا زوج ہے - اِس سے دل کو نہایت وحشت
ہوتی ہے - بار بار یہ خیال گذرتا ہے کہ اگر ایسا ہوا میری اور اُس جوان آذرام
کی موافقت مزاج نہ ہوئی - پہر یہ زندگی بدتر از مرگ ہو جائیگی - زکیہ
سلطان نے کہا - تمہارا یہ خطرہ دل بیجا نہین ہے - درحالیکہ حکیم اشراق
جیسا روشن ضمیر ایسا مشہور ہے - پھر ممکن نہین کہ تم دونون مین ناخوشی
واقع ہو - ہنوز یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک چیرہ نے آکر اطلاع دی کہ حکیم
اشراق تشریف لاتے ہین - ملکہ رضیہ سلطان نے کہا - اے ملکہ آفاق [illegible]

ضمیمہ اخبار رہبر ہند مطبوعہ ۱۱ فروری سنہ ۱۸۹۵ء

حکیم اشراق کے۔ روضہ منورہ میں تشریف لایا اور حافظ حبشی روضہ دار نے مثل نازنان عقیدت کیش شرف ملازمت حاصل کی۔ زکیہ سلطان شوخ طبع نے بلب خندہ ریز کہا۔ مبارک ہو۔ نام خدا خریدار آپہونچا۔ ملکہ شاہ بانو نے پوچھا۔ اے حمرانہ تو نے اُس جوان کو بچشم خود دیکھا۔ بیان کر کہ حسب قیافہ کس صورت و شان کا انسان ہے۔ حمرانہ نے صاحبقران کے حسن جہان آرا و وسعت اخلاق کی توصیف میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ باستماع اس کے ملکہ رضیہ سلطان کا دل مثل گُل شگفتہ ہوگیا اور حمرانہ کو بالاستقلال چالیس پریزادوں کی جمعیت سے صاحبقران کی خبر و اخبار پر متعین کیا

ہرگاہ صاحبقران اصغر نے طلسم باطن شہر نو آباد فتح کیا اور محفوظ و نگرنگ کو اپنے تصرف میں لایا۔ حمرانہ مخبر نے ملکہ رضیہ سلطان کو مفصل خبر پہونچائی بروقت استماع اس خبر کے بہ تقاضائے خلقت نسوانی ملکہ شاہ بانو کے رُخ انور کا رنگ متغیر ہوگیا اور زکیہ سلطان سے فرمایا۔ اے خواہر بہ گوش ہوش سن حمرانہ کیا ماجرا بیان کرتی ہے۔ اگر وقار و تمکنت انھیں حرکات کا نام ہے جو اُس آدمزاد سے ظہور میں آئیں

گذشتم از سر مطلب تمام شد مطلب

زکیہ سلطان نے کہا۔ طلسم میں جس قدر عورتیں آزاد ہیں طلسم کشا کی کنیز و پرستار کا حکم رکھتی ہیں اور کنیزوں پر متصرف ہونا شرعاً و عرفاً ممنوع نہیں ہے مگر تمہارے حق بجانب ہے۔ نقولے

چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد

چند روز کے بعد جمرانہ پری خبر لائی کہ شرقی آباد مین صاحبقران کا
عقد حسب شریعت اسلام خورشید لقا سے وقوع مین آیا - اس خبر ہوش
ربا سے ملکہ رضیہ سلطان کی طبیعت نازک زیادہ برہم ہوئی - زکیہ سے
فرمایا - خوب ہوا کہ اس بندہ نفس کا عقد بھی ہوگیا - زکیہ نے کہا - اے ملکہ
خوبان قاف - میرا خیال یہ ہے کہ اُس موید من اللہ کا اسی طرح زہرہ لقا ماہ لقا
وسہیلیہ بانو سے نوبت بہ نوبت عقد ہو اور مرات انقلاع مین تمکو اپنے
تصرف مین لائے - دوسرے دن خورشید لقا ملکہ طلسم کی خدمت مین پہونچی
ملکہ نے ناراضی کے باعث اُسکو اپنے پاس نہ بلایا اور جب زکیہ کی فہمائش
سے بلایا تو بہ عتاب پیش آئی اور کہا او عورت صاف دیدہ اول تو نے
مہران مہر طلعت اور کوکبہ روشن تن کے معاملہ مین وہ فساد عظیم برپا کرایا آخر
آخر اُس جوان طلسم کشا کے ساتھ بے غل وغش ہم آغوش ہوئی طرفہ تر یہ کہ
پھر بہ صفائے قلب میرے پاس چلی آئی - خورشید لقا نے دست بستہ عرض
کی اے ملکہ آفاق مجھ کنیز کے حق مین جو عتاب فرماؤ عین انصاف ہے
مگر حقیقت یہ ہے کہ اس معاملہ مین مین بے تقصیر محض ہون - ہرچند انکا
کر قدسی درویش مشرقی نے مطلق توجہ نہ کی اور فرمایا - ہم اپنی طرف سے
خیر سکندر صاحبقران کے تقریب عقد مین واسطہ نہین ہوتے - ہمین پُشت
در پشت بانیان طلسم کا حکم ہو گیا ہے کہ ہر چہار سمت کے طلسم فاتح طلسم سے
بہ عقد شرعی منعقد ہونگی - بعد ازان ملکہ طلسم سے طلسم کشا کا صیغہ عقد عمل مین
آچکا - از سجا کر شہزادہ بانو کو خورشید لقا کے ساتھ صاحبقران اصغر کا منعقد

ہوتا بالطبع ناگوار خاطر تھا اِس عذر واقعی سے زیادہ تر افروختہ ہوئی اور فرمایا
او نالایق شوخ دیدہ ۔ شاید تو نے اپنی مانند اور بیزادان سرحد دار کو
بھی بے شرم و گستاخ سمجھہ لیا کہ اُنکی نسبت یہ لفظ کہتی ہے بلکہ اُنکے ساتھہ
میرا نام بھی داخل کرتی ہے ۔ خورشید لقا نے کہا کہ اگر مین نے بہ مرضی خود
کوئی امر کیا ہو بے شبہہ قابل نفرین ہون ۔ جو کچھہ کیا درویش صاحب نے
کیا اور جب مین نے چند مرتبہ انکار کیا ۔ درویش نے فرمایا ۔ اگر تو انکار کریگی تو
گی بے شبہہ کوئی نہ کوئی آفت طلسمی تیرے اور ملکہ طلسم کے سر پر نازل ہوگی
ملکہ نے فرمایا ۔ تا وقتیکہ بقید قسم شرعی یہ نہ کہے کہ مین خاص درویش ممدوح
کے ارشاد سے اِس فعل کی مرتکب ہوئی ہون مجھہ کو بالطبع طلسم کشا [illegible]
وثوق نہ ہوگا ۔ مین تیرے بیان پر ہرگز باور نہین آنے کا ۔ خورشید لقا
نے کہا ۔ مجھہ سے دروغ قسم نہین کہائی جاتی ۔ سچ دل سے کہتی ہون [illegible]
عالی منزلت کی آتش محبت میرے دل مین روشن نہ تھی ۔ مین [illegible]
مین ہون جو زن و مرد اُس محبوب دل و دیدہ کی صورت زیبا ایک نظر دیکھیگا
بہ ہزار جان مفتون ہو جائیگا ۔ ملکہ کو خورشید لقا کی راست بیانی پسند آئی اور
قصور اُسکا معاف کرکے صاحبقران کی شکل و شمایل اور وضع و خصایل کا حال
پوچھا ۔ خورشید لقا نے مختصراً حقیقت عرض کرکے کہا

جمالش از کمال بہتر و کمالش از جمال افزونتر

ملکہ شاداب از رضیہ سلطان نے [illegible] ۔ خورشید لقا کے بیان سے
طلسم کشا کے جمال و کمال کے بارہ مین جو [illegible] میرے دل مین تہا رفع ہو گیا

مگر افسوس اس بات کا ہے کہ با این ہمہ اوصاف و کمالات بوالہوسی کا عیب سخت فاتح طلسم کے مزاج مین ہے۔ زکیہ سلطان نے کہا۔ تمہارا یہ اعتراض بیجا ہے۔ جس حال مین تقدیر طلسمی یہ ہے کہ تمہارے عقد سے قبل چند عقود واقع ہون تو مثل خورشید لقا صاحبقران کو بھی مجبور سمجھو۔ قطع نظر اسکے ہنوز اُس عالی قدر نے تمہاری طلعت زیبا دیکھی نہین۔ جس وقت تمہارا وصال اُسکو میسر آیا کسی کی طرف بہ نگاہ التفات نہین دیکھنے کا

چند روز کے بعد حمرانہ پری نے یہ خبر دی کہ فلان فلان مہمات سرانجام دے کر صاحبقران غزالی آباد مین پہونچا اور زہرہ لقا پری کے عقد و مناکحت کا سامان تیار ہو رہا ہے۔ رضیہ سلطان نے تمام حالات سُن کر زکیہ سلطان سے کہا۔ طلسم کشا بلحاظ کارنامون کے تو سلیمان ثانی کہلانے کا مستحق ہے۔ مگر خواہشات نفسانی اُسکی حد سے بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہین۔ امید نہین کہ کوئی پریزاد و آدمی زاد اِس جوان عیش دوست کے دست تصرف سے محفوظ رہے۔ ماہ بانو نے عرض کی۔ اے ملکہ جس مرد حق سے تم نے صاحبقران کو تشبیہ دی ہے اُس معمر عالیجاہ کا حال تم نے ضرور پڑھا ہوگا کہ اُن کے ازواج مطہرات کس قدر تھین

ایک ہفتہ کے بعد زہرہ لقا ملکہ طلسم کی خدمت مین حاضر ہوئی ملکہ نے اسکی بیجا دیری پر بہی عتاب فرمایا اُسنے مانند خورشید لقا کے اظہار مجبوری کیا۔ ملکہ نے حمرانہ پری سے کہا۔ تو درویشون کے پاس جا اور ہماری جانب سے بعد سلام و مزاج پرسی اس دلالی کی اجرت دریافت کر۔ حمرانہ پری اول

درویش ذاکر اور پھر درویش ذکر کے مقام مین گئی اور ہر ایک کو
ملکہ کا سلام و پیغام دیا۔ اُنکا بیان بالکل ایک تھا۔ یعنے یہ کہ جس
وقت حکیم اشراق روشن ضمیر نے بعد ترتیب طلسم علم نجوم سے دریافت
کیا کہ ایک شاہزادہ عالی دودمان شایع کنندہ دین حق اس طلسم کو شکست
کریگا اُسکے لئے ہر منزل و ہر مقام مین مہمان خانے اور عشرت کدہ مقرر
کئے اور خورشید لقا و زہرہ لقا و ماہ لقا و سہیلہ بانو و شرف افزا و گوہری
وغیرہ کے آبا و اجداد تو حکیم صاحب کے شاگرد اور وقت بنانے طلسم
شریک کار تھے۔ بالاتفاق اُنھون نے یہ عہد کرایا کہ اگر فتح طلسم
کے زمانہ مین کوئی دختر ہماری اولاد سے ہو خواہ برضا خواہ بے رضا
طلسم کشا سے منعقد ہوا سے حکیم اشراق نے اُنکی خاطر سے ہر سر حد
پر یہ طلسم بندی کی کہ اگر طلسم کشا نازنینان صاحب عصمت سے منعقد
ہوگا باب طلسم کشائی مین نقص رہیگا۔ ہمارے پاس ایک لوح
موجود ہے اُس مین تمام احوال درج ہے۔ البتہ خورشید جمال بنت
روفشہ دار کا معاملہ ایسا ہے کہ اُسکے وقوع کا ہمکو بھی علم نہ تھا۔ لیکن باوجود
سفارش ملکہ مشرفہ سلطان کے خورشید جمال بھی ملکہ عالم کے شرف
و منزلت کو نہین پہونچ سکتی۔ جس وقت ملکہ شاہ بانو کا خورشید عشق
صاحبقران روزگار کے سپہر طبع پر طالع ہوگا جملہ نازنینان طلسم ادنی و اعلے
مثل نجوم مہر دیدہ ظلمت مین مستور ہو جائنگی۔ اسے محرمانہ ملکہ عالم کو سمجھ دو
کہ خورشید لقا [illegible] تو نازنینان [illegible] صاحبقران کی نسبت بطور [illegible]

کے قیاس کرین۔ تاوقتیکہ انسان زینون کو طے نہین کرتا پشت بام پر نہین پہونچ سکتا۔ چنانچہ مقصود پریزاد ان ظاہر و باطن طلسم صاحقران والا قدر ملکہ شاہ بانو کے دولت وصال سے بہرہ مند ہوگا

جمرانہ پری اپنی مضمون کے دو رقعے درویشون سے لکھوا کر لائی۔ اُن رقعون کے مطالعہ سے ملکہ رضیہ سلطان کی فی الجملہ تشفی ہوئی۔ مگر ہم جس وقت کسی پریزاد سے صاحقران کا تذکرہ سنتی تہی ایک نوع کا ملال طبیعت نازک پر ضرور عارض ہوجاتا تہا۔ ایک دن ملکہ رضیہ سلطان کے دل مین یہ وسوسہ گذرا کہ بچشم خود طلسم کشا کے کارنامے دیکہون۔ یہ خیال اِس قدر دل پر غالب آیا کہ تمام دن رنج و پریشانی مین گذرا ملکہ وقت شب بہی اسی خیال مین بستر استراحت پر دراز ہوئی۔ عالم خواب مین حکیم اشراق تشریف لائے اور بزبان لطف و شفقت فرمایا۔ اے فرزند ارجمند رضیہ سلطان۔ ملول نہ ہو۔ آخر کار فلک دوار حسب خواہش تیرے گردش کریگا۔ اگر تجہے طلسم کشا کی سعی و تردد کا بالمشافہ تماشا دیکہنا مرکوز خاطر ہے۔ اِس اسم بزرگ کا یا بین امداد ورد کر۔ زنہار اس خواب کی حقیقت کسی کے روبرو بیان نہ کرنا۔ کہ یہ اسرار حسمی ہین۔ ہر ایک شخص اِنکے استماع کی لیاقت نہین رکہتا۔ بعد بیان کرنے اِس جملہ کے حکیم صاحب غائب ہوگئے۔ اُسی وقت ملکہ شاہ بانو کی بہی آنکہ کہل گئی۔ نباس ہیبا اِس قدر مضطر پایا کہ اُسکی بوسے تمام مکان مہک رہا تہا

رضیہ سلطان نے دوسری شب بعد ازاد مقصد اسم بزرگ پڑہ ایک زانہ

اور اُدمین سجادہ عبادت پر غنودہ ہو گئی - خواب مین یہ تماشائے مسرت
افزا نظر آیا کہ صاحبقران درویش مغربی کے تکیہ مین ماہ چاردہ کی مانند
تخت رفعت و جلال پر جلوہ افروز ہے - اور درویش سے پوچھتا ہے کہ
اب مجھے کیا کرنا چاہیئے - درویش نے کہا - لوح طلسم حضور کے پاس موجود
ہے - اُس رہنمائے طریق کو مطالعہ فرماؤ - جس وقت ملکہ کی نظر سے وہ جمال
آفتاب مثال گذرا تیر عشق سینہ بے کینہ مین تا سوفار غرق ہو گیا - ایک
عالم خود رفتگی مین ہائے کا نعرہ مارا - معاً آنکھ کھل گئی - سیل اشک
حسرت چشم بیمار سے جاری تہی اور بار بار یہ شعر پڑھتی تہی

می شنیدم کہ جان جانانی چون بدیدم ہزار چندانی

جب کسی طرح تسکین نہ ہوئی - بار دگر وہی اسم الہی شروع کیا - بدستور
غنودہ ہو گئی - اِس دفعہ صاحبقران کو دیو اشجار سے ہمہ تن جنگ و جدل
مین سرگرم دیکہا - گو تمام دیو و پریزادان طلسم ملکہ کے مطیع و فرمان بردار
ہین - اِلا اِس دیو کی صورت خوفناک سے سہم گئی اور بہ دو دست التجا حافظ
حقیقی سے صاحبقران کے غلبہ کی دعا مانگی - تا آنکہ صاحبقران سنے دیو اشجار
کو ہلاک کیا اور صندوقچہ ہفت ہیکل اسکے دماغ سے نکال لیا - ضبط سے
ضبط نہ ہو سکا - عالم سکر مین کہا - اے جوان ثانی سلیمان - اگر تیری قوت
دست و بازو اور مردی و مردانگی پہ تمام مردان عالم قربان ہون بجا ہے -
یہ جملہ بآواز بلند کہا کہ جو خواصین در خوابگاہ پہ بطور پاسبانی موجود
تھین اُنہون نے بہی سُنا - اُس شب ملکہ نے صاحبقران کو شبستان لینے

اخضر جنی کے مقام مین پہونچایا - کنیزان جو کی نے صبح کو ملکہ بادبان سے حقیقت شب بیان کی - اُسنے ملکہ شاہ بانو سے پوچھا - شب گذشتہ تمنے عالم واقعہ مین ایسا کیا تماشا دیکھا جسکا کنیزان جو کی ذکر کرتی ہین - ملکہ نے بترش زبانی فرمایا - حاشا - مین نے نہ کوئی خواب دیکھا نہ زبان سے کچھ کہا - اِن مرداروں نے ہی کوئی خواب دیکھا ہوگا - نرگیہ کو پھر مجال استفسار نہ ہوئی خاموش وہان سے چلی آئی

شب سوم ملکہ رضیہ سلطان نے پہر اسم پڑھا - صاحبقران کو مشغول عیش ونشاط پایا - کچھ عرصہ صبر کیا آخر رہ نہ سکی اور ارادہ کیا کہ خیمہ مین داخل ہوکر پرپڑا دخلوتخانہ کو گلشن سکاری کرے بہجرد اِس خطرہ کے خواب آنکھہ کھل گئی - طپش دل کے سبب دریاے اشک آنکھوں سے جاری ہوا - بعد گریہ وزاری بار دیگر اسم پڑھا سفر وع کیا - جب غنودہ ہوئی وہی سامان سوزش دل وجان نظر آیا - اِس دفعہ مرتبہ اول سے زیادہ غیظ وغضب دامنگیر حال ہوا اور ایک حالت بیہ اختیاری پیش کیا - او بے خبر عالم تجہہ کو قہر وغضب سلطانی کا بہی کچھ خوف نہین کہ ہمارے مطلوب ہمارے روبرو مختلط ہوتی ہے - اِس نازنین نے اُسی عالم مین یہ جواب دیا اے ملکہ عالم کنیز کا اس مین کیا تقصیر ہے - اِس جوان والا شان سے پوچھنا چاہئیے کہ باوجود موجود ہونے حضور کے مجہ سے التفات کرتا ہے اور مجہ پہ کیا جبر ہے بہتیرا نازنیان [illegible] کہا ہے - اِس جواب تلخ سے ملکہ [illegible]

فرمایا سبحان اللہ اس زن ناپاک کو لذت نیم ساعت سے اس قدر
جسارت ہوئی کہ مجبہ کو یہ جواب دیا اور ایک طرح اپنے کو مجہہ پر ترجیح دی
بہرحال ایسی نالائق کو تعزیری دینی چاہیئے جس وقت اس قصد سے خیمہ کے قریب
پہونچی - بے تکلف آنکہہ کہل گئی - اضطرار دل کو دونی ترقی تہی اور اشک
حسرت و افسوس رخ انور پر جاری تھے - فی الجملہ اس شب ملکہ رضیہ چند
بار غنودہ و بیدار ہوئی - کبہی اصغر جنی کو دشنام ہائے مغلظ دیتی تہی اور
گاہے فاذ نینان شبستان پر ترش ہوتی تہی - ہرگاہ کسی طرح دل مضطر کی
تسلی نہ ہوئی - صاحبقران سے مخاطب ہوئی اور کہا ہم تجہہ کو ایک مرد معقول
با وضع سنتے تھے - مگر اب جو دیکہا - طرفہ مجنون نکلا - ظلمانہ کو ہماری تصویر
پر شیدا ہو کر لوح طلسم دے بیٹھا اور اب ہمارا خیال تک نہیں آتا -
معلوم ہوا - وہ عشق کاذب اور وہ دعوی محبت غلط تھا - تو نے شرم حضوری
بھی بالائے طاق رکہی - روز جزا منتقم حقیقی کو ہمارے صبر و تحمل اور اپنی
آلودگی طبیعت کا کیا جواب دیگا - افسوس صد ہزار افسوس

ما زیاران چشم یاری داشتیم خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

ملکہ نے صبح کے وقت اپنے ہوش و حواس بجا کئے - اس دن ایک ایک
ساعت کرب و بیقراری سے گذاری - ایک طرف اس نظارہ جگر خوار کی یاد
ستاتی تہی اور دوسری جانب یہ شوق کہ کب شب ہو اور میں اپنے مطلوب
کے ضیائے جمال سے آنکہیں روشن کروں

شب چہارم ملکہ رضیہ سلطان نے بدستور اسم جلیل پڑہا - اس دفعہ

سیفان حبشی سے ملنے اور لاغر گوش دیو جنگ و جدل کا معاملہ نظر سے گذرا
ہر وقت مقابلہ کسی دیو یا جادوگر کے ملکہ عالم صاحبقران کی فتح و نصرت کی دعا مانگتی
تھی ہرگاہ نقابدار سبز پوش مدد کے واسطے پہونچا ملکہ نے اُسکے حق مین دعائے
خیر کی۔ الا جس وقت نقاب بلند کی۔ اور صاحبقران نے اُس سے اظہار محبت
کیا ملکہ کا جسم نازنین از سر تا پا مثل بید کانپنے لگا اور اُسی عالم تغیر مین زہرہ
لقا کو سخت و سست کہا۔ بعد ازان صاحبقران کے روبرو جا کر بزبان غیظ
آلود فرمایا

یا میاری عشق ما را بر زبان یا بکش زین کار بیہودہ عنان

یہ کہہ کر چاہا کہ بجبر زہرہ لقا کو صاحبقران سے جدا کر دے مگر حسب قاعدہ آنکھ کھل
گئی۔ اپنے کو اُسی شکل سے بے قرار و اشکبار دیکھا۔ اُس شب زکیہ سلطان
ایک گوشہ مین مخفی تھی۔ جس وقت اُس نے ملکہ کی یہ بے قراری و اشکباری دیکھی
ملکہ کے پاس آئی اور کہا۔ اے ملکہ دوران۔ تمکو قسم ہے ایزد ذوالجلال کی راست
راست بیان کرو کہ اس تغیر مزاج و ملال طبع کی کیا وجہ ہے۔ ملکہ نے فرمایا مجھکو
اس کیفیت کے اظہار مین امتناع کامل ہے۔ مختصر یہ ہے

مباد کس چو من از مبتلائے فراق کہ عمر من ہمہ بگذشت در بلائے فراق

زکیہ خاموش مکان خلوت سے باہر نکل آئی اور اندیشہ ناک ہو کر ملکہ رضیہ کی مادر
بزرگوار ملکہ شرف سلطان کو ملکہ کی وحشت مزاج کی خبر کی۔ شرف سلطان نے
اپنے شوہر ملک رشید نوشیروان سے یہ حال کہا۔ دونون زن و شوہر رضیہ کے پاس
آئے اور بہ دلاسا و نرمی تغیر مزاج کا حال پوچھا۔ ملکہ رضیہ سلطان نے کہا۔ میری

عالم طلسم کی بادشاہ ہوں اور ورخیولا تمام ایکان طلسم میں تنزل عظیم واقع ہورہا ہے اس سبب سے میں بھی شب و روز عجیب طرح کی تشویش و فکر میں گرفتار رہتی ہوں اور اُسکے اظہار سے ممنوع ہوں ۔ چند روز میں خود بخود صلاح طبیعت ہوجائیگی ۔ وہ بیچارے خاموش ہو رہے اور انجام کار دختر کو خدا حقیقی کے سپرد کیا

احوال صاحبقران اکبر شاہزادہ معز الدین ابو تمیم

جس وقت صاحبقران اصغر کا قصہ یہان تک پہنچا صاحبقران اکبر نے مجلس برخاست کی اور توسن شنگ فام کی دعوت کا اسم پڑھا ۔ جب اُس بیابان وحشت نشان میں پہونچا اور مرکب طلسمی سے اُترا جہان سے سوار ہوکر مجلس جشن میں تشریف لے گیا تھا بدستور اپنے کو از سرتاپا عریان مطلق دیکھا ۔ وہی لنگ کمر میں بندھا ہوا تھا جو گنبد حکیم طمغوس کے چشمہ میں غوطہ مارنے کے وقت باندھا تھا ۔ حیران و پریشان بیقرار ہوکر اگر اسی دفعہ آب دار الشفا حمام میں پہونچایا اُس حوض شیرمہ میں غوطہ نہیں لگائیگا ۔ دل میں ایسے خیالات کرتا ہوا جس طرف دل نے ہدایت کی قدم بر داشتہ روانہ ہوا بخوف قائم مسافت طے کی تھی کہ ایک دیو سر بفلک کشیدہ شمشیر عریان رہبر و ہمراہ ہوا اور آواز مہیب کی ۔ آدمزاد بے نصیب ہزار بار قوت طالع تجھ کو بام دولت تک پہونچا دیتی ہے اور پھر برگشتی بخت سے قعر تحت الثری کہا جاتا ہے

تو نے مزدوق دیو کو قتل کیا - اُسکی وجہ یہ تہی کہ خداوند اہلبیس نے تیرا گوشت میرا رزق کیا تہا - یہ کہہ کراره پشت نہنگ بقوت تمام صاحبقران اکبر کے سر پر مارا شاہزادہ نے وہ ضرب شد ید بفن سپاہ گری دفع کر دی اور ایک درخت تناور معہ بیخ زمین سے نکالکر بایں ضرب سخت دیو کے سر پہ مارا کہ مثل خربوزہ پاش پاش ہو گیا

صاحبقران وہان سے پیشتر روانہ ہوا - قریب شام پھر اُسی حمام کے دروازہ پر پہونچا گرما بہ خاتون دور بین ہاتھ مین لئے ہوئے بہ دیدہ غور بیابان کی طرف دیکہہ رہی تہی - استقبال کرکے حمام مین لے گئی - اِس دفعہ ایک پریزاد نوزدہ سالہ عشوہ ملک منظور نظر ہوئی - صاحبقران اکبر نے بدستور برہنہ تن وہ شب اُس سے عیش ونشاط مین گذاری - صبح کے وقت حمام مین تشریف لایا پریزادان حامہ اپنے کار وخدمت پر مستعد ہوئین - صاحبقران اکبر نے فرمایا - آج مین غسل ترتیبی نہین کرنے کا - چند آفتابون سے نہلا دو - اُنہون نے تعمیل کی - صاحبقران اکبر کے حواس ظاہری پر ایسی بیہوشی وخودی طاری ہوئی کہ حال واستقبال کی خبر نہ رہی - جب ہوش مین آیا اُسی طرح اپنے کو ایک صحرا سے پُر خار وحشت خیز مین پایا دو بدستور ایک دیو کو ہلاک کیا - بعد ازان ایک درخت منیلان کے سایہ مین آرام لیا اور دل مین یہ شرط کی کہ آج یہان سے کہی طرف نہ جاؤ - اگر منظور الہی ہے وہی مقام میں خود بخود تمام عقدے حل ہو جائینگے - صاحبقران اکبر نے تمام دن بحالت گرسنگی وتشنگی مین زیر درخت گذارا - ناگاہ عصر کے وقت ضعیفا حمامی جسنے اول روز حمام کی رہنمائی کی تہی صاحبقران کے پاس آیا اور کہا - آپ

طرح ہمت ہار کر بیٹھنا اولوالعزم اصحاب کی شان کے برخلاف ہے۔ آپ بے تامل حمام مین تشریف لیجائین۔ البتہ وہان کی پریزادون سے مجتنب رہنا چاہئیے اور بہتر ہے کہ شراب نہ پیو اور اگر پیو تو بعد از طعام۔ صاحبقران اکبر کچھ اور پوچھا چاہتا تھا کہ پیر ضیغام غائب ہوگیا۔ صاحبقران بھی ایک طرف روانہ ہوا اور بدستور قریب مغرب حمام کے دروازہ پر پہونچا

گرمابہ خاتون صدقے قربان ہوکر حمام کے اندر لے گئی۔ حسب قاعدہ نازنینان حمام صف بستہ آداب مجرا بجالائین آج غمزہ ملک کی نوبت تھی وہ شعلہ رو از سرتاپا زیور و لباس سے مثل طاؤس طنازانہ آراستہ ہو رہی تھی۔ صاحبقران اکبر نے اسکو خلوت مین تو بار دیا مگر تخت پر بیٹھنے اور ہم پہلو ہونے سے روکدیا اور شراب بھی نہ پی اور خاصہ تناول فرماکر استراحت کی۔ غمزہ ملک نے آبدیدہ ہوکر یہ شعر پڑھا

در بزم ہائے رندان شرب مدام کردند   نوبت بما چو افتاد آتش بجام کردند

اور صاحبقران اکبر کے پانو سہلانے لگی۔ صاحبقران نے فرمایا۔ مین اس حرکت کا خوگر نہین ہون۔ بہتر یہ ہے کہ تم یہان سے چلی جاؤ۔ غمزہ ملک نے کہا شہریارا میری مجال نہین کہ بے مرضی حاضر رہون۔ اگر آپ کی استغنائی وضع ادا ہی سے صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ اپنے حق سے محروم و بے نصیب رہون گی۔ اور ہم چشمون کی نظر مین ذلیل و حقیر ہونگی۔ خیر تن بتقدیر۔ مجھ سے یہ وعدہ فرمایئے کہ ہرگاہ خاطر عالی افکار لاحقہ سے مطمئن ہو مجھکو یاد فرمائین اور بمقابلہ اوروں کے ایک نوع کا فوق دین۔ صاحبقران اکبر نے فرمایا۔ اے غمزہ

مطمئن رہ - ہم وقت پر تیری حاجت روائی میں دریغ نہیں کرنے کے
غمزدہ ملکہ مایوس و محزون آہ کنان و اشک ریزان صاحبقران کے پاس سے
چلی گئی - صاحبقران اکبر بہزار مشکل سویا - مگر خواب میں بھی وہی نازنین نظر
آئیں اور اس قدر اختلاط کیا کہ صاحبقران کو غسل کی حاجت ہوئی

صاحبقران اکبر صبح کے وقت حمام میں تشریف لایا - تمام پریزادین موجود
تھیں الا ہر ایک کے بشرہ سے آثار حزن و ملال ہویدا تھے - بعد ہشت
مال دکیہ صاحبقران اکبر نے حوض سابق میں غوطہ مارا - جب پانی سے سر نکالا
اس دفعہ اپنے کو بیرون حمام پایا اور دروازہ بند دیکھا - البتہ گرمابہ خاتون ایک
بقچہ بغل میں دبائے ہوئے در حمام پر استادہ تھی - صاحبقران اکبر نے
پوچھا - اب ہم سے کس مطلب کی نظر رکھتی ہو - گرمابہ خاتون نے بقچہ نذر
گذرانا - صاحبقران نے جو بقچہ کھولا - اُس میں اپنا لباس موجود پایا - سلاح
بھی اسی میں بندھے ہوئے تھے صاحبقران اکبر نے بخوشحالی تمام لباس
پہنا اور سلاح صاحبقرانی از سر تا پا قامت زیبا پر لگائے - گرمابہ خاتون
نے دسترخوان بچھا کر نان خمیری و کباب مرغ صاحبقران کے روبرو رکھا -
صاحبقران اکبر کو اس وقت اشتہائے صادقہ تھی - کباب مرغ کھایا اور فرمایا -
اے گرمابہ خاتون - اب دلیں راہ بتا کہ جہاں سے جلد سے جلد اپنے لشکر کے
پاس پہونچوں - گرمابہ خاتون نے کہا - میں تمہارے تئیں یہاں اور یہ خدمت کرتی
لیکن یہ مژدہ جان بخش سناتی ہوں کہ یہاں سے بس ہمت نہفتہ قدم
منزل مراد پر جا پہونچوگے - یہ کہکر پریزاد نے ایک حوض میں جو ہر دوان

حمام واقع تھا غوطہ مارا۔ پھر حوض سے باہر نہ نکلی بلکہ در حمام بھی صاحبقران اکبر
کی نظر سے پنہان ہوگیا

صاحبقران اکبر کارخانہ ہائے طلسمی سے متحیر و متعجب ایک طرف روانہ
ہوا۔ یہ صحرا اطراف بیابان ہائے گذشتہ نہایت سرسبز و پربہار دیکھا۔ جابجا
چشمہ ہائے آب شیرین و مصفا جاری تھے اور درختان میوہ دار و گلہائے
خوشبو کی کثرت تھی اور درختوں پر ہزار در ہزار جانوران خوشرنگ و مرغان
خوشنوا ہمہ تن نغمہ زن تھے۔ صاحبقران اکبر کو اس دشت مینو سرشت
کے دیکھنے سے اس قدر فرحت دل و دماغ حاصل ہوئی کہ چار قدم چلتا تھا
اور کسی درخت خوش سایہ کے نیچے بیٹھ جاتا تھا اور اس مرغزار نشاط انگیز
کو دیکھتا تھا۔ مگر جب تاثیر طلسم مثل صبح روشن گہر کا شعلہ مخفیہ کانون سینہ
میں مشتعل ہوتا جاتا تھا۔ قریب عصر ایک روشنی مائل بسرخی دور سے نظر
آئی۔ جب قریب پہونچا۔ اس شان و عظمت کا ایک قلعہ فلک فرسا دیکھا
جسکے گرد و اطراف شمار میں چالیس برج تھے اور ہر برج بروج فلک ہشتم سے
ہمسری کرتا تھا۔ قلعہ کی عمارت سنگ سرخ سے تھی اور ہر سنگ مثل یاقوت
رمانی اس قدر تجلی و درخشان تھا کہ اسکی چمک پر نظر تاب نہ ہو سکتی تھی۔ مگر دروازہ
قلعہ کا بند تھا اور کوئی ذی حیات جن و انس سے دور و پیش قلعہ کے موجود نہ
تھا۔ البتہ صدہا جانوران زمردی بال بروج و کنگرہائے قلعہ پر جمع ہو رہے
تھے۔ اُن جانوران سبز رنگ نے جو صاحبقران کو دیکھا۔ بالاتفاق ہم
[illegible] ہو کے کہ گویا اُنکی مطلوب و مقصود حاصل ہوا۔ بعد ازاں یہ ہیئت

مجموعی پرواز کنان قلعہ مین داخل ہوگئے

اس اثنا مین سایہ قامت صاحبقرانی قلعہ کے دروازہ پر پڑا اور دروازہ کہل گیا- صاحبقران اکبر شکر کنان قلعہ مین داخل ہوا- دوکانین معمور اور بازار بکمال آراستہ و مصفا تھے- درو دیوار مین بجائے خشت و سنگ جواہر مختلف رنگ نصب ہے- اکثر بیشتر یاقوت مجلّی تہے وراسے ازین ہر دوکان کے روبرو ایک حوض مربع آب صاف و پاکیزہ سے لبریز ہو رہا تہا اور لب حوض ایک شجر موزون خوش سایہ پُر از گل رنگا رنگ واقع تہا- لیکن بازارون مین کوئی ذیحیات متردین سے نہ دیکہا- دوکانون مین دوکاندار تھے مگر خواب غفلت مین مبتلا- صاحبقران اکبر باین قصد ایک دوکاندار کے قریب آیا کہ اسکو بیدار کرے- جسوقت اُس پر قامت صاحبقرانی سایہ افگن ہوا- بے تکلف آنکہین کہولدین اور بہ نظر غور صاحبقران کا جمال آفتاب مثال دیکہا- بعد ازان تخت پر سے اتر کر مثل غلامان با خضوع ادب و مجرا بجا لایا- صاحبقران اکبر نے بزبان لطف و تفقد پوچھا- اے شخص تو کون ہے اور یہ شہر حیرت انگیز کیا مقام ہے اُس مردنے بجز سکوت کچھ جواب نہ دیا- غرض جب دوکاندار کے سر پر قامت صاحبقرانی کا پرتو پہونچتا تہا ہوش مین آجاتا تہا مگر صاحبقران کے سوال کے وقت خاموش و سرنگون ہوجاتا تہا

رفتہ رفتہ ایک باغ کی چار دیواری کے قریب پہونچا جو سراسر منقش و رنگین تہی- باغ کا دروازہ بہی بند تہا اور جب تو صاحبقران اکبر کے سایہ

قامت سے کہا۔ صاحبقران اکبر نے باغ کے دروازہ مین قدم رکھا بس نزہت
و نظارت اور رونق و لطافت کا باغ ملاحظہ فرمایا کہ تمام عمر نظر سے نہ گذرا
تھا یعنے باعتبار حوض و انہار و بلحاظ اشجار و گلزار بہشت ارم پر طعنہ زن
تھا۔ صاحبقران اکبر آہستہ خرامی و سبک قدمی ایک ایوان عالی مین
تشریف لایا۔ اوستادان نادر دست نے پارچہ ہاے یاقوت اس طرح
وصل کئے تھے کہ تمام مکان ایک پارچہ یاقوت بے جوڑ کا تمیز ہوتا تھا
وسط مکان مین ایک تخت یاقوت نگار بچھا تھا اور تمام سامان عیش و
عشرت ہر ایک جاے مہیا تھا۔ صاحبقران اکبر تخت پر بیٹھا۔ جب جو
بنظر غور و امتیاز باغ کو دیکھا بعینہ وہی باغ نظر سے گذرا جو عالم خواب مین
دیکھا تھا۔ شام کے وقت صاحبقران نے آب نہر سے وضو کیا اور اوسی
تخت پر نماز گذاری۔ جب نماز سے فرصت پائی۔ کیا دیکھتا ہے کہ وہ
مکان شمع و چراغ کی روشنی سے مثل سپہر ہشتم روشن ہو رہا ہے صاحبقران
اکبر روشنی کرنے والون کی تلاش مین حجرہ حجرہ پھرا جب کہین سراغ
نہ پایا پھر اوسی تخت پر جلوس فرمایا۔ اس دفعہ دیکھا کہ جام و صراحی شراب
رکھی اور ایک خوان پر از طعام ہاے رنگارنگ تخت پر رکھے ہین۔
صاحبقران اکبر نے متعجب و حیران شراب پی اور کہانا کہایا۔ دسترخوان
و ظروف طعام اوٹھ گئے اور سیلابچی و آفتابہ موجود ہو گیا۔ اسی طرح
بعد فراغ خود بخود غائب ہو گیا۔ صاحبقران نے وحشت زدہ ہو آواز بلند
فرمایا۔ اے مردمان غیب براے خدا میرے روبرو آؤ اور بیان کرو۔

تمہاری کیا خلقت ہے۔ کچھ جواب نہ سُنا۔ مجبور اور چند جام بادۂ رمانی کے
پئے اور تخت پر آرام فرمایا

صبح کو بعد نماز چند جام شراب رمانی نوش فرمائے اور خراماں مکان سے
باہر آیا۔ روبرو ایک مکان عالیشان دیکھا۔ اُسکی سقف پر ایک خیمہ اطلس بادہا استادہ
ہائے زرنگار استادہ تھا اور مسند و نقارے سیمین و زرین جا بجا رکھے ہوئے
تھے۔ اُسی مکان میں ایک بُرج بلند و مسطح بھی واقع تھا اور اُس برج پر ایک نقارہ
نہایت بزرگ رکھا تھا اور ایک آئینہ دو گز سے دو گز خانہ چوبی میں اُس نقارہ
کلاں کے برابر نصب تھا۔ ہرگاہ کوئی شے درمیان حائل نہ تھی صاحبقران خورشید
قدر کی صورت زیبا کا عکس اُس آئینہ میں جلوہ گر ہوا۔ بوقت بلند ہونے آفتاب
کے آئینہ کا پرتو سطح زمین پر پڑا اور کسی شخص کی صدا سے یا صاحبقران کے
مکان میں آمد۔ ناگاہ ایک مرد حسین سالہ خوش رو پیدا ہوا۔ اُس نے اول
صاحبقران کو سلام کیا بعد ازاں آسمان کی طرف دیکھ کر زیر لب کچھ کہا اور
نقارہ ہائے مذکورۃ الصدر سے ایک نقارہ بلند آواز پر چوب زرنگار لگائی
بمجرد صدا کے صحن چمن قدر جانوران خوش رنگ خوش الحان اشجار پر جمع
ہورہے تھے بہ ہیبت مجموعی باغ سے پرواز کرگئے۔ اُس مرد نے نقارہ دویم کو
چوب سے آشنا کیا۔ جانوران رنگین جانوران اول کے خلاف باغ میں آئے
اور شاخہائے اشجار پر جمع ہوکر اپنی صداے دلکش و زمزمہ خوش سے
شور افگن ہوئے کہ دل و دماغ کو ایک نوع کا سرور حاصل ہوتا تھا۔ اُس
مرد نے پانچ چھ نقارے بجائے بعد ازاں غائب ہوگیا۔ ہو گوشہ

باغ سے متعدد مردمان جاروب کش آئے اور طرفۃ العین مین تمام روش ہائے باغ مثل آئینہ پاک و صاف کر دین۔ صاحبقران اکبر نے اُن سے پوچھا۔ تم کہان سے اور کیون آئے۔ اُنہون نے کچھہ جواب نہ دیا۔ اسی طرح صدہا فراشان جابکدست مُنہ زرّین کمر آئے اور مکانات کو فرش شاہانہ و سامان ملوکانہ سے آراستہ و مرتب کر کے خاموش چلے گئے۔ بعض اشخاص آئے۔ اور تمام فوارون کے خزانہ کھولے

چند ساعت کے بعد گروہ گروہ نازنینان ماہ پیکر مرصع پوش باغ مین آئین۔ اُنکے پیشاپیش ایک عورت بہ سن رسیدہ زیور گران بہا پہنے قصابہ یاقوت نگار سر سے باندھے اور عصائے مرصع نگار ہاتھ مین لئے ہوئے ہر جائے و مکان کی آرایش دیکھتی ہوئی اُس ایوان مین آئی جہان صاحبقران اکبر جلوس فرما تھا۔ اُسنے اول صاحبقران کو بہ ادب تمام سلام کیا بالآخر بزبان سخت کہا۔ او آدمزاد تو کون ہے۔ خیر تقاضائے آب و دانہ سے یہان چلا آیا۔ مگر یہ حرکت کس قدر ناشایستہ ہے کہ تنہا فاق سے تخت پر قدم رکھا۔ شاید کوئی اور جائے قابل نشست نہ تھی۔ صاحبقران اکبر نے فرمایا۔ اے نیک بخت۔ جس شخص کو خالق کائنات نے ازل سے تخت نشین کرتا ہے وہ بجز تخت سلطانی دوسری جا نے قرار اپنا ننگ وعار سمجھتا ہے۔ اُس پریزاد نے کہا۔ بالفرض تو ہی شاہزادہ جلیل القدر ہے مگر اِس مقام مین۔ اگر تجھہ سے یہ حرکت عمداً یا سہواً وقوع مین آئی کچھہ مضائقہ نہین۔ اب یہی امر مصلحت ہے کہ ملکہ عالم کے کان تک یہ خبر نہ

پہونچے - جلد تر باغ سے باہر نکل جا - درصورت دیگر یہ کنیزین زبردستی تجہہ کو تخت سے اوتار دین گی - اِس دفعہ صاحبقران کی پیشانی پر چین ہوا اور فرمایا - او بلشت کیا بکتی ہے - مجہہ کو تیری ملکہ بہی تخت سے نہین اوتار سکتی - وہ پریزاد صاحبقران کی افروختگی مزاج سے سہم گئی اور دست بستہ عرض کی - اے جوان تند مزاج - تو سب کچہہ سہی - مگر ہمارے حال پر رحم فرما - اور ہم سے کم اِس قدر ہماری التماس قبول کر کہ اِس حجرہ مین داخل ہو جا - ہماری ملکہ نے اگر تجہہ کو دیکہہ پایا - ہم سب کو قتل کرائے گی - صاحبقران اکبر کو اُس عورت کی التجا پر رحم آیا - تخت سے اُتر کر اُس حجرہ مین چلا گیا جو اُس ایوان کی بغل مین واقع تہا - حجرہ مین ایک مسند شاہانہ زرنگار بچہی ہوئی تہی اور سامان مے کشی مع نقل دگزک مہیا تہا - صاحبقران نے ایک دو جام بادۂ نشاط افزا کے پئیے اور مسند پر دراز ہو گیا - اُس پریزاد نے حجرہ کے دروازہ کو باہر سے قفل لگا دیا

احوال صبح روشنگہر و ملاقات صاحبقران اکبر

خالق جن و بشر نے ملکہ صبح روشنگہر بنت آذر شاہ معزول بادشاہ طلسم بیضا کو اِسقدر صاحب حسن عالم افروز خلق کیا ہے کہ طلسم مین کوئی نازنین آتشی و خاکی حسن صورت یا تناسب اعضا مین مقابل نہین ہو سکتی - معہذا ملکہ صبح [illegible] کی صورت نہ پاسکے اسی وجہ [illegible]

ہوسکتا۔ ہرگاہ طلسم حکیم ارسطوئے الہی کی بنیاد و ترتیب طلسم بیضا سے اول ہوئی ہے۔ بنابران حکیم اسقینوس الہی نے بہی صاحبقران اکبر اور ملکہ نوبہار وشمسہ تاجدار کی راہ و رسم اور عشق و محبت کے معاملات مین بیشتر مراعات ملحوظ خاطر رکہی ہین اور اس مطلب کے واسطے اکثر اعمال حکمت و نیرنجات صرف کئے ہین۔ اسی باعث سے صاحبقران اکبر جس وقت طلسم بیضا کے مرحلۂ اول مین پہونچا۔ خود بخود صبح دلکشا کی محبت دیرینہ نے دل مین جوش کہایا بعد ازان ایک شب قضا و قدر طلسمی سے ملکہ صبح روشن گہر کو خواب مین دیکہا۔ بروقت مشاہدہ اس خواب کے صبح دلکشا کی محبت کا نقش مثل نقط مہمل لوح سینہ سے دفع ہوگیا اور صبح روشن گہر کی محبت جاے گیر ہوی

ادہر بہگلولا تو ہنتہ نمک حرام نے اذر شاہ کو قید کیا اور ملکہ صبح روشن گہر مع اپنی مادر بزرگوار ملکہ آفاق خاتون و دایہ نرگس خاتون کے حسب بشارت حکیم اسقلینوس الہی جو اسے عالم واقعہ مین ہوئی تہی باطن طلسم مین داخل ہوئی یاقوت جنی حاکم قلعہ یاقوت نگار نے ملکہ صبح روشنگہر کو تخت فرماندہی پر متمکن کیا اور خود منصب وزارت پر مامور ہوا اُسکو بہی حکیم صاحب نے عالم رویا مین یہ حکم پہونچایا تہا۔ صبح روشنگہر کو روز و شب بجز گریہ و زاری اور کچہہ کام نہ تہا۔ یاقوت جنی کہ بیک واسطہ حکیم بزرگ کا شاگرد تہا اور بعض اسرار طلسم سے واقفیت رکہتا تہا ملکہ کو تسلی و دلاسا دیتا تہا اور کہتا تہا۔ نی زمانناجو حوادث روزگار تمکو اور تمہارے پدر مظلوم کو پیش آئے ہین اُنکو مقدرات طلسمی سے سمجہو۔ بلکہ یہ آشوب فتح طلسم کی

علامت قوی ہے - قریب تر ایک جوان عالی شان پیغمبر آخرالزمان کی اولاد نظر یافتہ سبعہ کواکب اِس طلسم عالی منازل سخت مراحل کو فتح کریگا - موافق مشیت ایزدی اُسی فلک شوکت کے ساتھ بطریق کنیزی و آقائی تمہارا پیوند ہونا بھی مقدر ہے - ملکہ صبح روشنگہر نے کہا لفظ آقائی و کنیزی میرے فہم مین نہ آیا - یاقوت جنی نے کہا - اے ملکہ وہ جوانمرد مقلد اسلام ہے اور شریعت محمدی مین علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام چار سے زیادہ عورتون کے ساتھ نکاح جایز نہین جو اُسکے لئے تجویز ہو چکی ہین - لاجرم باقی عورتین بطریق کنیزی و پرستاری اُسکے شرف مواصلت سے مشرف ہونگی - صبح روشن گہر یاقوت جنی کے اِس بیان سے افسردہ خاطر ہوئی - یاقوت جنی نے کہا - اگر تم ایک نظر طلسم کشا کی صورت دل آویز دیکھو گے - یقین کرتا ہون کہ تمام خیالات یاوہ دل سے دفع ہو جائینگے

صبح روشنگہر نے پوچھا - طلسم کشا کے آنے کی علامت کیا ہے - یاقوت نے کہا - چند روز قبل اِس شہر کے ساکنین از خود رفتہ ہو جائینگے اور شہر و مقامات متعلقہ کو شہر خاموشان کا رتبہ حاصل ہوگا - بلکہ دروازۂ قلعہ بھی بند ہو جائیگا - جب وہ والا قدر تشریف لائیگا اور اُسکے قامت کا سایہ پڑیگا دروازہ کھلے گا اور اسی طرح دیگر اشخاص ہوش مین آئینگے جس پہ آشنائے راہ روی صاحبقران اکبر سایہ افگن ہوگا - بعد ازان کوس خبر بخش کی صدائے بلند سے تمام اہل شہر ہوش مین آئین گے - و دیگر آن

عالیجاہ ہے باغ فردوس نشان مین تمہاری ملاقات ہوگی۔ جس مین آجتک جن وانس سے کسی ذیحیات کا قدم نہین پہونچا۔ سویم۔ اس باغ کے فلان حجرہ کے تہ دالان کی راہ سے اصل باغ کی نظر مین جلوہ گر ہوگا

جس وقت صاحبقران اکبر قلعہ یاقوت نگار مین داخل ہوا۔ اول جو شخص ہوش مین آیا یاقوت جبینی تہا۔ وقت شب ملکہ صبح روشنگہر کے پاس گیا اور صاحبقران کے وارد ہونے کا مژدہ سُنایا اور کہا۔ روز دویم تم نقاب افگندہ باغ مین جاؤ۔ ولب حوض مجلس عیش وطرب آراستہ کرو اور یہ اسم جلیل تین بار آب حوض پر پہونکو۔ اسمہ کی برکت سے صورت صاحبقرانی پانی مین شکل آئینہ نظر آئے گی۔ ملکہ صبح روشنگہر نے دوسرے روز اپنے جانے سے اول دایہ نرگس پری ناظر محلی کو باغ فردوس نشان مین بہیجا اور اُسکے عقب مین خود مع خدم وحشم تشریف لے گئی۔ جب اُس تخت کے قریب پہونچی جسپر صاحبقران نے حجرہ مین جانے سے قبل جلوس فرمایا تہا اُس سے بوئے انسان آئی مگر ایسی دلاویز محبت آمیز تہی کہ دل ودماغ کو کمال تفریح ہوئی۔ بے اختیار یہ دل چاہا کہ تخت کے بلاگردان ہو۔ مگر بظاہر نرگس پری پر تند ہوئی اور فرمایا وہیوش ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے آنے سے اول کوئی آدمزاد اس تخت پر بیٹہا ہے۔ سچ بتا کہ وہ کون برگشتہ بخت فولاد جگر تہا نرگس پری نے اول دانستہ انکار کیا بعد ازان کل حال سُنایا۔ ملکہ صبح روشنگہر دوسرے تخت پر لب حوض بیٹہی اور اسم جلیل پانی پہ دم کیا اس حوض مین جو منجملہ طلسمات عجیبہ تہا عکس جمال صاحبقرانی اس طرح جلوہ گر ہوا

کہ تمام سطح حوض روشن و منور ہو گئی۔ ہرگاہ صبح روشن گہر نے وہ صورت زیبا و طلعت رعنا دیکھی حسب مشیت ایزدی ہزار جان و دل فریفتہ ہو گئی نوبت بجائے رسید کہ بے اختیار اشک حسرت آنکھون سے جاری ہوئے اور مضطربانہ حجرہ کے تابدان کی طرف دیکھا

اُدھر حجرہ مین جو صاحبقران اکبر بعد شغل شراب ارغوانی مسند مروارید نگار پر دراز ہوا آنکھہ لگ گئی اور روز پنجشنبہ کی ساعت چہارم مین جو زہرہ سے متعلق ہے خواب راحت سے بیدار ہوا۔ طرفہ غلغلہ طرب انگیز و شور مسرت انگیز سُنا۔ اِس ہنگامہ آرائی سے سمجھا کہ بے شُبہہ ملکہ صبح روشن گہر باغ مین آئی ہے۔ دو چار جام شراب نشاط افزا نوش فرما کر دروازہ پر آیا۔ دیکھا کہ دروازہ باہر سے بند ہے۔ ہر چند جہد کی باثر طلسم دروازہ نہ کھلا لاچار طاق پر پانو رکھہ کر تابدان مین پہونچا ملکہ صبح روشن گہر نے جو وہ جلوہ نورانی دیکھا آنکھین بند ہو گئین۔ طرفہ نقل یہ سُنو کہ اُسوقت بے تحریک غیرے تمام بند ہائے نقاب کھل گئے۔ ہرگاہ وہ رُخ آفتاب مثال بے حجاب صاحبقران کی نظر سے گذرا از خود رفتہ ہو گیا۔ قریب تھا کہ اپنے کو تابدان سے گرا دے۔ کنیزون نے دائیہ کے اشارہ سے تخت یاقوت نگار تابدان کے برابر لگا دیا۔ فی الحقیقت صاحبقران اِس طرح مدہوش تخت پر گرا کہ اُسے حال و استقبال کا کچھہ ہوش نہ رہا۔ اِس طرف ملکہ کے طایر ہوش و عقل نے بھی قفس دماغ سے پرواز کی۔ حاملان تخت نے صاحبقران کا تخت بھی ملکہ کے تخت کے پہلو مین رکھہ دیا اور دائیہ شرمگین ہنسنے لگی۔ بعد ازان دیر تک ملکہ و

صاحبقران کے مونہہ پر چہڑکا۔ بارے بمشکل ہوش مین آئے اور ایکسنے دوسرے کی صورت بدیدہ غور و امتیاز دیکہی اور شکر الہی بجا لائے۔ لیکن آئینہ سیما روشن گہر نظر اولین کے بعد بباعث شرم و حیا سرنگون ہو گئی پہر آنکہہ تک بلند نہ کی۔ مزید بران یہ خیال مانند خار ہر دم دل مین کہٹکتا تہا کہ مین بعنوان پرستاری صاحبقران سے پیوند ہونگی۔ اس طرف صاحبقران فلک شوکت بدیدہ حیرت مہ روشنگہر کی صورت ماہ طلعت دیکہہ رہا تہا۔ گویا کسی نے یہ شعر انہین عاشق و معشوق کے حق مین کہا تہا

من ز حیرت تو ز تمکین نہ ایانہ تقریرے   کہ ہم ز حیرت تصویرے بہ تصویرے

آخر صاحبقران اکبر نے خود کلام کرنے مین سبقت کی اور کہا۔ اے نازنین فلک جناب ذات بادشاہ کشور ناز و محبوبی آیا اس حال سے بہی آگاہ ہو یا نہین کہ مین محض تمہاری تلاش اور جستجو مین اشرار طلسم کے ہاتہہ سے کیا کیا کلفتین اٹہائین اور کس مشقت و سرگردانی سے یہان تک پہونچا۔ پہر حیف کی بات ہے کہ اپنے نصیب مین [illegible] پرسان حال تم ہو

[illegible] تا ترا دیدم   [illegible] کہ از ہجران جدا دیدم جدا دیدم

بر صفحت دل گواہی گرچہ نداد ما   بلوح سینہ از خطہای ناخن وفائی دیدم

آئینہ سیما روشنگہر اسی صورت سے پیکر تصویر کی مانند سرنگون دست بستہ بیٹہی رہی [illegible] جی نے جو صورت و سیرت مین سوا [illegible] روشنگہر [illegible] تمام نازنینان طلسم پر فوق رکہتی تہی دست بستہ کہا۔ اے شہنشاہ [illegible] تون شرم حضور ہی سے جواب نہین دیتی۔ ناچار۔

مین خادمہ گستاخانہ جواب دیتی ہون

گرہمہ وقت جلوہ بہ بستان نفروشد گل ہم بہ کسے چاک گریبان نفروشد
کالاۓ دل از مشتری قدرشناس ست عشق آتش خود جز بہ نیستان نفروشد

صاحبقران اکبر نے دردانہ کی حاضرجوابی پر تحسین کی اور فرمایا۔ تم براۓ خدا اپنی خاتون کو سمجھاؤ کہ مجھ ستم دیدہ سے بخندہ پیشانی پیش آۓ اور بہ لطف و کرم کلمۂ و کلام کرے ۔ دردانہ نے ملکہ کے کان مین کہا ۔ سنو صاحب ۔ اس طرح تمہارا خاموش و لب بستہ بیٹھا رہنا مناسب نہین ۔ صاحبقران گیتی ستان کی بات کا جواب دو اور جو شکوہ و شکایت کرنا ہو بے تکلف کرو ۔ خدا جانے پھر ایسا وقت حسب مراد میسر آۓ یا نہ آۓ ۔ صبح روشن گہر نے بہ نظر خشم و غضب دردانہ کی طرف دیکھا اور مونہہ پھیر لیا ۔ اس روگردانی مین ملکہ کی زلف دراز و سیاہ اس طرح چہرہ سفید و تابان پر پریشان ہوئی کہ سنبلستان مشکل ہوگیا ۔ صاحبقران اکبر نے ایک حالت بیتابی مین مستانہ وار ہاۓ سرد کا نعرہ مارا اور بچشم اشک ریز ملکہ سے مخاطب ہو کر کہا

دل جز کجی ز زلف تو نامہربان ندید او چشم زنیست و زلف ترا در میان ندید
ہر چند خورمی جہان را سبب منم مانند ابر ہیچ کسم شادمان ندید
دامان من کہ قافلہ گاہ سرشک شد جز بے بغیر آتش از ین کاروان ندید

دردانہ نے کہا ۔ یا صاحبقران ۔ حضور کو اس قدر آہ کشی و اشک ریزی مناسب نہین ۔ شغل بادہ نوشی فرمائین ۔ تا کہ طبیعت عالی کا تکدر رفع ہو ۔ رفتہ رفتہ

ملکہ کا حجاب بھی رفع ہو جائے گا

زمان غصہ بے ایام مستی سر نمی آید ۔ بغیر از میکشی از عہدہ غم بر نمی آید

صاحبقران اکبر نے فرمایا۔ بہتر۔ مگر ہم امیدوار ہین کہ تمہاری ملکہ اپنے دست نگارین سے جام شراب دے۔ دردانہ نے کہا۔ فی الحال حضور خادمہ کے ہاتھ سے شراب پئین۔ صاحبقران اکبر نے فرمایا۔ منظور۔ لیکن اول اپنی خاتون کو پلاؤ۔ دردانہ بلند فطرت ملکہ صبح روشنگہر کے روبرو جام لے گئی ملکہ نے اول چند در چند عذر کئے بآخر دردانہ کی سماجت و اصرار سے جام پی لیا۔ جب دونون محب و محبوب سرور سے شادان فرحت [illegible] صاحبقران اکبر نے عالم کیفیت مین ہر انواع انواع صورت سے ملکہ کو [illegible] [illegible] شرم مجسم [illegible] خاموش بیٹھی رہی۔ اس دفعہ صاحبقران کی طبیعت برہم ہوئی اور فرمایا۔ [illegible] زمین [illegible] یا تمکین۔ [illegible] اگر بت سنگ کے [illegible] سماجت کرتا [illegible] تعالی اسکو گویا کر دیتا۔ [illegible] بہتر یہی ہے کہ [illegible] خوشی لب شکر بار سے ذبح کرو۔ ورنہ مین [illegible] کمر [illegible] جاؤنگا۔ ان کلمات عتاب آمیز و محبت انگیز سے ملکہ روشنگہر زیر لب مسکرائی۔ بازہم زبان سے کچھ نہ کہا

ہرگاہ دردانہ نے دیکھا کہ ملکہ روشنگہر کسی طرح گویا نہین ہوتی اور صاحبقران اکبر کا غصہ ترقی پر ہے اپنے باپ یاقوت جنی کے پاس گئی یاقوت نے کتاب طلسم نکالی [illegible] حسب حاجت یاقوت [illegible] مستقبلہ [illegible] نتیجہ [illegible] مطالعہ کتاب دردانہ سے کہا۔ اے نور نظر خوشی کے باعث [illegible]

بے تقصیر محض ہے - ہر چند وہ چاہتی ہے کہ صاحبقران سے گفتگو کرے مگر مجبور ہے کہ جز و حیا مانع بے تکلفی ہوتا ہے - تو باغ فردوس نشان مین واپس جا - اُس مین ایک چمن کے اندر شماری ہزار و یک اشجار انار ثمردار ہین - تمام درختون کے انار کا افشردہ شراب طلسمی کا حکم رکھتا ہے - انارستان مین ایک درخت انار ہے - جسکے گل خلاف قاعدہ سفید رنگ ہین - اُس درخت کی شاخون مین ایک سو ایک انار پختہ و رسیدہ لگے ہونگے - اُن مین سے ایک انار لاؤ اُسکا افشردہ شراب رمانی مین ملاؤ - اُس شراب مرکب مین سے ایک جام لبریز صاحبقران کو دو - اُسکا نصف صاحبقران پئیے - بقیہ اُس شراب مین ملا کر ایک پیالہ ملکہ روشنگہر کو پلاؤ - چند لمحہ ملکہ کو غنودگی ہوگی پھر جو ہوشیاری ہو تو بلبل ہزار داستان گویا پاؤ گے - مگر خبردار ایک جام سے زیادہ ملکہ کو نہ پلانا ورنہ جز و شرم و حیا اُسکا بے شرمی و بے حجابی سے بدل ہو جائے گا - عجب نہین کہ حرکات خلاف وضع سرزد ہون -

دردانہ بلند فطرت باغ فردوس نشان مین واپس آ کر حسب فرمودہ بدرگاہ مراتب بجا لائے شراب نہ تھی گویا دارو ے بیہوشی تھی کہ ہر وقت پینے کے ملکہ صبح روشنگہر کی بے اختیار آنکھین بند ہو گئین اور عالت سرشاری و بیخودی مین اُسی تخت پر دراز ہو گئی - صاحبقران اکبر متفکر ہوا - دردانہ نے کہا - ملکہ کی یہ غفلت و بیہوشی آثار طلسم سے سمجھو - اب جو ہوشیار ہونگی حضور سے حسب مراد صحبت بے تکلفانہ گرم ہوگی - صاحبقران خود سمجھتا - ہو رہا تھا اپنے تخت پر وہ بھی سو رہا - ہنوز ایک ساعت

یہ گذری تھی کہ ملکہ روشنگہر کی آنکھہ کھلی - دردانہ سے پوچھا - صاحبقران فلک قدر کہان تشریف رکھتا ہے - اُسنے اشارہ سے بتایا کہ تخت راحت پر آرام فرماتا ہے

ملکہ صبح روشنگہر اپنے تخت پر سے صاحبقران اکبر کے تخت پر آبیٹھی اور خواص مگس ران سے رومال لیکر مگس رانی کرنے لگی - صاحبقران اکبر کی بھی آنکھہ کھلی - دیکھا کہ ملکہ روشنگہر مثل کنیز و پرستار رومال ہلا رہی ہے - صاحبقران نے مثل جان عزیز ملکہ کو سینہ پُر داغ سے لگایا اور کہا - سبحان اللہ دو پہر کا مل مین سنے عجز و نیاز مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا - تم نے یہ بھی نہ جانا کون ملا ہے اور کیا کہتا ہے - مگر اب تم باین شفقت و دلداری مگس رانی کر رہی ہو - میرے بخت خفتہ کس طرح یکبیک بیدار ہو گئے - ملکہ صبح روشنگہر نے کہا - فی الحقیقت قابل تعریف دیسے اور ملامت ہو ان گر معاذاللہ طلسم مین دم نہین مارا جاتا - گو اکسی شخص نے میرے لب و دہان پر مہر لگا دی تہی - دردانہ بلند فطرت نے پریزادان رقاصہ و خوانندہ کو حکم دیا کہ جلد تر صاحبقران و ملکہ کی ملاقات و صحبت نازو نیاز کا ترانہ مبارکباد گاؤ

جس وقت قرار واقعی صحبت گرم ہوئی ملکہ صبح روشنگہر نے صاحبقران سے حال گذشتہ پوچھا - صاحبقران اکبر نے از اول تا آخر مجملاً اپنی سرگذشت سنائی - صبح دلکشا کی ملاقات کا حال سنکر ملکہ صبح روشنگہر کی رنگت رنج آتش رشک و رقابت سے دگرگون ہو گیا اور کہا مین نے یہ روایت معتبر و شیخ سُنی تہی کہ بصیغہ کنیز و پرستاری میرا بھی تمسے نکاح ہوگا اور یہ امر بہی

عصر کے وقت دونون طالب و مطلوب باہم دست گرفتہ گلگشت مین مصروف ہوئے۔ اثنائے سیر مین ایک دوسرے سے اپنے اپنے تعلق دل کا حال بیان کرتا تہا۔ دروانہ بلند فطرت کی بغل مین مینائے مے اور جام الماسی دبا ہوا تہا۔ وہ نازنین گاہے ہما جتقران اکبر کو جام بے نشاط پلا دیتی تہی اور کبہی ملکہ صبح روشنگہر کو پلاتی تہی۔ قضارا سیرکنان ایسے ایک تپین پر بہار با فضا مین پہونچے کہ اُس مین پانچ پہول بصورت گل کوکنار تھے اور ان مین ایک پہول تمام پہولون سے سربلند اِس صورت کا سبز رنگ تہا کہ براقی و صفائی اُس کی زمرد تجلی کو خجل کرتی تہی گویا بعینہٖ گل زمردی تہا اور چار پہول مختلف رنگ گل سبز رنگ کے دور مین تھے۔ طرفہ تر یہ کہ اُس گل سربلند کے سر پر چند برگ خورد بہ رنگ سُرخ اِس ترکیب سے باہم غنچہ ہوئے تہے کہ بعینہٖ تاج کی صورت مفہوم ہوتے تہے باقی چارون گل اپنے اپنے عالم مین ایک دوسرے سے خوشرنگ و خوشنما تر تہا اُس چمن مین بہت پہول اور بہی تہے۔ اور بجائے خویش خوش رنگ و خوشبو تھے۔ مگر ان گل ہائے پنجگانہ کی خوشرنگی و براقی و صفائی و خوشبو و قطع و وضع سے کچہہ نسبت نہ تہی۔ اُن چار گل مین سے تین پہول گل پنجم تاجدار کے قریب اور ایک اندک تفاوت سے تہا غرض اُس گل کلان سبز رنگ تاجدار کی شوکت و خوشنمائی اِس معنے پر دلالت کرتی تہی کہ وہ سب کا افسر ہے

جب ہما جتقران اکبر نے جو یہ تہا تہا سے غیر مقفہ افزا دکہیا متعجب ہوا اور ملکہ

ضمیمہ اخبار رہبر ہند مطبوعہ ۲۵ فروری سنہ ۱۸۹۵ء

روشن نگار سے پوچھا۔ اے ملکہ تم ان گل ہائے عجیب کی ماہیت و کیفیت سے ضرور واقف ہوگی کیونکہ یہ باغ تو تمہاری ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ ملکہ نے کہا۔ مجھ سے متعلق ہے۔ لیکن میرے واسطے کبھی کھلا نہین حالانکہ مین نے بارہا اُسکے دروازے کھلوانے کی کوشش کی۔ تمہارے قامت ہمایون کے سایہ افگن ہونے سے در باغ کھلا تھا اور اسی وقت تمہاری رفاقت مین ان گل ہائے نا آشنا کے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ دردانہ نے بھی لاعلمی بیان کی۔ صاحبقران اکبر نے دردانہ کو یاقوت جنی کے پاس بھیجا اُس نے کہا۔ حاشا ثم حاشا۔ مجھکو اُن گلون کی ماہیت معلوم نہین۔ البتہ یہ جانتا ہون کہ طلسم کشا سے کوئی راز مخفی نہین رہے گا۔ تا غروب آفتاب دونو عاشق و معشوق لب چمن بادہ پیمائی مین مشغول رہے

بعد نماز مغرب صاحبقران اکبر نے تخت رفعت و وقار پر جلوس فرمایا اور یا در تمام صبح روشن نگار کو بھی اسی تخت پر پہلو مین بٹھایا تا نصف شب پریزادون کا ہنگامہ رقص و نغمہ گرم رہا۔ بعد ازان کھانا کھایا۔ صاحبقران اکبر طغیانی نشہ مین اسی تخت یاقوت نگار پر دراز ہو گیا۔ ملکہ نے دوسرے مکان مین آرام فرمایا۔ اگر کسی بہانہ آرام نہ آیا۔ ہر چند دل کو سمجھاتی تھی مگر کسی طرح پرستاری قبول نہ کرتا تھا۔

علی الصباح صاحبقران اکبر و ملکہ صبح روشن نگار نے دو دو جام بطریق صبوحی نوش فرمائے اور پھر اسی چمن عجیب و گل ہائے غریب کی سیر کے واسطے گئے۔ روز گذشتہ کی مانند اُن پھولون کو تر و تازہ دیکھا بلکہ گل سبز اجلا

کی رونق و تازگی زیادہ تر تہی - چند لمحہ اُس چمن فرحت بخش کا تماشا دیکہا -
بعد ازان سیر کنان دوسرے چمن مین آئے - اِس چمن مین بہی ایک گُل
کلان سبز رنگ با تاج سُرخ دیکہا - یہان چہہ پہول اُسکے گرد تہے - مگر یہ
دو پہول تازہ اُن گلہائے چارگانہ متقرب سے خوش رنگی و خوش نمائی مین
فی الجملہ کمی رکہتے تہے - صاحبقران اکبر کو زیادہ تر حیرت ہوئی چمن دویم مین بہی چند
جام شراب رمانی کے پیئے اور وہان سے خرامان چمن سیوم کے
کنارے پر آئے - اُس چمن مین گُل تاجدار کے علاوہ سات پہول اُسی
ہیئت و کیفیت کے نظر سے گذرے - صاحبقران اکبر نے ملکہ صبح روشنگہر
سے فرمایا - ابتک ہم اِن گلون کو تماشائے محض سمجہتے تہے - اب سمجہے کہ
یہ پہول اسرار طلسمی مین داخل ہین - صبح روشنگہر نے کہا - شہریار مجہے
تم سے زیادہ مرتبہ حیرت و استعجاب حاصل ہے - قصہ مختصر کسی چمن مین
فقط گل تاجدار تہا - بعض مین اُسکے ساتہہ ایک گل بعض مین دو اور بعض
مین تین - کسی چمن مین مع گل تاجدار کے پانچ پہول اور بعض مین چہہ اور سات
تہے کسی چمن مین گل تاجدار کے گرد و پیش سات پہول تہے اور بعض مین آٹہہ
تا ہنگامہ غروب آفتاب صاحبقران اکبر و ملکہ روشنگہر ان چمن ہائے
غرابت آئین کا سیر و تماشا دیکہتے پہرے - بعد ازان اُسی محل خاص مین
چلے آئے - علی الصباح انہین چمنون کی سیر کے واسطے گئے - اثنائے سیر
مین یکایک ایک جانور خوشرنگ زمردی بال وہان آیا اور جس طرح پروانہ
شمع کے تصدق ہوتا ہے اُن گل ہائے نادر الحقیقت کے گرد پہرا صاحبقران

اکبر نے ملکہ روشنگہر سے فرمایا - سبحان اللہ این گل دیگر شگفت غنی الحقیقت
ایسے چمن ہاے ناآشنا سا حیرت خیز کے واسطے ایسا ہی جانور عجیب الخلقت
لائق تہا - وہ مرغ سبزبال بعد طواف چمن ایک درخت کی شاخ پر بیٹھ گیا اور
بزبان فصیح انسانی صاحبقران اکبر کو ازدیاد مراتب و ترقی جاہ و حشمت کی دعا دی
بعد ازان کہا - اے زبدہ اولاد محمد مصطفے شفیع روز محشر و اے جگر گوشہ
علی مرتضی ساقی کوثر - آگاہ ہو کہ مقبولان درگاہ حق خود شناسی کو خدا شناسی
کا زینہ سمجھتے ہین - پر تمہاری مانند انسان سراپا دانش و فہمیدہ بے کمال
و مال سے غافل ہونا عقل مین نہین آتا - صاحبقران اکبر نے دل مین کہا - یہ
سحر سوم ہے کہ حیوان مشت پر و بال بزبان انسان کلام کرتا ہے - آخر
فرمایا - اے حیوان فصیح البیان - تو فرماتا ہین کیفیت طلسمی مین آلودہ
ہون - برائے خدا تو ہی کچھ رہنمائی کرتا کہ اس بحر حیرت سے نکلون - جانور
نے کہا - اے شاہزادہ بلند اقبال تم جو ان گل ہاے نادر الحقیقت کے
معاملہ مین حیران ہوتے ہو - یہ نہین جانتے کہ یہ پہول بر سبیل تشبیہ
تمہارے ہی معاملات کا آئینہ ہین - یہ گل سبز رنگ تاجدار تمہاری ذات
کی مثال ہے اور وہ گل چارگانہ سبز رشمہ تاجدار [illegible] دکھتا
کے مقرر ہوتے ہین - اور جس چمن مین چھ پہول نظر مبارک سے گذرے
وہ پہول اُن مین ملاحت پری اور گوہر بزم فروز کی شان مین - اس چمن
مین گل شگفتہ بین اس صبح روشنگہر کی تشبیہ ہے جو بالفعل تمہاری زوجہ
ہے - [illegible] وقت ایک نازنین سے کرم محبت [illegible]

بعض اوقات تمام شاہزادیاں ایک ہی مجلس مین بزم آرا ہونگی بعد از ان اُس مرغ اخضر نے صبح روشنگہر سے کہا۔ یہ عبارت مطول بیٹی خاص تیرے رفع ملال و اصلاح طبیعت کے واسطے بیان کی ہے۔ جس حال مین جمیع زنان عالم خاتون قیامت سیدالنسا فاطمہ زہرا دختر والا قدر پیغمبر آخرالزمان صلوۃ اللہ علیہما کی کنیزین سمجھی جاتی ہین اور جملہ مردان جہان حسنین علیہما السلام کے زمرۂ غلامان مین داخل ہین پہر تو بیچاری کس شمار مین ہے۔ اگر عقل و شعور سے کچہہ بہرہ رکہتی ہے دل مین سمجھ کہ یہ امر محل شکر ہے نہ جائے شکایت۔ بعد بیان کرنے اِس جملہ کے وہ جانور فصیح زبان پرواز کر گیا۔

اُسوقت صبح روشنگہر کا حال اِس قدر متغیر تہا کہ آنکہون سے سیل اشک حسرت و افسوس جاری تہے اور دل مین کہتی تہی فی الحقیقت

آنچہ نعمت بہم میرسد ور لنترانی میتم میرسد

صاحبقران اکبر نے جو ملکہ کو ملول و محزون دیکہا بغل مین تنگ دبایا اور فرمایا معاملات قضا و قدر مین پریشان ہونا اور بے وجہ دل کو آزار پہونچانا کیا دانشمندی کی بات ہے۔ صبح روشنگہر نے بدیدۂ پُر آب بزبان حسرت زدہ کہا۔ شہریار میرے رنج و ملال سے کیا ہوتا ہے۔ وہی ہوگا جو صفحۂ پیشانی کی تحریر ہے البتہ جزو نقصانیت و حمیت طبیعت کا حال دگرگون کئے دیتا ہے

صاحبقران اکبر حسب دستور شام کے وقت جمنستان سے محل مین تشریف لایا اور تا نصف شب پریزادان زہرہ صفات کی نغمہ سرائی کا تماشا دیکہا۔ ازان بعد بستر خواب پہ آرام فرمایا۔ وردانہ بلند فطرت

تخلیہ مین صبح روشنگہر کے پاس آئی اور پوچھا اے ملکۂ آفاق بیان کرو۔ اُس مرغ غیبی و جانور آسمانی مشفق و ناصح کے کلمات سودمند کچھہ موثر ہوئے یا نہ۔ ملکہ نے کہا حیف کی بات ہے کہ تیری مانند زیرک عورت یہ سوال بے معنی کرے شاید اُس جانور ناصح نے مجھہ کو ذلیل کنیزان سے نکال کر درجۂ خاتونی کو پہونچایا۔ کہ خوش حال ہون۔ تو اپنے باپ کے پاس جا اور اُسکو ہمارے پاس بلا لا۔ روشنگہر اُسی وقت شب مین یاقوت کے پاس آئی۔ یاقوت حبشی افتان و خیزان ملکہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ ملکہ نے پس پردہ یاقوت کو محل سرا مین بلایا۔ اور کہا اے محرم عالی قدر اے مہربان ہمراز بڑے ستم کی بات ہے کہ سختی ایام ناہنجار مجھہ کو بعنوان پرستاری مجلس رقاصین داخل کیا چاہتی ہے۔ ورنہ میرے سوزش دل کا علاج نہین کرتے۔ اگر شہزادہ معز الدین صاحب ازدواج نہ ہوتا۔ اور مجھہ بد طالع ننگ خاندان کو از بازار خریدتا۔ بخدائے لایزال یہ امر اپنا سعادت دارین سمجھتی۔ مگر مجبور ہون آتش رقابت کا کسی صورت سے انطفا نہین ہو سکتا۔ میری کاہش روزانہ کی کچھہ نہ کچھہ تدبیر کرنی چاہیئے۔ ورنہ یہ صدمہ جانگزا چند روز مین تحلیل کردیگا

یاقوت حبشی نے کہا۔ حاشا ثم حاشا یہ کام مجھہ خیر اندیش دولت خواہ کے قبضۂ قدرت سے خارج ہے

جائے کہ عقاب پر بریزد　　از پشۂ لاغرے چہ خیزد

ارادۂ الٰہی میں یہی امر جاری ہوا تھا کہ شاہزادہ معز الدین وال طلسم حاجم

قسطاس الحکمت مین پہونچے اور حکیم ارسطوے الٰہی معلم اول کے سیر و تماشا سے بہرہ اندوز ہو اور اُس طلسم عالی مین علاوہ ملکہ شمسہ تاجدار کے تین جلیل القدر شہزادیان اِسکے دامن سے باندہی جائین - یہ طلسم سبع سباع میں جائے - حالانکہ طلسم سبع سباع بھی ایک طلسم عالی درجات اور ہنگام سیر معزالدین اِس قدر کیفیت طلسمی مین مبتلا تہا - تاہم حکیم اسقینوس الٰہی سے ملکہ گوہر بزم افروز کے عقد و نکاح کے بارہ مین کچہ نہ ہو سکا۔

ملکہ صبح روشنگہر نے کہا - خیر تم ہی خطرہ میرے دل کا رفع کردو کہ آیا یہ کنیزی فقط اسم فرضی ہے یا اِس مقدمہ مین تحریر مہری ہوگی - یاقوت نے کہا قیاساً کہتا ہون کہ ہنگام عقد کوئی نوشتہ لکھا جائے - ملکہ نے کہا - مین یہ سمجھتی تہی کہ مقدمہ عقد و نکاح فقط زبانی گفتگو پر طے ہو جائیگا - اب معلوم ہوا کہ نوشت و خواند کی نوبت پہونچے گی - اِس صورت مین یہ تدبیر کرنی لازم آئی کہ لفظ پرستاری نکاح نامہ مین درج نہ ہو - یاقوت نے کہا - اگر نوشتہ تقدیر بدل جائے البتہ یہ لفظ بہی نکاحنامہ سے خارج ہو سکتا ہے - یا یہ کہ دعاے نیم شبہ تمہاری جناب احدیت مین مستجاب ہو اور ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ روشن بیان اور ملکہ صبح دلکشا ازدواجِ شاہ چارگانہ سے کوئی شگوفہ رحلت کرے اور تم اُسکی قائم مقام کی جاؤ - صبح روشنگہر نے کہا - معاذ اللہ - یہ کیا کہتے ہو - مین کسی کا برا نہین چاہتی - خدا [illegible]

میرے باب مین کوئی صورت حسب مراد نکل سکتی ہے یا نہین۔ یہ تمہارا
علم و عمل کس کام آئیگا۔ یاقوت نے کہا۔ اے ملکہ آفاق۔ میرا علم و
عمل حکیم اسقینوس الہی سے زیادہ نہین ہے۔ جب کہ وہ بزرگ تمہارے
ئے پرستاری کے سوا کچھہ اور۔ تجویز نہ کرسکا تو مجھہ سے کسی قسم کی توقع
رکھنا فضول ہے۔ اِس وقت درگاہ الہی مین خود تمہارا عجز و نیاز ہی کچھہ
کارپرداری کریگا۔ اگر صاحبقران اکبر تمہارے جوش محبت مین ازواج مذکورہ
سے کسی بی بی کو طلاق دے تو تم زن چہارم مقرر ہوسکتی ہو ملکہ روشنگہر
نے کہا مین ایسا جانتی ہون کہ ہنوز ملکہ صبح دلکشا سے عقد نہین ہوا۔ پس
اگر صاحبقران اکبر بخواہش نفس عمل، کرس الاشہاد یہ زبان سے فرمائے
کہ اول مجھے حسب تاثیر طلسم صبح دلکشا سے نکاح کرنا منظور تہا اب بالطبع
اُس نکاح سے معذور ہون۔ اُس کے عوض صبح روشنگہر سے عقد شرعی
کرونگا۔ تو اِس مین کوئی اعتراض باقی نہ رہیگا یاقوت نے کہا اگر صاحبقران بخوشی دل
یہ لفظ زبان سے فرمائے پر کسی کو بحث کی جائے نہین رہتی۔ تاہم مکو چاہئے
کہ حسب مراد اپنی ایک نوشتہ مزین بہ دستخط خاص لکھوا لو۔ تاکہ ثانی الحال
کام آوے۔ مگر مین سمجھتا ہون کہ صاحبقران لکھنا در کنار۔ ایسا لفظ
زبان پر بھی نہ لائے گا
ملکہ نے پوچھا یہ بات کس دلیل سے کہتے ہو۔ یاقوت نے کہا۔ حکمائے
مرتاض مقبول درگاہ صمدیت کا نخل حیات۔ ہمیشہ سرسبز و بارآور رہتا
ہے۔ اِس صورت مین یقین کرنا چاہئے کہ حکیم اسقینوس الہی کی توجہ

روحی متعلق بانشۂ طلسم کی طرف ضرور ہوگی۔ معہذا حکیم قسطاس الحکمت ارسطوئے ثانی دارو نحہ طلسم اجرام و اجسام فی زمانتا حی و قایم ہے۔ وہ بزرگ صاحبقران کے حال و مقال سے کوئی لحہ غافل نہین ہوتا۔ اُنکو کسی طرح یہ امر گوارا نہین ہونے کا کہ برعکس معاملہ وقوع مین آئے۔ ملکہ نے کہا۔ اب تم رخصت ہو۔ انشاء اللہ تعالی کار مرجوعہ کو بصورت احسن انجام دونگی

بعد جانے یاقوت جبی کے ملکہ روشنگہر تمام شب اسی فکر و تشویش مین مبتلا رہی۔ صبح کے وقت بہزار عشوہ و ناز و غمزہ انداز صاحبقران اکبر کی خدمت مین آئی۔ صاحبقران نے جو وہ رُخ زیبا دیکھا۔ نزدیک تھا کہ اقلیم ہوش سے خارج ہو جائے۔ آخر فرمایا اسے وارث دل دردمند جنبہ خستہ جان کے پہلو مین دو چار گھڑی اقامت گزین ہو ملکہ روشنگہر تخت پر نہ بیٹھی اور ایک جام پر بادہ ربانی کا دست حنابستہ دیا اور کہا۔ اگر میرے سوال کا میرے نصیب مین تھا جواب دو تو کے خدمتگزاری و پہلو نشینی کے واسطے حاضر ہون۔ درصورت دیگر مجہ کو معاف رکھو۔ صاحبقران اکبر نے وہ جام لاجرعہ پی لیا اور ملکہ روشنگہر کو دست گرفتہ اپنے پہلو مین بٹھا کر کہا۔ اسے جان من مستمند پوچھو کیا پوچھتی ہو۔ ملکہ صبح روشنگہر نے کہا۔ میرے گوش ہوش ملکہ تمستان اور ملکہ نوبہار و ملکہ ناظرہ روئے بیان و بیج دلکشا کی شکایات محبت آمیز رو ایات الفت خیز سے اسقدر گران بار ہو رہے ہین کہ اپنی کم بہا متاع کو تمہاری نذر و پیشکش کے لایق نہین جانتی الا یہ کہ کچھ نظر التفات منظور ہو تو اس صورت مین

یہ سوال ہے کہ آیا میں بھی ان کواکب سپہر حسن وجمال وزیران فلک قدر وجلال
سے فی الجملہ مناسبت رکھتی ہوں یا نہیں

صاحبقران اکبر نے فرمایا حق الامر یہ ہے کہ بالفعل جو ترازوے دل میں
نازنیان سابق وحال کی محبت وزن کرتا ہوں پلہ تمہارا گران وزن معلوم ہوتا ہے
اگر شمسہ تاجدار کو تمہاری بارگاہ طلعت وحسن کا شمسہ اور ملکہ نوبہار کو تمہارے
گلشن زیب وزینت کا باغبان اور ملکہ [illegible] کو تمہارے کلام حلاوت انجام
کا شفہ رکھوں شایاں ہے - اسی طرح [illegible] دلکشا کو ہے نے زخمہ بالطف میں مطرب
کشور حسن کی صبح صادق جانتا تھا [illegible] طلسم میں جو قیاس کرتا ہوں
صبح کاذب کا حکم رکھتی ہے - صبح روشن گہر بھی تو [illegible] پریزادہ ہیں ایک [illegible]
باریک نم ہے دل میں سمجھی - گو تجربہ سابق ان تمام شاہزادیوں پہ [illegible]
ہر ایک نوع کی ترجیح دیتا ہے مگر تمہارے کلام وطرز بیان سے ان خواتین کی عالی
منزلتی وذی حشمتی صاف ظاہر ہوتی ہے [illegible] صبح دلکشا کے معاملہ میں ایک
طرح کی گنجایش ہے - آخر عرض کیا کہ اگر نفس الامر حضور کو حال پہ [illegible]
پر کچھ توجہ ہے - امیدوار ہوں کہ [illegible] ازدواج بارگاہ [illegible] کہ شوہر
کسی کا معتقد شرعی نہیں ہوا [illegible] شاہزادی [illegible] ملکہ شمسہ
تاجدار - تو آپ کی واجب المحبت اور [illegible] تمام کی [illegible]
کیا مجال کہ اس ملکہ دوران بلقیس مرتبت کی طرف [illegible] کی نوع کا خیال
دل میں لاؤں - دوم ملکہ نوبہار گلشن افروز [illegible] وہ پریزاد بھی عبادت تکبیر
[illegible] الحکمت کی زبان روا ہے وحسن وجمال میں ثانی [illegible]

نجیب نسب سلطان شمسون بن قیصر نوس کی دختر بلند قدر ہے - حاشا مجھے کسی صورت سے ملکہ نوبہار پر تفوق نہین ہو سکتا اور نہ اُسکے قایم مقام ہونے کا اپنے مین حوصلہ پاتی ہون - اسی طرح ملکہ ناطقہ روشن بیان بنت سلطان روح الملک بادشاہ طلسم عناصر صاحب رتبہ ہے اور اُسکا عقد حکماے مافیہ مقرر کر گئے ہین - ہان زن چہارم صبح دلکشا کے معاملہ مین ایک طرح کا کلام ہے - یہ صحیح ہے کہ وہ ملکہ نوبہار کی خانہ زاد ہمشیرہ ہے مگر وہ مجھسے حسن صورت نیز جاہ و حشمت مین ہمسر نہین ہو سکتی - اور اسے انھین تم خود صبح دلکشا کو صبح کاذب کا خطاب دیتے ہو اور عقل صبح صادق پر صبح کاذب کو ترجیح نہین دیتی

الغرض ملکہ صبح روشنگہر نے بادل دردمند و چشم اشکبار یہ باتین کہین تو صاحبقران اکبر پر کمال اثر ہوا اور فرمایا مین بہر صورت تیری خوشنودی دل کا خواہان ہون - ملکہ روشنگہر نے کہا - بس یہی التماس ہے کہ اس معاملہ مین ایک نوشتہ مہری مجھکو لکھدو - صاحبقران اکبر نے منظور فرمایا - ملکہ صبح روشنگہر خلوتخانہ خاص مین گئی اور تحریر عرضی مین مصروف ہوئی - یہان مجلس مین صاحبقران اکبر پریزادان مہوش کے ہاتھ سے بادہ نشاط افزا پی رہا تھا - اور عالم مسرت و تردماغی مین اشعار عاشقانہ پڑھتا تھا - ناگاہ ایک زن پریزاد از سرتاپا حسن مجسم برق بیتاب کی مانند اس انداز و کرشمہ سے دوڑتی آئی کہ صاحبقران کے ہوش بیجا ہو گئے - ایک ہاتھ مین اُس کے میناے شراب اور دوسرے ہاتھ مین جام الماسی تھا بصد ناز و غمزہ قریب آ کر روبرو بیٹھ گئی اور اس ماہ لقا نے ایک جام شراب لعل فام بانداز تمام صاحبقران کو دیا اور دست دیکے باہم کے یہ شعر

بنوش این بادہ ای صاحبقران تا زود دریابی
ز موج سینۂ خود علم اسرار حقیقت را

صاحبقران اکبر اس پری پیکر کے یکایک آنے اور اِس طرح جام شراب دینے سے نہایت متحیر تھا آخر وہ جام مے تمہیں پی لیا اور چاہتا تھا کہ اِس نازنین ماہ جبین سے کچھ شان نزول پوچھے وہ پری زاد جام و مینا بغل مین دبا کر اِس طرح غائب ہوئی کہ پھر نظر نہ آئی۔ صاحبقران اکبر نے کنیزون سے پوچھا کہ یہ پریزاد جنبی تھی کہ جس نے مجھے بایں انداز دلربائی جام شراب پلایا اور خود ستارۂ آتش کی مانند جلتی پھرتی نظر آئی۔ کنیزون نے ہمزبان ہو کر عرض کیا کون پریزاد اور کیسی شراب پلانی۔ حاشا ہم نے کسی غیر پریزاد کو یہان نہین دیکھا حضور یہ کیا فرماتے ہین اور اس وقت کس خیال مین مصروف ہین کنیزون کے بیان سے صاحبقران کو زیادہ تر استعجاب ہوا

جام شراب نہ تھا بادۂ بیہوشی تھا کہ پیتے ہی صاحبقران کو غنودگی کی نوبت پہونچی اور تکیہ پر سر رکھ کر سو گیا۔ عالم خواب مین دیکھا۔ کہ ایک مکان عالیشان فردوس نشان مین پہونچا ہون جسکی رونق و آراستگی تصویر ارم کو خجل کرتی تھی۔ ناگاہ گروہ گروہ نازنینان گلعذار و مہ طلعتان نمودار ہوئین۔ لباس ہائے رنگا رنگ زیب تن کئے گروہ گروہ باغ مین آئین۔ اُن مین سے ایک پریزاد قدم بڑھا کر صاحبقران کے پاس آئی اور بعد بجا آوری تسلیم و مجرا کہا۔ اے شہریار معظم و اکرم حضور کو سما

ملکہ ذوی الاحتشام صاحب مقام نے بلایا ہے۔ صاحبقران اکبر اُس نازنین شوخ
وشنگ کے ساتھہ ہولیا۔ وہ پریزاد صاحبقران کو ایک ایسے ایوان دلکشا مین
لائی جس کے تمام در و دیوار مروارید نگار تھے۔ یہ قصر صاحبقران کی نظر مین آشنا
معلوم ہوا۔ وسط ایوان مین ایک تخت یاقوت بچھا ہوا تھا اور تخت کے گرد و
پیش اُسی تکلف و آرایش کی چند کرسیان رکھی تھین اُس پریزاد نے اشارہ
سے کہا۔ حضور تخت رفعت و جلال پر متمکن ہون۔ صاحبقران اکبر تخت پر بیٹھہ
گیا قلیل عرصہ مین ایک مکان کا پردہ زر لفتی بلند ہوا اور اُس مین سے صدہا
پریزادین عجب انداز و جلوہ سے باہر نکلین۔ ہر ایک کے ہاتھہ مین عودسوز و مجمر
ہائے طلائی و نقری و مگس ران وغیرہ سامان ملوکانہ موجود تھا۔ اِنکے عقب مین
ایک نازنین خورشید جبین سراپا ناز و انداز باین عشوہ و غمزہ چلی آتی تھی
کہ اگر زاہدان عالم وہ شکل ملایک فریب و قامت جامہ زیب دیکھین یک دست
زہد و تقوی سے دست بردار ہوجاتے۔ صاحبقران اکبر نے بادی النظر مین پہچان
لیا کہ یہ خورشید طلعت ملکہ صبح دلکشا ہے۔ وہ نازنین سراپا تمکین باستغناء
تمام و تکبر مالا کلام تخت کے برابر ایک کرسی پر بیٹھہ گئی۔ اُسکی چین
پیشانی و کجی ابرو سے آثار خشم و غضب صاف ہویدا تھے

جس وقت صاحبقران اکبر نے اپنی محبہ صادقہ کو دیکھا آتش محبت دیرینہ
سینہ بے کینہ مین مشتعل ہوئی اور تمام کیفیت گزشتہ یاد آئی۔ بجز بانہایت
لطف و مہربانی پوچھا۔ اے ملکہ طلسم آفتاب۔ مین اول اُسکے معاملہ مین عرض
تک سب جو تمکو اِس مقام حیرت خیز مین دیکھا درجہ استعجاب [illegible]

مین کہان اور تم کہان اور اس قصر فردوس مین باہم ملاقات ہونے کہان صبح دلکشا تے اسی طرح چین بہ ابرو کہا - ہان صاحب سچ فرماتے ہو - تمہاری بیمروتی و تازہ خیالی کا یہی انجام نظر آتا ہے کہ مین کہان اور تم کہان - افسوس صد ہزار افسوس

ما زیاران چشم نیکی داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

صاحبقران اکبر نے فرمایا - اے جان جہان - مین نے تمہارے ساتھ ایسی کیا بے مروتی کی کہ سرزنش کرتے ہو - صبح دلکشا نے بہ دیدہ پر آب کہا اس سے زیادہ اور کیا بے مروتی ہوگی کہ تم میرا درجہ خاتونی ایک ادنی کنیز کو دیا چاہتے ہو - گو روشن گہر از فرشاہ بادشاہ طلسم کی دختر ہے مگر مجھ سے بہ ہیچ وجوہ ہمسری نہین کرسکتی - اول یہ کہ مین ملکہ زہرا بنت سلطان شمسون فرخندہ نژاد و ہمشیر ہون - دوم طلسم اجرام و اجسام مین مرحلہ طلسم آفتاب کی ہادی خوش میری ذات سے تعلق رکھتی ہے اور جو مہر جہان جسام وہ طلسم رفیع الدرجت والد عالی سے کہ یہ عجم پیدا ہے صرف مبارک دو نمودنے بودکا حکم رکھتا ہے - حسن نیت طلسم آفتاب مین وارد ہوتے تھے تم نے مجھ سے کیا کیا اظہار عشق و محبت کیا تہا اور مجھ سے بجز خاموشی و تبسم کچھ جواب نہ پایا تہا - اب گردش ایام نا مساعد سے اس درجہ کو پہونچی کہ ایک غیر عورت کم مرتبہ میرا حق غصب کیا چاہتی ہے اور ناصر خدا آپ بھی باشد رضا حق تلفی پر آمادہ مین

صاحبقران اکبر اس قدر معقول و منفعل ہوا کہ کچھ جواب شافی نہ دے سکا۔ اس اثنا میں ایک مرد ریش سپید بلند قامت ملایک صورت بہ لباس سبز تشریف لایا۔ ایک پریزاد نے کہا۔ حکیم استقلینوس الہی تشریف لاتے ہیں۔ صاحبقران اکبر و ملکہ صبح دلکشا نے سرو قد تعظیم دی اور کمال ادب سے سلام کیا۔ حکیم بزرگ ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ اور بزبان لطف و کرم صبح دلکشا سے فرمایا۔ اے فرزند دلبند۔ ہرگاہ عجائبات ارسطوے الہی میں دو شاہزادیاں معزالدین سے منعقد ہوئیں۔ ہم اگر طلسم ہیفیا میں اسکے ساتھ ایک شہزادی کا نکاح کر دیں تو کیا گناہ لازم آئے گا۔ حکیم صاحب کی بزرگی و تقدس کا رعب اس قدر صبح دلکشا کے دل پر غالب آیا کہ بجز اشک ریزی و سر نگونی کچھ جواب نہ دیا۔ بار دگر حکیم بزرگ نے فرمایا۔ اے ملکہ طلسم آفتاب۔ شرعاً و عرفاً تم کسی طرح ذیل کنیزوں میں داخل نہیں ہو سکتیں ایک خطاب تفرقی ہے اور مجبوراً بہ متابعت شرع پیغمبر آخر الزمان استعمال کیا جائے گا۔ اس دفعہ ملکہ صبح دلکشا کا رنگ رخ فرط غصہ سے متغیر ہو گیا اور بہ زبان گریہ آلود کہا۔ اے حضرت میں آپکا ارشاد بدل و جان قبول کرتی مگر انصاف فرماؤ کہ دنیا میں ہر ذی حیات جز و حمیت و غیرت رکھتا ہے پھر کس طرح بخوشی دل اپنا حق ایک غیر شخص کو دیدوں اور خود تمام عمر آتش رشک و حسد میں جلوں۔ اور یہ تو فرمائیے کہ طلسم سبع سماء میں سے پچیا توشہ کی ایک دیوار پر کس نے شاہزادہ کی خواتین و کنیزان کی تفریق کی تھی اور مجھکو زنان ہائے حلالہ میں داخل کیا تھا۔ حکیم بزرگ مسکرائے اور فرمایا۔

برج یاقوت کی تحریر بتوفیق عالم الغیب میرے ہی علم و خبر کا نتیجہ تہی - مگر طلسم بیضا کی
ترتیب صاحبقران اصغر شاہزادہ بدر منیر کے نام نامی پر طلسم سبع سباع کے بعد وقوع
مین آئی - ہنگام بنائے طلسم بیضا ہمکو علم نجوم سے یہ حال مستقبلہ دریافت ہوا
کہ فلان زمانہ مین بادشاہ طلسم کے ہان ایک دختر شکیلہ صبح روشنگہ نام سے
پیدا ہوگی - اگر وہ دختر بلند اختر بہی شش شمس تاجدار سیار طلسم و سلک زوجیت
مین منسلک کیجاتی ہے - لاجرم ہم بطور نصیحت تجہسے کہتے ہین کہ مقدرات
طلسمی کے باعث اس وقت ایام لفظ خاتونی تمہارے نام رہا - سبب ہماری
بات کے نام کردو - صبح دلکشا نے کہا - قبلہ عالم - میری کیا قدرت کہ خلاف مرضی
کچہہ کہون یا ہمزبان ہون - البتہ یہ جانتی ہون کہ اس ننگ و رسوائی
سے مرگ و ہلاکت ہزار درجہ بہتر ہے

ہنوز یہ گفتگو ہو رہی تہی کہ چند کنیزین دوان و خیزان آئین اور خبر دی کہ
حکیم قسطاس الحکمت تشریف لائے - اس خبر سے صبح دلکشا کے جسم مین
پیرہن تنگ ہوگیا - صاحبقران اکبر کو بہی لفریح قلب حاصل ہوئی - حکیم
قسطاس حکیم بزرگ کے پہلو مین دوسری کرسی پر بیٹہہ گئے اور بہ لب تبسم
شاہزادہ معز الدین سے فرمایا - اے فرزند بخت بلند ایسے طالع سعد مین تیرا
تولد ہوا ہے - کہ ہر جائے و مقام مین تیرے واسطے سامان عشرت و نشاط
مہیا ہوجاتا ہے - بعد ازان حکیم اسقفینوس الہی کی طرف متوجہ ہوئے اور
کہا اے خورشید فلک حکمت بکمال یہ امر تمہاری مانند صاحب دل حقیقت بین
کے انصاف سے بعید ہے کہ اپنے طلسم مین ہماری متوسلہ عاجزہ کی پامالی

ہم نکھون سے لگایا - صاحبقران اکبر نے کہا - اے نیر فلک حکمت و دانش سواے برگزیدۂ آفرینش - مجھہ حقیر ترین عالم کا یہ رتبہ نہین ہے کہ آپ کی مانند بزرگ باین سلوک مساوی پیش آئے - حکیم ارسطو نے کہا - اے شاہزادہ والا قدر تجہہ کو ایزد جہان آفرین نے اُس دودمان ذی شان مین پیدا کیا ہے جسکی صفت و ثنا سے کتب آسمانی مملو مین تیرے جد بزرگوار محمد مصطفے رحمت پروردگار اور آن حضرت کے برادر علی مرتضی قدرت کردگار تہے - اُنکی اولاد بالاستحقاق وارث ممالک عالم اور اُنکی اُمت کے علما ہمارے عصر کے بعض مرسلان حق کے برابر ہین - معبود احق جل جلالہ نے تیری ذات مستجمع صفات کو صاحبقران آفاق اور تمہارے بازوے جہان کشا کو مخرب اساس کفر و نفاق و موسس بنیاد دین اسلام کیا ہے - یہ گفتگو ند ا غ سے تا ایوان عالی صاحبقران اور معلم اول مین واقع ہوئی - جب محل خاص مین آئے صاحبقران اکبر نے ارسطوئے الہی کو تخت نشینی کی تکلیف دی معلم اول نے قبول نہ کیا اور صاحبقران اکبر کو بہ اصرار تمام تخت پر بٹہایا حکمائے نشہ تخت کے دست راست کرسیون پر متمکن ہوئے اور صبح دلکشا دختر ایک کرسی پر بیٹہی - قسطاس الحکمت نے جو سوال و جواب صبح دلکشا و صبح دستگہر کے معاملہ مین بطریق مناظرہ حکیم اسقلینوس سے واقع ہوئے تہے معلم اول کے روبرو بیان کئے - حکیم ارسطو نے حکیم اسقلینوس سے فرمایا ... جب صبح دلکشا کی کنیزی اور صبح دستگہر کی خاتونی ہمارے نزدیک ... ہے مگر یہ بیان کرو کہ تم سے ہمیں ... اُنکی ... کسی ...

برگوارا کی ہے - قطع نظر فرق رنگی و علو سے نسب ایزد جہان آفرین نے حسن صورت مین صبح دلکشا کی مانند اس زمانہ مین ایک دو ہی عورتین پیدا کی ہونگی استقلینوس الہی نے کہا - اے معدن حکمت - صبح روشنگر کو بھی ازل سے ویسا ہی حسن ملائکہ فریب عطا ہوا ہے کہ دیدۂ جن و بشر اسکے ضیائے جمال عالم افروز کی تاب مشاہدہ نہین لا سکتے - مجہہ کو صبح دلکشا کی دشمنی ہرگز گوارا نہین - لیکن کچھ بھی راز ہے کہ صبح روشنگر کی رفعا جوئی کرتی ہین پہلے اون سنے فرمایا - تقدم کے معاملہ مین کیا جواب دوسگے - استقلینوس الہی نے کہا

نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول

دوسری دلیل یہ ہے کہ صبح اول کی نسبت صبح ثانی قابل اعتبار ہوتی ہے حکیم ارسطو نے کہا - ان دلائل شاعرانہ سے کیا حاصل - خیر ہمہ یہ پیشتر کروایا ہم نے [illegible] صبح روشنگر کا حال مستقبل ہی کہیں دریافت کیا یا نہین - حکیم استقلینوس یہ سنکر کر خاموش ہو رہے - بالآخر تینون حکیم ذی شان کہ ہر ایک اُن مین قایم الجسم والروح اور دو قایم الروح تھے - ہمہ وقت ایک ایسی زبان مین گفتگو کرتے تھے کہ صاحبقران [illegible] کہ ہرگز معلوم نہو کہ یہ بزرگ کیا مشورہ کرتے ہین - جس وقت گفتگو ختم ہوئی حکما نے شمع دلکشا کو اپنے پاس بلایا اور کان مین کچھ کہا - ملکہ شمع دلکشا مسرور ہو کر فوراً ایک حجرہ مین گئی اور وہان سے مینائے شراب گلفام و جام بلوری لے آئی - مسطاس الحکمت نے فرمایا - اے ملکہ تم اپنے ہاتھ سے ایک جام

شراب صاحبقران اکبر کو پلاؤ تا کہ لازمہ مہمانی ختم ہو۔ صبح دلکشا نے بہ غمزۂ دلربائی جام شراب صاحبقران کو دیا۔ صاحبقران نے وہ جام لاجرم پی لیا۔ شراب کیا تھی۔ گویا بیہوشی قاتل تھی کہ بمجرد پینے کے ایسی غفلت طاری ہوئی کہ حال و قال کا ہوش نہ رہا۔

جب ہوش میں آیا اپنے کو بدستور باغ فردوس نشان میں پایا۔ ملکہ روشنگہر قلمدان مرصع نگار لیئے ہوئے بیٹھی تھی۔ بعد بحال ہونے ہوش و حواس کے صاحبقران اکبر کو تمام کیفیت خواب یاد آئی۔ الغرض اس جام شراب کی تاثیر سے جو صبح دلکشا نے پلایا تھا ایسی مہر سکوت مونہہ پر لگی ہوئی تھی کہ اپنے خواب کا حال بیان نہ کر سکتا تھا۔ صبح روشنگہر نے دفع خمار کے واسطے شراب ریحانی پلائی۔ جب دو چار جام پیہم دربے پیئے بدستور صبح روشنگہر کی صورت آنکھ میں زیبا و خوشنما معلوم ہوئی شوق تمام سینہ سے لگایا۔ صبح روشنگہر جدا ہو گئی اور کہا۔ اول میرے فرد مطلب پر دستخط کرو۔ صاحبقران اکبر نے عرضی ملکہ کے ہاتھ سے لے کر بہ غور تمام دیکھی اور قلمدان کی طرف متوجہ ہوا تا کہ عرضی کی پیشانی پر روشنگہر کے حسب دلخواہ دستخط کرے۔ ہنوز قلم ہاتھ میں لیا تھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ صبح دلکشا بصورت غضبناک روشنگہر کے پہلو میں بیٹھی ہے اور بزبان تلخ کہتی ہے۔ اے مرد غرض آشنا چند ہی ساعت ہوئی ہیں کہ ہماری صحبت دل سے نسیاً منسیاً کر دی۔ طرفہ تر یہ کہ اسوقت صبح دلکشا حسن و جمال اور وضع و شمایل میں صبح روشنگہر سے بمراتب بہتر و خوشتر نظر آتی۔ اس سانحۂ [illegible] کے دیکھنے سے ایسا کانپا کہ قلم ہاتھ سے گر پڑا

گیا ملکہ بہ صورت دوران سر ایک طرح کا تغیر عارض ہوا صبح روشنگہر نے
جو صاحبقران کا حال یکایک غیر دیکھا ہوش جاتے رہے آخر پوچھا مسیح فرمائو
اس تغیر کی علت کیا ہے۔ صاحبقران اکبر نے کچھ جواب نہ دیا۔ اسی عالم
تحیر مین مبتلا رہا۔ بارے ایک دو ساعت کے بعد ہوش و حواس بجا ہوئے
ملکہ صبح روشنگہر نے بار دگر ایک جام شراب نشاط افزا پلایا اور عرضی ہاتھ مین
دی۔ صاحبقران اکبر نے دستخط کرنے کا قصد کیا تھا کہ پھر وہی اختلال واقع ہوا
قصہ کوتاہ صاحبقران نے سات بار ملکہ صبح روشنگہر کی فرد مطلب
پر دستخط کرنے کا ارادہ کیا اور ہر بار یہی صورت پیش آئی۔ ناچار فرمایا۔ اے
ملکہ مین اس معاملہ مین بے قصور محض ہون۔ ملکہ نے کہا آخر اس ملالت
مزاج کی کوئی علت بھی ہوگی۔ صاحبقران نے فرمایا۔ بجز اسکے اور کیا علت بیان
کردن کہ ملکہ صبح دلکشا تمہاری رقیب مربی زبردست رکھتی ہے۔ صبح روشنگہر
نے کہا۔ حکیم استقلینوس سے زیادہ کون زبردست ہوگا۔ صاحبقران اکبر نے
فرمایا اُسکا مربی حکیم قسطاس ابن معموس ثانی افلاطون دوران بقید حیات ہے
ملکہ روشنگہر بہ چشم پرآب و خاطر بے قرار صاحبقران کے پاس سے خلوتگاہ
مین چلی آئی۔ صاحبقران اکبر نے بے اختیار آہ سرد سینہ سے کھینچی اور درد
سے فرمایا۔ سبحان اللہ گردش ایام نے عجب مخمصہ سخت مین مجھے گرفتار
کر رکھا ہے۔ ایک طرف مدعیان طلسم روح رہبر طریق لے گئے ہر اس طرف
تمہاری خاتون مجھ سے کبیدہ خاطر ہے۔ اب یہاں تنہائی کشمکش سے دم
گھبرا گیا ہے۔ بیرون طلسم جاتا ہون۔

دردانہ ملکہ کے پاس گئی اور صاحبقران اکبر نے اسم بزرگ پڑھا۔ طرفۃ العین میں ادہم جنی نے توسن مشکفام حاضر کیا۔ صاحبقران اکبر توسن طلسمی پر سوار ہو کر مجلس جشن میں تشریف لایا اور حکیم اخشیجان و حکیم ابوالمعالی سے تمام حال کہا۔ دونوں حکیم ہنسے اور کہا۔ جلد تر سب عقدے حل ہو جائیں گے

خاتمہ بوستان خیال جلد دہم

اِس داستان عجیب البنیان کے ناظرین باتمکین نے ابھی جلد نہم کے خاتمہ کا مضمون فراموش نہ کیا ہوگا جو ہم نے اپنے ایک دوست قدیم مولوی تاج الدین احمد صاحب جوہر تخلص۔ چیف کورٹ پنجاب ساکن لاہور کے پیارے نام پر مشتہر کی ہے۔ اُس میں ہمنے لکھا تھا۔ "مولوی تاج الدین احمد صاحب اسی وقت سے ہمارے دوست ہیں جبکہ وہ اور ہم اپنے اپنے محلہ کے دینی مکاتب سے نکلکر نارمل سکول میں داخل ہوئے تھے۔ اِس جلد کو جن باوضع شخص کے نام سے منسوب کیا گیا ہے اُن سے تقریباً اُسی وقت ملاقات ہوئی تھی جبکہ مولوی صاحب سے دوستی کا آغاز ہوا اور مولوی صاحب ہی کے ذریعہ سے ملاقات ہوئی تھی۔ مانند مولوی تاج الدین احمد صاحب کے میر فرامن علی صاحب سے بھی اب تک سرشتہ

اخلاص و مودت قایم ہے - بہت اشخاص سے اُس وقت ملاقات ہوئی تھی
اور اس وقت تک بہت اصحاب سے نیاز حاصل ہوا - مگر مولوی صاحب
اور میر صاحب کو جو بے تکلف دوستوں سے بخصوصیت منتخب کیا ہے
تو اُسکی یہ بنا ہے کہ ہم تین شخص عموماً ایک جا رہے اور اکثر ملا کیے اور
نیک و بد کاموں میں شریک حال رہے بلکہ اوائل شباب کے خوش آیند
ایام میں بجز وقت خواب کے کمتر علیحدہ ہوئے -

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اختلاف مذہب نا اتفاقی کی بنا ہے وہ اس بات
کو سنکر متنبہ ہونگے کہ راقم کے دوست کثرت سے ہندو اور اسی کے
برابر برابر اہلسنت جماعت ہیں - اور عیسائی اور اہل حدیث اور سکھ بھی فہرست
احباب میں درج ہیں - اور خود ہم تین دوستوں کو جو دیکھو تو مذہب یا فرقہ
ایک نہیں - ہم اور میر ضامن علی صاحب شیعہ اور مولوی تاج الدین صاحب
اہل سنت جماعت ہیں - اور ضرورت یہ کہ کبھی ایسے دوستوں سے دینی
مذہبی گفتگوئیں ہم میں ہوئیں - بلکہ اخلاص میں فرق نہیں آیا

ہماری تالیف کے اس حصہ کے ممدوح کی علمی فضیلت محدود ہے
انگریزی اور اردو دونوں میں صرف نوشت و خواند کی لیاقت رکھتے ہیں مگر
خدا نے طبیعت ایسی دی ہے کہ ہر صحبت میں عزت اور وقعت کے
ساتھ نشست پا سکتے ہیں - میر ضامن علی صاحب بہت ہی باوضع شخص
ہیں - قلیل مشاہرہ میں (جو انکا آخری ماہانہ مستقل طور پر ۵۰ روپیہ تھا)
تاج الدین و برادران وغیرہ کو تحویل خرچ دیا اور اچھے لباس و خورد و نوش

کا بہی عمدہ اہتمام کیا اور کبہی قرضدار نہین ہوئے بلکہ قدرے تلبیغ ہمیشہ پس انداز
کیا۔ تہوڑے لوگ ہونگے جو ہمارے اِس خوش تدبیر دوست کا حال سنین اور
آفرین نہ کہین۔ نیک وبد ہر طرح کے کام کئے مگر سب بہ کفایت اور بانتظام
و اہتمام سے۔ یہان پہونچکر ہمارے قلم کو رُکنا چاہئیے تہا۔ مگر نہایت خوشی کا
مقام ہے کہ کسی عالی درجہ دنیا دار کا ذکر نہین کر رہے ہین بلکہ ایک بے تکلف
اور آزاد منش دوست کا۔ بس سنو اِس لایق شخص کی شادی ذرا عمر پاکر
ہوئی تہی۔ انگریزی عہد مین مشکل تہا کہ مقید رہتے۔ تمنیق کیا۔ مگر بند رہ روپیہ
ہے مین تین روپیہ اور بیس مین سے چار روپیہ وقس علی ہذا ایسے انداز سے
طبیعت کے خوش کرنے پر خرچ کیا جو کسی کو بہی ناگوار نہ گذرا۔ خوش
خور وخوش پوش وعیش دوست وتفریح پسند ہو کر اور چار یاری مین
شامل رہ کر اصراف وقرضہ سے بچنا سوائے میر ضامن علی صاحب کے اور
کسی سے مشکل سے ہو سکتا ہے اور اگر کوئی اور بہی ایسا ہے تو وہ ہم دو مین
نہین ہے (مولوی تاج الدین صاحب دراقم) ہم پر کہتے ہین کہ کوئی مشکل
سے ایسا ہوگا اور اگر ہوگا تو بجز بے عزت حالانکہ ہمارے دوست نے
کبہی خفت حاصل نہین کی۔ جو کام کیا سوچ سمجہہ کر لینے اپنے مقدرت کے
موافق۔ عیاشی کو عزت اور آبرو سے نباہا اور بغیر فریب پانے اور مریض ہونے
کے تو اِس طرح کہ موسم گرما ہمیشہ ہمیشہ یہ ہتی کو خیرباد کہہ دیتے تہے۔ دوستون
سے اُسی قدر ربط وضبط رکہا جو نبہ جائے۔ اِس مین اگر استقلال کے
عوض خضر کی ضرورت بہی آپڑی تو اسکو بہی ہر سال لیا پنجاب مین بہ موقع شادی

دہنی تنبول کی رسم ہے۔ اس ہندو نے جہاں تنبول دینا نہیں چاہا کمانے ہی میں شکستہ خستہ کی مگر کمایا کمایا اور تنبول دینا پسند نہیں کیا تو باپ ہی میں دیدیا

یہ فضا حسن علی صاحب کو ہمارے تجربے کے رو سے نہایت فائدہ دیا۔ یہ واقعی بات ہے کہ ہم سے اور مولوی تاج الدین احمد صاحب سے انکو کسی قسم کا تکلف نہ تہا۔ مگر جب اپنی آئی پر آتے ہم دونوں سے بہی بات کو چھپا جاتے۔ ایک امر کو مولوی صاحب سے ایسا چھپایا کہ کشیدگی تک نوبت پہنچی۔ مولوی صاحب نے سنگدل اور بیوفا اور بے تخمین کیا کیا خطاب و عتاب کئے لیکن سید نے جب ایک دفعہ نہیں کا لفظ مونہہ سے نکالا پہر ہان نہ نکلی۔ اس ضد کا میر فدا علی صاحب کو کمال فائدہ ہوا ہم سے اور مولوی صاحب کے چھوٹے چھوٹے عیب نہایت قوی ہمیشہ ہو کر فی الفور خلق کی زبان کے طرار و طیار پر چڑہ جاتے تھے مگر میر صاحب کے بہت عیب آج تک مستور ہیں

ہم اور مولوی صاحب بھی اولاد نرینہ نہیں رکھتے تو بھی خدا کے فضل و کرم سے صاحب اولاد ہیں۔ ہم دو لڑکیاں رکھتے ہیں اور مولوی صاحب ایک لڑکی۔ مگر ہمارے دوست نے اولاد کی شکل نہیں دیکھی الا ایک لڑکی جو مردہ پیدا ہوئی تہی۔ باوجود اس کے انکو کچھ پروا نہیں۔ آجکل میر صاحب [illegible] و علی اور [illegible] وغیرہ کی ہوا کہا رہے ہیں۔ خط میں کسی تقریب سے اپنی نظم سے انکے عرض میں دربارہ اولاد [illegible] نکل گئے۔ ہم نے جستجو قائم کردی۔ دلوں کا مالک خدا ہے مگر اس بحث سے ہم نے یہ نتیجہ

نکالا کہ اِس وارستہ مزاج کو واقعی اولاد کی بہی پرواہ نہین ہے - کاش حق کا خیال پیدا ہوجاے

والدین کے انتقال کے بعد ہمکو نمیدارہ کا کام ہی سنبھالنا پڑا - گذشتہ سال ہمارا یہ ارادہ ہوگیا کہ سیف آباد مین ہی آ رہین - مطبع ہی اسی جلت سے آئین - اکثر دوست و اقربا مخالف ہوئے - مگر عموماً ہمارے دلایل کو ماننا پڑا - بعض نے دلایل کی تردید کی تاہم رضامندی دی - لیکن میر ضامن علی صاحب نے ہرگز رائے نہین دی اور جس قدر حال سمجھایا اُسی قدر مخالفت کی فی الجملہ عجب انداز کا آدمی ہے - خدا خوش رکہے اور انجام بخیر فرمائے اب تو ہمارے حضرت نمازی بھی ہوگئے ہین

نادر علی سیفی

سیف آباد ضلع لاہور
۲۲ شعبان المعظم ۱۳۱۲ھ

اشتہار

کُتب فروختنی

مندرجہ ذیل کتابین اِس مطبع مین فروخت کے لئے موجود ہین بارسال نقد قیمت تسلیم لکھ طلب کرسکتے ہین

نام کتب	قیمت	محصول
تپ تیمار گذاری	۷؍	۱؍
حیثیت عرفی نسخہ ۱۸۹۵ء	۳؍	۲؍

مجموعہ احکام دہرم شاستر	۳ر	۰ر
آئین حکمت	۲ر	۰ر
تہذیب النسا	عہ	ار

درخواست بنام مہتمم مطبع سیفی آنی چاہیے۔ المشتہر سید نادر علی مالک و مہتمم اخبار رہبر ہند وغیرہ

بوستان خیال

(جلد اول و دویم و سویم و چہارم و پنجم و ششم و ہفتم و ہشتم و نہم و دہم)

یہہ دس جلدین چہپ کر براے فروخت موجود ہین بمقابلہ دلچسپی مضامین و محنت مولف قیمت بہت کم تجویز کی گئی ہے

نام جلد	قسم کاغذ	تعداد صفحات	قیمت	محصول	رسید ڈاکخانہ	کل
جلد اول	ڈمی	۳۱۰	۱۳ر	ار	۰ر	۰۱۴ر
"	مرزا پوری	"	۱۰ر	ار	۰ر	۰۱۱
جلد دویم	ڈمی	۳۵۸	۱عہ	۰۱	۰ر	عہ ۰۱
"	مرزا پوری	"	۱۳ر	ار	۰ر	۰۱۴ر
جلد سویم	ڈمی	"	عہ	ار	۰ر	عہ ۰۱ر
"	مرزا پوری	"	۳ار	۰ر	۰ر	۰۱۳ر
جلد چہارم	ڈمی	۳۷۰	عہ ۸ر	۱ر	۰ر	عہ ۱۰ر
"	مرزا پوری	"	عہ ۳	ار	۰ر	[illegible]
جلد پنجم	ڈمی	۴۸۸	۱۳ر	ار	۰ر	۰۱۴
"	مرزا پوری	"	۹	ار	۰ر	۰۱۰

جلد ششم	ڈومی	۳۸۴	۲ر	ار	۰ر	۳ر
ر	سرہیرامپوری	ر	۱۴ر	ار	۰ر	۱۵ر
جلد ہفتم	ڈومی	۴۴۴	۱۵ر	ار	۰ر	۱ر
ر	سرہیرامپوری	ر	۱۱ر	ار	۰ر	۱۳ر
جلد ہشتم	ڈومی	۱۹۸	۱۳ر	ار	۰ر	۱۴ر
ر	سرہیرامپوری	ر	۹ر	ار	۰ر	۱۱ر
جلد نہم	ڈومی	۳۵۴	[illegible]	ار	۰ر	[illegible]
ر	سرہیرامپوری	ر	[illegible]	ار	۰ر	[illegible]
جلد دہم	ڈومی	۳۱۴	[illegible]			[illegible]
ر	سرہیرامپوری	ر	[illegible]			[illegible]

کوئی صاحب زیادہ احتیاط کریں تو محصول رجسٹری روانہ فرمائیں ورنہ بلا رجسٹری کے کتاب روانہ کیجائیگی تلف ہونے کی صورت میں نہ پہونچے تو مطبع ذمہ دار نہ ہوگا اور دوبارہ نہ بھیجیگا

سوداگروں اور یکجا خریدنے والوں کو حسب قاعدہ کمیشن دیا جائیگا

[illegible] تب مشتہری کرائی گئی ہے کوئی صاحب اسکے چھاپنے کا قصد نہ فرمائیں بوستان خیال جلد دہم زیر طبع ہے

المشتہر

منشی نادر علی سیفی مالک و مہتمم مطبع سیفی لاہور

بوستان خیال جلد یازدہم

یہ جلد چھپ رہی ہے اور رہبر ہند کے اُن خریدارون کو جو قیمت پیشگی عنایت کرتے ہین اسکے اوراق ہر پرچہ اخبار کے ساتھ بھیجے جاتے ہین امید ہے کہ رہبر ہند کے تمام خریدار حساب کی صفائی پر توجہ فرماوینگے تاکہ اس دلچسپ کتاب کے اوراق مفت ہدیہ ہون - اس جلد کے ختم ہونے پر اسکی قیمت تجویز ہو کر عامہ شائقین کتاب کے واسطے مشتہر کر دیا جائیگا

المشتہر — سید نادر علی سیفی مالک و مہتمم مطبع سیفی لاہور

بوستان خیال پر احباب کی آراء

زبانی اور تحریری جو اظہار پسندیدگی بوستان خیال کے بارے مین احباب نے فرمایا ہے اُن سب کا چھاپنا بہم طول عمل مین داخل سمجھتے ہین اور اس لیے چند خطوط کا انتخاب شایع کیا جاتا ہے جسے صحیح تعریف کا درجہ دیا جاسکے تو بیجا نہ ہوگا

انتخاب خط جناب خان بہادر مسٹر محمد حیات خان صاحب ایڈیشنل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

مہربان من جناب سیفی صاحب سلمہ - تسلیم آپکے پرچہ اخبار کے ساتھ بوستان خیال کے پرچہ نمبر ۱۷ سے ۲۲ تک پہونچے ہین اسکی عمدگی کی وجہ سے دلی مسرت ہے اُسکا خواہشمند ہون

تحریر ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء بندہ محمد حیات خان از سیالکوٹ

انتخاب خط جناب منشی دیویداس صاحب منصف

کرمفرمائے بندہ جناب سیفی صاحب زاد عنایتہ۔ تسلیم واقعی کتاب بستان خیال نہایت غم غلط کرنے والی ہے۔ یہ کتاب آپکے مطبع کی یادگار ہے

۲۶ ستمبر ۱۸۸۹ء

انتخاب خط جناب منشی رگ نندن لال صاحب سپروائزر صیغہ تعمیرات لدھیانہ

مہربان من جناب سیفی صاحب دام عنایتہ۔ تسلیم یہ کتاب لاجواب آپکے مطبع کا فوٹو ہے جس سے پژمردہ دلون کو شگفتگی ہوتی ہے

راقم رگ نندن لال سپروائزر لدھیانہ یکم جنوری ۱۸۹۳ء

انتخاب خط جناب مولوی شہسوار الدین احمد صاحب مدرس اول فارسی مدرسہ ضلع ہوشیارپور

پہلا حصہ بوستان خیال کا پہونچا ازبس شکرگذار ہون الفاظ شکریہ مل نہین سکتے اس واسطے صحیح شکریہ سے معذور ہون۔ جو اوراق بوستان خیال آپ اخبار کے ساتھ بھیجتے ہین وہ تا انقضائے تعطیلات اپنے پاس جمع رکھین اور ۳۰ اکتوبر ۱۸۹۳ء کو جمع کرکے بھیجین مجھے خوف ہے کہ یہان پرچہ ضایع نہ ہو جائے جو قدر اسکا مجھکو ہے دوسرے کو کا ہیکو ہوگا

الملتمس شہسوار الدین احمد ۲۰ اگست ۱۸۹۳ء

انتخاب خط [illegible] لال صاحب خلف الصدق [illegible] منشی [illegible] صاحب مدار المہام ریاست دھولپور

عنایت فرمائے بندہ زاد مجدہ۔ تسلیم۔ مزاج مبارک۔ حضرت بندہ آپکی کلام اعجاز التیام

کا دل دادہ ہے بے لگاوٹ عرض کرتا ہوں کہ **خدا** جانے آپکی تحریر مین کیا اثر ہے جو پڑھتا ہے دل ہاتھہ سے دے دیتا ہے - زبان نہین جو آپکی تعریف کرون

خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست

بندہ منوھر لال - المرقوم ۲۳ جون ۱۸۹۲ء

انتخاب خط جناب خان یوسف خان صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

مشفق و مکرم بندہ جناب شاہ صاحب سیدنا در عملیتاہ زاد عنائیتکم تسلیم و نیاز کے بعد التماس ہے کہ اوراق بستان خیال جلد دویم و سویم ہمراہ اخبار رہبر ہند پہنچتے رہے ہین دراصل یہ کتاب نخم نلط تصور ہوئی ہے اسکی عمدگی کی تعریف جہان تک ہو بجا ہے - جلد اول بستان خیال بھی بذریعہ قیمت طلب پارسل ڈاکئی نہ بھیجدیوین - یہ ہر چہار حصہ بستان خیال آپکے مطبع کے یادگار رہکے جاوین گے

(۲ ستمبر ۱۸۹۲ء - آپکا نیازمند بندہ یوسف خان از ٹانڈہ)

انتخاب خط جناب حاجی محمد شاہ نواز خانصاحب رئیس موضع شاہ نواز ضلع منٹگمری

ایک عمدہ ناول جو آپ کے پرچہ کے ساتھہ ہوتا ہے میرے پاس ناکمل ہے باقی اوراق بھیجدین

راقم حاجی محمد شاہ نواز خان

انتخاب خط جناب منشی رام چند صاحب سپے سارجنٹ باڈر پولیس پشاور

مہربان من جناب سیفی صاحب دام اقبالہ۔ تسلیم میں بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ بستان خیال کے اوراق مجھے ہر ہفتہ کے ساتھ بھیجتے ہیں۔ واقعی یہ بے شک قصہ ہے جس سے میرے پژمردہ دل کو خوشی ہوتی ہے

راقم رام چند سپے سارجنٹ از پشاور

انتخاب خط جناب مفتی محمد داؤد صاحب وکیل عدالت پشاور

جناب من تسلیمات۔ جلد اول و دوئم بستان خیال کی نیازمند نے مطالعہ کیں واقعی اس قسم کی کتابیں دل کو خوش کرنے کے لئے نیازمند کی نظر سے پہلے نہیں گذریں نہایت عمدہ طرق سے آپ نے اسکا اختصار عبارت فرما کر بہت خوش اسلوبی سے تالیف کیا ہے۔ امید کہ ایک جلد بوستان خیال جلد سوم بذریعہ ویلیو پی ایبل جو عمدہ کاغذ میں ہو ارسال فرمائیں گے۔ ادنیٰ قسم کا کاغذ مطلوب نہیں ہے

۱۰ دسمبر ۱۸۹۲ء راقم کمترین مفتی محمد داؤد وکیل عدالت پشاور

انتخاب خط جناب منشی عبدالعزیز صاحب نائب تحصیلدار رشید داد تھانہ

جناب عنایت فرمائے بندہ منشی نادر علی صاحب سیفی السلام علیکم آپ براہ مہربانی بستان خیال پر سے خط کا لفافہ دیا مجھے ... ہو ویلیو پی ایبل ہو ابھی ڈاک ... زیادہ مجھے ... انتظار کتاب کا شوق ہے

۱۴ دسمبر ۱۸۹۲ء

راقم عبدالعزیز نائب تحصیلدار

انتخاب خط منشی قادر بخش صاحب سوداگر انارکلی لاہور

ے مخدوم جناب حنیفی صاحب زاد عنایتہ۔ تسلیم واقعی کتاب بستان خیال نہایت
رنیوالی ہے۔ یہ کتاب آپکے طبع کی یادگار رہیگی۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۰۵ء زیادہ ادب

انتخاب خط جناب خان بہادر منشی محمد امتیاز علی صاحب وزیر اعظم ریاست بہاولپور

بقلم دیوان دوارکا پرشاد صاحب

و عنایت۔ تسلیم بوستان خیال بہ ... کے ساتھ ملا جو واقعی ایک نہایت ہی
عمدہ کلام مضمون ہے اور آپکے اخبار کی یادگار ہے

راقم دوارکا پرشاد دیوان حضور وزیر اعظم

جناب مخدوم محمد اسحاق صاحب نایب تحصیلدار دبوالی

خیال کے جست اوراق گم ہو گئے ہیں شاید میرے مقامات کی تبدیلی کیوجہ سے نہیں
ہیں نہایت احتیاط سے رکھتا ہوں اور ان اوراق کو بہت عزیز رکھتا ہوں

آپکا نیاز مند محمد اسحاق نایب تحصیلدار دبوالی

انتخاب خط جناب شیخ نصیر الدین صاحب منصف ہوشیارپور

د بوستان خیال کی پہنچ گئی ہیں۔ مشکور ہوا۔ قصہ عمدہ دلچسپ دیکھ نکلا کر

انتخاب خط جناب خان عبد الرحیم خانصاحب رئیس لاہور

مینو صاحب۔ حقیقت میں آپنے بوستان خیال کا اختصار کرنے مین کمال کیا ہے
عرض کرتا ہون کہ اسکے بعد آپ طلسم ہوشربا کا اختصار بھی شروع کریں
رت اس سے زیادہ خوب ہے اور اس لئے کہ فی زمانہ عام و خواص کو بہت

دلچسپی ہے یقینی امر ہے کہ وہ اس سے بہی زیادہ ہر دلعزیز ثابت ہوگی
راقم نیاز مند عبدالرحیم خان

اشتہار مطبع سیفی لاہور